اوکسفرڈ اُردو سلسلہ

طاؤس

آٹھویں جماعت کے لیے

رہنمائے اساتذہ

مرتّبہ: اُنیسہ بانو

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

TV

حرفِ اوّل

یہ رہنمائے اساتذہ اوکسفرڈ اُردو سلسلہ جماعت ہشتم کے لیے تیار کی گئی ہے۔ رہنمائے اساتذہ میں زبان کی چاروں بنیادی صلاحیتوں کی بنیاد اور اُردو ادب کی مختلف اصناف کو شامل کیا گیا ہے۔ اب طلبا کو اُردو کی اہم اصناف سے آگہی کے اگلے مراحل کے لیے تیار کیا جائے گا۔ یہ اہداف اس رہنمائے اساتذہ میں شامل کیے گئے ہیں۔

طلبا کی کتاب کا حصہ:

طلبا کی کتاب کے دو جزو ہیں: جزو اوّل، جزو دوم

جزو اول: کتاب کے اس حصے میں اُردو ادب کی جن اصناف کو شامل کیا گیا ہے ان میں مضمون ،کہانی ، سفرنامہ ، افسانہ ، مزاحیہ ادب ، ڈراما اور مکاتیب شامل ہیں۔ معروف ادبا سر سیّد احمد خان ، شبلی نعمانی ،منشی پریم چند ، سعادت حسن منٹو ، ابنِ بطوطہ ، ابن انشا ، شوکت تھانوی ، مرزا فرحت اللہ بیگ ، انیس اعظمی کی تحاریر کتاب میں شامل کی گئی ہیں۔

حصہ نظم میں حمد ، نعت ،نظم ، مزاحیہ نظم ،شکوہ ، جوابِ شکوہ اور غزلیات شامل ہیں۔ معروف شعرا میں الطاف حسین حالؔی، نظیؔر اکبر آبادی ، حفیظ جالندھری ، علامہ اقبال ،فیض احمد فیضؔ اور سیّد محمد جعفری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ غالبؔ ، حالؔی اور سائلؔ دہلوی کی غزلیات کو کتاب میں شامل رکھا گیا ہے۔

جزو دوم : کتاب کے اس حصے میں گفت وشنید ، پڑھنا اور لکھنا جیسی بنیادی صلاحیتوں پر بات کی گئی ہے۔ مسئلے کا حل ، صورتحال کی تیاری ، سروے بار گراف ، کردار نگاری ، نکات تیار کرنا ، رپورٹ اور ای میل لکھنا ، کردار کیا کہتے ہیں ، تحقیقی اور تخلیقی کام شامل ہیں۔

دوسرے ایڈیشن کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کے ہر سبق کی مشق میں مذکورہ بالا صلاحیتوں کو شامل کیا ہے تا کہ طلبا کو روز کے معمول میں موضوع کے ساتھ ہر ایک صلاحیت کی مشق فراہم کی جاتی رہے۔ عموماً اساتذہ کو گفت وشنید کی صلاحیت کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں جھجک محسوس ہوتی ہے جس کا سبب بلا وجہ کا خوف ہے۔ اگر ہم گفت وشنید کے دیر پا اثرات کو دیکھیں تو ہمیں اس کے دور رس نتائج حاصل ہوتے ہیں جو ہمارے طلبا کے اذہان سے ابہام دور کرنے ، ان کی شخصیت میں اعتماد اور وقار پیدا کرنے کے علاوہ اپنی تعلیم کی خود ذمہ داری لینے کی طرف پیش قدمی کرتے نظر آتے ہیں۔

گفت وشنید : دو اہم مقاصد

۱۔ موضوع یا متن کے حوالے سے گزشتہ معلومات کا جائزہ لینا اور غیر ضروری تفصیل کے بغیر سبق کے آغاز کا تعین کرنا۔

۲۔ ذہن کو موضوع کی طرف راغب کرنے ، متعلقہ الفاظ ،معلومات ، کیفیات اور نکات وغیرہ کو منظّم کرنے ، غیر ضروری حرکات وسکنات سے بچنے ، اعتماد پیدا کرنے ، ذہن کو متحرک کرنے ، بیان کو مرتب کرنے ، اپنی اور دوسرے کی رائے کا احترام کرنے ، اپنی باری پر بات کرنے ، سننے ، سمجھنے اور عمل پیرا ہونے کی مشق بہم پہنچانا ہے۔

پڑھنا/ مطالعہ :

پڑھنے/مطالعہ کرنے کی صلاحیت کو ہم دو درجوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ الفاظ کا علم : لفظ کی لغوی اور معنوی حیثیت ، قافیہ اور ردیف کی سمجھ ، تجنیس معنوی کی سمجھ ، سابقے لاحقے اور متشابہہ الفاظ کا استعمال ، مرکب الفاظ ، استعارات ، رموزِ اوقاف ، حروفِ اوقاف اور جملوں کی سمجھ ، سادہ اور پیچیدہ جملوں ، مجہول اور معروف جملوں کی سمجھ اور ان کا استعمال ہے۔

۲۔ پڑھنے کی صلاحیت: لفظ کا درست تلفظ ، جملے کی درست ادائیگی۔ اٹکے بغیر روانی اور تاثرات شامل کرتے ہوئے متن پڑھنا ، پڑھائی کے دوران مناسب وقفہ رکھنا اور درست لب ولہجہ اختیار کرنا۔ عبارت/ متن کا مفہوم سمجھنا ، عبارت سے مطلوبہ معلومات ، نکات ، حوالہ جات وغیرہ اخذ کرنا۔ پڑھے ہوئے متن کو مختلف النوع انداز سے ضرورت کے مطابق ڈھالنا اور مصنف کا نکتۂ نظر سمجھنا۔ افسانوی اور غیر افسانوی ادب میں تمیز کرنا۔ ادبی اصناف ، افسانہ ، ڈراما ، سفر نامہ ، مضمون اور شاعری کا فرق سمجھنا۔ نثر اور نظم کو سمجھ کر درست استعمال کرنا۔ اسلوب سے مصنّفین کو شناخت کرنا۔

لکھنا/ تحریر:

زبان کی پہلی تین بنیادی صلاحیتوں پر ہم جتنی توجہ دیں گے اتنے ہی بہتر کام کی توقع ہم تحریری صلاحیت سے رکھ سکتے ہیں۔ ہم متنوع اقسام کے تحریری کام کروا چکے ہیں جن میں متعین اور غیر متعین ہر طرح کی تحریر شامل ہے۔ متعین تحریر سے ہماری مراد ایسی تحریر ہے جو اصول وضوابط کے تحت ایک پابند انداز میں پیش کی جاتی ہے یعنی خط ، درخواست ، مضمون، خلاصہ ، مرکزی خیال ، اشارات کی مدد سے کہانی اور نظم تحریر کرنا ہے۔ غیر متعین میں تخیلاتی ، تحقیقی ، مدلّل ، تقاریر، مضامین ، نوٹس ، رپورٹ ، افسانہ ، مزاح اور ڈراما وغیرہ شامل ہیں جبکہ حصّہ نظم میں مختلف النوع تحریری کام تجویز کیے گئے ہیں۔

رپورٹ:

رپورٹ سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ چیز کس قسم کی ہے یا واقعہ کیسے پیش آیا۔ یہ معلومات مرحلہ وار پیش کی جاتی ہیں۔ سادہ رپورٹ کا تعارفی پیراگراف کون ، کب ، کہاں جیسے سوالات کے جوابات پر مبنی ہوتا ہے۔ یعنی کیا واقعہ رونما ہوا ، کون اس کا سبب تھا ، یہ کب ، کہاں اور کیسے پیش آیا۔ صحافتی رپورٹ کے چھ سوالیہ حروف لازمی ہیں ، کیا ، کیوں ، کون، کب ، کہاں اور کیسے ۔ اگر کسی واقعہ کو اس دائرہ کار کے تحت پیش کیا جائے گا تو ایک جامع رپورٹ تیار ہو جائے گی۔

ڈراما :

چونکہ ہم ڈرامے کو باقاعدہ متعارف کر رہے ہیں لہٰذا ڈرامے کی پیشکش کے اہم پہلو پر توجہ مرکوز رکھیں گے ۔ ہمارا بنیادی مقصد ڈرامے کی ادبی حیثیت کو زندہ رکھنا ، دلچسپ اور مقبول بنانا ہے۔ ہمیں طلبا کو مختلف ڈراما نگاروں کی تخلیقات کے تجربات فراہم کرنے چاہئیں۔ مختلف ڈراما نگاروں کے کام کا جائزہ لیں اور ڈرامائی تکنیک ، ڈراما نگار کے تصورات اور

زبان و بیان کے استعمال کو سمجھ سکیں۔ ڈرامے کے جذبات ، ردِعمل ، نقطۂ عروج ، کردار اور ماحول کو مدِّنظر رکھتے ہوئے خاکہ بنا سکیں ، مکالمے تیار کرسکیں۔ ڈرامائی ادائیگی ، لب ولہجہ میں تاثر پیدا کرسکیں اور مکالمات کی ادائیگی میں مناسب وقفہ دے سکیں۔ یہ جان سکیں کہ منظر کس طرح ڈرامے کی پیشکش میں معاون ہوتا اور اسے کامیاب بناتا ہے۔ وہ اپنے اور دوسروں کے پیش کردہ ڈراموں کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔ اپنے کرداروں کو بہتر بنا سکیں ، ڈرامے کا خاکہ ، اسکرپٹ بناتے ہوئے نئے تصورات شامل کرسکیں اور اپنی ڈرامائی ادائیگی کو بہتر بنا سکیں۔

اُردو ڈرامے کی تاریخ میں آغا حشر کاشمیری کا نام صفِ اوّل کے ڈراما نگاروں میں شامل ہے۔ ان کے جذبات گہرے ہوتے ہیں۔ محاورات اور تشبیہات استعمال کرنے میں وہ لکھنؤ اور دہلی کے اہلِ قلم کے ہم پلّہ نظر آتے ہیں۔ قدیم ڈراما نگاروں میں حکیم شجاع ، صالحہ عابد ، انیس اعظمی اور جدید ڈرامے میں امتیاز علی تاج کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔

مزاح :

ادبی تحریر کے حوالے سے مزاح بہت اہمیت رکھتا ہے۔ طنز ومزاح کا مقصد ہلکے پھلکے انداز میں سماجی یا معاشرتی نامناسب رویوں یا برائیوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ ان کے بارے میں سوچ پیدا کرنا ان کے اسباب سمجھنا اور ان کا سدِباب کرنا ہے۔ معاشرتی اخلاقی بگاڑ کو درست کرنا معاشرے ہی کے صاحبِ فکر لوگوں کی ذمہ داری ہے ، بالکل اسی طرح جیسے کسان اپنی قیمتی فصل کے اردگرد اُگنے والی جڑی بوٹیوں کو اُکھاڑ پھینکتا ہے تاکہ اس کی فصل خوب پھلے پھولے۔ اسی طرح ہمیں اپنی نسلوں کو ایک اچھا صاف ستھرا ، خوف وخطر سے پاک ماحول فراہم کرنا ہے تاکہ وہ تخریبی کے بجائے تعمیری امور کی طرف مائل ہوں۔ مزاح ، اپنے معاشرے کی عکاسی کرتا ہے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک معاشرے کا مزاح دوسرے معاشرے میں سمجھا یا پسند کیا جائے۔ ہاں البتہ مزاح میں ایسے مزاحیہ کردار ، چٹکلے پیش کرنا جو کسی طبقے یا شعبے کی دل آزاری کا باعث بنیں ، شائستگی نہیں ہے۔

حصّہ نظم :

اساتذہ کی آرا کے پیشِ نظر حمد ، نعت اور شکوہ اور جوابِ شکوہ کو خاص طور پر شامل کیا گیا ہے۔ نظم پر تفہیمی مشق کے علاوہ شعرا کے مختصر تعارف شامل کیے گئے ہیں۔ شعرا کے اسلوب کی مشق فراہم کی گئی ہے۔ سیاق وسباق کے حوالے سے نمونے کی تشریح شامل کی گئی ہے۔

تدریسی حکمتِ عملیاں :

تدریسی حکمتِ عملیاں انفرادی ، شراکت ، گروپ کے کام ، پراجیکٹ اور Jigsaw شامل کیے گئے ہیں جن کی وضاحت رہنمائے اساتذہ میں کام کے ساتھ دی گئی ہے۔

ذخیرۂ الفاظ :

طلبا کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافے کے لیے خاکہ دیا گیا ہے اور ہر سبق کے نئے الفاظ اور ان کے لیے کام تجویز کیے گئے ہیں۔ مشق میں ارادتاً ایسے کام تجویز کیے گئے ہیں کہ طلبا پڑھے گئے الفاظ کو اپنے بیان اور تحریر میں شامل کر لیں۔

اُردو تدریس کے اہداف:

چاروں بنیادی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے اہداف کا تعین کر دیا گیا ہے جو قومی نصاب کے عین مطابق ہے۔ ہر صلاحیت کے لیے موزوں بیان تیار کیا گیا ہے۔ اساتذہ اپنے سبق کی ضرورت کے مطابق ان اہداف کو منتخب کر سکتے ہیں اور ان اہداف کو مرکزِ تدریس بنا کر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک پورا ہدف ایک مرتبہ ہی شامل کیا جائے۔ اساتذہ اس ہدف کی مزید تقسیم کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ سبق کی منصوبہ بندی کے نمونے میں پیش کیا گیا ہے۔

جانچ

صلاحیتوں کے متعین اہداف حاصل ہو گئے ہیں یا نہیں؟ یہ جاننے کے لیے جانچ ضروری ہے ۔ جانچ رسمی اور غیر رسمی ہوتی ہے۔ غیر رسمی جانچ میں آپ صلاحیت کے ابتدائی مرحلے کا جائزہ لیتے ہیں۔ طلبا کے کام میں بہتری کے لیے آپ طلبا کو رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ رسمی جانچ آپ صلاحیت پرکھنے اور رپورٹ کارڈ میں اندراج کے لیے کرتے ہیں۔ اس میں آپ مختلف کاموں کی نوعیت کے مطابق طلبا کو نمبر دیتے ہیں مثلاً مضمون نویسی کے لیے ۱۰ میں سے نمبر دیے جا سکتے ہیں۔

سبق کی منصوبہ بندی:

اساتذۂ کرام کی سہولت کے پیشِ نظر سبق کی منصوبہ بندی کا نمونہ شامل کیا جا رہا ہے۔ آپ اپنی ضرورت کے مطابق اسے استعمال کر سکتی ہیں۔ ماہرینِ تعلیم کی نظر میں اہم یہ ہے کہ سبق کا تدریسی مقصد کیا ہے؟ (یہ ایک سے زائد بھی ہو سکتے ہیں) طریقۂ تدریس کیا ہے؟ کیا وسائل استعمال ہو رہے ہیں؟ کام کے لیے کتنا وقت مختص کیا جا رہا ہے؟ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ سبق کا ہدف (مقصد) حاصل ہو گیا ہے، دوسرے لفظوں میں اسے جانچ کہا گیا ہے۔ یعنی مقاصد کی جانچ کے لیے کیا طریقہ وضع کیا گیا ہے؟ جانچ رسمی ہے یا غیر رسمی؟ سبق کا جائزہ کیسے لیا گیا ہے؟ مقاصد کا تعین کرنا مثلاً گفت وشنید کے لیے اہداف کا تعین کرنا اور گفتگو میں موضوع کے مطابق ضروری تفصیل شامل کرنا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے طلبا کی گزشتہ معلومات کا جائزہ لے کر انھیں ایک موضوع دیں گے۔ طلبا جوڑی میں کام کرتے ہوئے اس موضوع کے تحت بات چیت کریں گے اور اسے حتمی نتیجے تک پہنچائیں گے۔ جوڑیاں اپنا کام جماعت میں پیش کریں گی۔ اس کام کی غیر رسمی جانچ لی جائے گی۔ اساتذہ یا طلبا آج کے کام کا جائزہ لیں گے۔

کوشش کی گئی ہے کہ یہ رہنمائے اساتذہ اغلاط سے پاک رہے تاہم سہواً رہ جانے والی غلطی کی نشاندہی پر ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔

اُنسیہ بانو

فہرست

جزو اوّل

مضامین

اسوۂ کامل .... (علامہ شبلی نعمانی) ۱

خوشامد .... (سرسیّد احمد خان) ۴

کہانیاں

جگنُو اور ہم .... (اُنیسہ بانو) ۷

لومڑی اور بھیڑیا .... (حکایاتِ کلیلہ و دِمنہ) ۱۰

افسانے

دو بیل .... (منشی پریم چند) ۱۲

منظور .... (سعادت حسن منٹو) ۱۵

سفرنامے

دہلی سے مالابار تک .... (ابنِ بطوطہ) ۲۱

زیورخ تک .... (ابنِ انشا) ۲۷

مزاح

چھلانگ .... (شوکت تھانوی) ۳۰

پہلی تاریخ .... (مرزا فرحت اللہ بیگ) ۳۴

تخمِ تاثیر صحبت اثر .... (شمیم ایوبی) ۳۹

ڈراما

گڑبڑ گھُٹالا .... (انیس اعظمی) ۴۲

مکاتیب

خطوطِ غالبؔ اور سر سیّد احمد خان ۴۸

حصّہ نظم

حمد........ (حفیظ تائب) ۴۹

نعت........ (الطاف حسین حالیؔ) ۵۲

برسات کی بہاریں .... (نظیرؔ اکبر آبادی) ۵۴

چکّر ہے پاؤں میں .... (حفیظؔ جالندھری) ۵۶

نوحہ .... (فیض احمد فیضؔ) ۵۸

شکوہ ، جوابِ شکوہ........ (علّامہ اقبال) ۶۰

کھڑا ڈِنر........ (سیّد محمد جعفری) ۶۴

غزل

مرزا اسد اللہ خان غالبؔ ۶۶

خواجہ الطاف حسین حالیؔ ۶۹

سائلؔ دہلوی ۷۳

جزو دوم : بنیادی صلاحیتیں

گفت وشنید ۷۶

پڑھنا ۸۰

لکھنا ۸۱

ورک شیٹ ۸۷

حل شدہ ورک شیٹ ۱۱۱

نئے الفاظ کی مشق کا خاکہ ۱۲۴

سبق کی منصوبہ بندی کا نمونہ ۱۲۵

اُردو کی تدریس کے متعین کردہ اہداف ۱۲۶

باب اوّل : مضامین

سبق : اسوۂ کامل (طاؤس ،صفحہ ۱۔۴)

تدریسی مقاصد :

طلبا کومحسنِ انسانیت نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

طلبا کو نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ :

تزکیۂ نفس	تعلیمات	درگزر	صلہ رحمی	عُسرت	مدّعی	مسترد	موقوف

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت سے تلاش کریں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔ (ذخیرۂ الفاظ کا خاکہ استعمال کریں۔ خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں)۔

تجنیس معنوی :

- الفاظ کی تجنیس معنوی کروائیں۔ دو الفاظ کا تلفظ میں مشابہہ ہونا اور معنی مختلف ہونا۔ مثلاً : عصر (زمانہ) ، اثر (تاثیر، نشان)۔

گفت وشنید :

- طلبا کو گروپ میں کام دیں اور ان صفات کی فہرست بنوائیں جن کی بنا پر نبی کریم حضرت محمد ﷺ کو محسنِ انسانیت قرار دیا گیا ہے۔
- طلبا کے جوابات کے مطابق بورڈ پر جال بنائیں اور ان نکات کی وضاحت کروائیں یا خود کر دیں۔

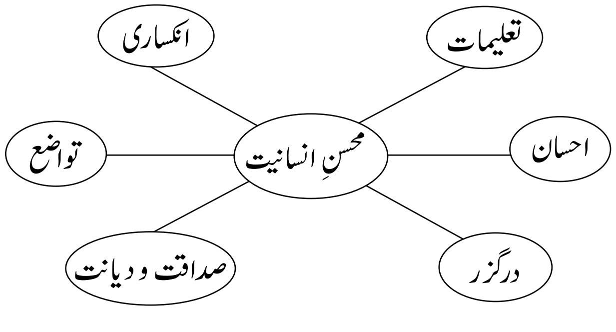

پڑھائی / مطالعہ : (Jigsaw)

- اس حکمتِ عملی کے مطابق کام کرتے ہوئے طلبا کو تین گروپوں میں بٹھائیں اور سبق کو تین حصوں میں تقسیم کر دیں۔ ہر گروپ کو ایک ایک حصہ پڑھنے کا کام دیں۔ انھیں کہیں کہ وہ درج ذیل بیانات کے تحت اپنے اپنے جزو کا مطالعہ کریں اور دوسرے گروپ کے لیے پڑھے گئے جزو کا مختصراً تعارف تیار کروائیں۔
  - نبی کریم حضرت محمد ﷺ بحیثیت نبی، حاکم اور منصف
  - نبی کریم حضرت محمد ﷺ بحیثیت سپہ سالار، فاتح اور مصلح
  - نبی کریم حضرت محمد ﷺ بحیثیت تاجر، خاوند اور والد
- طلبا کے تینوں گروپوں سے ایک ایک طالبعلم/ طالبہ لے کر ایک اور نیا گروپ بنائیں۔
- نئے گروپ کے شرکا اپنے اپنے جزو کا تعارف پیش کریں۔
- نیا گروپ ان معلومات کی بنیاد پر انفرادی طور پر کام کرتے ہوئے ''محسنِ انسانیت'' کے عنوان کے تحت ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل مضمون تحریر کرے۔
- جماعت کے بہترین مضامین سافٹ بورڈ پر لگوائے جائیں اور اخبارات کو اشاعت کے لیے بھیجے جائیں۔

قواعد کا کام : (متشابہہ الفاظ)

وضاحت :

- ایسے ہم آواز الفاظ جو تلفظ کے لحاظ سے تو ایک جیسے ہوتے ہیں تاہم ان کے معنی اور استعمال ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ مثلاً : عمارت ۔ امارت، یہاں عمارت کا مطلب۔ بلڈنگ اور امارت کا مطلب امیری ہے۔

  عمارت : دنیا کی بلند ترین عمارت 'برج خلیفہ' دبئی میں ہے۔

  امارت : مسلمان اپنی امارت پر غرور نہیں کرتا اور اپنی دولت کا صحیح استعمال کرتا ہے۔
- طلبا کو متشابہہ الفاظ کی مشق کے لیے ورک شیٹ دیں۔ طلبا اشارات کی مدد سے لفظ شناخت کریں اور دیے گئے خاکے میں سے ان کے درست متشابہہ الفاظ چُن کر لکھیں۔

اضافی کام :

- خاکے میں دیے گئے باقی ماندہ الفاظ کے متشابہہ الفاظ گھر کے کام کے لیے دیں اور ان کے مفہوم لکھوائیں۔

احادیث کی سمجھ :

- ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے زندگی گزارنے کے طریقے اور احادیثِ مبارکہ ہمارے لیے ایک اعلیٰ نمونہ ہیں۔ ہمیں اپنے طلبا کو ان خصوصیات کو اپنانے کی ترغیب دینی چاہیے۔ طلبا کے لیے چند احادیث منتخب کی گئی ہیں

جن کی وضاحت کی گئی ہے تا کہ ان کا اصل مقصد طلبا کے ذہن نشین ہو جائے۔ مثلاً ، ہماری نظر میں آج علم حاصل کرنے کا مقصد ملازمت کا حصول ہے جبکہ اس کا اصل مقصد اسلام کی اشاعت ہے۔علم حاصل کر کے ہم ہر میدان میں ایک مضبوط قوم بن کر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

- طلبا کو ورک شیٹ دیں اور انھیں جوڑی میں احادیث پڑھنے اور سمجھنے کے ساتھ اس کا بنیادی مقصد بیان کرنے کے لیے کہیں۔ ان کا بیان مختصر الفاظ میں ہونا چاہیے جس کی مثال حل شدہ ورک شیٹ میں دی گئی ہے۔
- طلبا کو ان احادیث پر عمل کرنے اور موقع محل کی مناسبت سے دوسروں کے سامنے بیان کرنے کی ترغیب دیں۔ انھیں بتائیں کہ وہ درست حدیث کا حوالہ دے کر اپنے مضمون یا بیان کو موثر بنا سکتے ہیں۔

اضافی کام :

- طلبا سے کہیں کہ وہ اپنے اہلِ خانہ ،عزیز اقارب اور دوستوں کے طرزِعمل سے اندازہ لگائیں کہ وہ اسوۂ حسنہ کی کن باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔ (دیانت داری ، سچ بولنا ، سلام کرنا ، والدین کی خدمت ، بزرگوں کا ادب ، چھوٹوں سے شفقت ،عیادت کرنا اور کمزوروں کی مدد کرنا۔)
- طلبا کی معلومات کا گراف بورڈ پر بنوائیں اور اس کے بارے میں معاشرتی رجحان کا جائزہ لیں۔ اس کی بہتری کی تجاویز پوچھیں۔

سبق : خوشامد (طاؤس ،صفحہ ۵۔۷)

تدریسی مقاصد :

طلبا کو منفی رجحانات کے نقصانات سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد :

طلبا کو منفی رجحان سے بچنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ :

آہنگ	تمیز	تقویت	تبئیں	فریب	متصوّر	مہلک	نقص

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے لغوی مفہوم معلوم کریں اور بتائیں کہ یہ الفاظ قواعد کی رُو سے کیا ہیں۔

گفت وشنید :

تقریر :

- پُر اعتماد انداز ، سامعین کی نظروں سے نظریں ملا کر ، حرکات وسکنات میں ٹھہراؤ کا مظاہرہ کرنے ، صاف واضح ، بلند آواز میں اپنا مطمحِ نظر بیان کرنے ، بیان میں موزونیت ، روانی اور حاضر جوابی تقریر کے ظاہری خد و خال ہوتے ہیں۔ تاہم تقریر لکھنا بھی ایک فن ہے۔ الفاظ کا چناؤ عبارت میں ہم آہنگی ، سامعین کی دلچسپی ، موثر دلائل اور عام فہم موزوں اور مشہور اشعار و اقوال۔ زندہ مثالیں پُرجوش اور ولولے کے اظہار کے لیے علاماتِ وقف کا مناسب استعمال تقریر کا خاصہ ہوتا ہے۔ تقریر کے اہم نکات :

۱۔ ادائیگی :

یہ سمجھ ہونا کہ تقریر پڑھی نہیں جاتی اس کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ آپ کی آواز صاف اور قدرے بلند ہو تاہم چیخ و پکار سے بچیں۔

۲۔ توقعات :

یہ سمجھ ہونا کہ سامعین آپ سے کیا توقعات رکھتے ہیں اور جواب میں تقریر کے اختتام پر آپ ان سے کیا توقع رکھتے ہیں۔

۳۔ موضوع :

یہ جاننا کہ تقریر کا موضوع کیا ہے اسے پہلے جملے میں واضح کر دینا۔

۴۔ سامعین :

یہ جاننا کہ سامعین کون لوگ ہیں ان کی عمر ، دلچسپی اور سمجھ بوجھ کیا ہے۔

۵۔ پیشکش :

اپنی صلاحیت کو منوانا کہ تقریر کے لیے آپ کا انداز کیا ہوگا کہ آپ کا تاثر دیر تک سامعین پر چھایا رہے۔

۶۔ تحریر :

آپ کی تقریر کی تحریر جاذب ، پُرکشش اور بیان سادہ ہو تا کہ سامعین اس سے لُطف اٹھا سکیں۔ بوجھل اور ثقیل الفاظ علمیت تو ظاہر کر سکتے ہیں لیکن موثر نہیں ہوتے لہٰذا بہت دقیق الفاظ استعمال نہ کریں۔

۷۔ اشعار :

موضوع کی مناسبت سے منتخب کریں اور ادائیگی کے وقت درست اور عمدہ تلفّظ کے ساتھ ادا کریں ۔

۸۔ اقوال :

تقریر میں ایسے اقوال استعمال کریں جو معروف ہوں۔ موضوع کی مناسبت سے کوئی ایک یا دو قول ہی شامل کریں۔

۹۔ دلائل :

اپنے دلائل مضبوط اور عام فہم الفاظ میں پیش کریں۔

۱۰۔ حرکات وسکنات :

غیر ضروری حرکات وسکنات ، اضطراب کا اظہار نہ کریں بلکہ تحمل اور برداشت سے سامعین کے سوال سنیں اور موثر انداز میں اپنا نکتۂ نظر واضح کریں۔

کہانی نویسی :

یہ سمجھ ہونا کہ کہانی کی بنیاد کوئی مسئلہ ہوتا ہے اور ہمیں اس کا حل تلاش کرنا ہوتا ہے۔ کہانی کا پلاٹ تیار کیا جاتا ہے۔ وجہ تنازع پر کام کیا جاتا ہے، کہانی کو بتدریج بڑھایا جاتا ہے کلائمکس یا نکتۂ عروج پر پہنچ کر بتدریج مسئلے کے حل کی طرف بڑھا جاتا ہے۔ کرداروں کا تعین کیا جاتا ہے۔ یہ طے کیا جاتا ہے کہ انھیں کہانی میں کس موقع پر اور کس انداز سے سامنے لایا جائے گا۔ کہانی کو آگے بڑھانے کے لیے مکالمے کو استعمال کیا جاتا ہے۔ کہانی میں دلچسپی برقرار رکھنے کے لیے واقعات، زبان و بیان، موزوں ذخیرۂ الفاظ روزمرّہ اور محاورات وضرب الامثال کا مناسب استعمال ناگزیر ہوتا ہے۔

کہانی کیسے بنتی ہے؟

طلبا کو کسی کہانی کا تجزیہ کرنے کا کام دیں۔ انھیں انفرادی طور کہانی کے تمام پہلوؤں کو نظر میں رکھتے ہوئے کہانی لکھنے کا کام دیجیے۔

کردار نگاری :

یہ سمجھ ہونا کہ کردار کہانی کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ کردار کی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں۔ واقعات ان پر اثر انداز ہوتے ہیں کسی بھی کہانی کو استعمال کریں اور طلبا سے اس کے کرداروں اور ان پر اثر انداز ہونے والے واقعات پر کام کروائیں۔ اس کہانی کو اگر متضاد بنا کر پیش کیا جائے تو کون سے کردار شامل کرنے ہوں گے۔ ان کی تفصیل کیا ہوگی اور وہ کہانی میں کس موڑ پر شامل کیے جائیں گے۔ (گروپ یا شراکت کا کام)

صورتحال اور مکالمے :

یہ سمجھ ہونا کہ صورتحال کا ہمارے رویے پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ہم خوشی کی صورتحال میں شگفتہ بیان ہو جاتے ہیں اور غمی کی صورت میں دل گرفتہ ہو جاتے ہیں جو المناک بیان پر مائل کر دیتی ہے اور رنجش کی صورت حال میں برہمی کا شکار ہوتے ہیں اسی طرح حسد کا جذبہ غالب ہو تو طنزیہ گفتگو کرنے لگتے ہیں۔ یہ سمجھ ہونا کہ علاماتِ اوقاف اور حروف ان بیانات کو دو آتشہ کر دیتے ہیں۔ (بیانی قوت میں دوگنا اضافہ کر دیتے ہیں)۔

طلبا کو شراکت میں کام دیں۔ خبروں کے تراشے ہر جوڑی کو دیں انھیں خبر کی نوعیت کے مطابق صورتحال تیار کرنے اور اس کے مطابق کرداروں کے مابین مکالمہ تحریر کرنے کا کام دیں۔ یہ یقینی بنائیں کہ طلبا علاماتِ اوقاف وحروف کا موثر استعمال کریں۔

سبق : جگنو اور ہم (طاؤس، صفحہ ۱۲۔۱۷)

تدریسی مقاصد:

ادب کی صنف کہانی سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

حالات کے تحت محتاط رویہ اپنانے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ :

تاکید	پُر اسرار	جھلملاہٹ	ششدر	عقبی	مبہوت	متحرک	کوندا

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کی تذکیر وتانیث جملے بنا کر واضح کرنا۔

گفت وشنید :

۲۔ طلبا کو گروپ میں درج ذیل الفاظ کے فلیش کارڈ دیں اور ان سے تشبیہات اور استعارے بنوائیں۔

الفاظ	چاند	شیر	تیر	آئینہ	تارے	سرو
تشبیہہ	ہو بہو چاند جیسا	شیر کی مانند	تیر جیسا تیز	آئینہ سا شفاف	گویا تارے ہوں	سرو جیسا قد
استعارہ	یہ چاند ہے	میرا شیر	تیر ہوا	آئینہ ہونا	ٹوٹا ہوا تارا	سرو قد

وضاحت :

- طلبا کو بتائیں کہ جب ہم کسی چیز کی خوبی سے کسی فرد یا چیز کو ملاتے ہیں تو یہ تشبیہہ دینا کہلاتا ہے، مثلاً اس کی زبان تو قینچی سے تیز چلتی ہے۔

  تشبیہہ کے حروف : جیسا ، مانند ، سا ، گویا ، ہو بہو وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔
- استعارہ کسی چیز کو مجازی معنوں میں استعمال کرنا جو اس کا تعلق حقیقی اور مجازی طور پر تشبیہہ ہو جاتا ہے، مثلاً اس کا چہرہ آئینہ ہوگیا۔
- طلبا کو ورک شیٹ سے تشبیہات اور استعارے کی شناخت کروائیں۔

مطالعہ :

- طلبا کو جوڑی میں مطالعہ کا کام دیں۔
- سبق کے چند جملوں کی طرف ان کی توجہ دلائیں تا کہ وہ اس واقعے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔

مثلاً: خوف کے احساس کو کم کرنے اور حالات کا درست جائزہ لگانے کے لیے گفتگو کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ مشہور مقولہ ہے جب تک آدمی بولتا نہیں ہے اس کا عیب و ہنر پوشیدہ رہتا ہے۔ کسی کی شخصیت کو جاننے کے لیے گفتگو ایک کامیاب حربہ ہے۔

- مطالعہ موثر بنانے کے لیے الفاظ کے مفہوم کو عبارت میں ان کے استعمال سے جاننے، عبارت کی تلخیص، تشریح، مرکزی خیال، مصنف کا اسلوب جاننے کی سرگرمیاں روز کا معمول بنائی جانی چاہئیں تاکہ طلبا کا ذخیرۂ الفاظ بڑھے اور بیان میں تسلسل و روانی پیدا ہو اور معلومات استعمال کرنے کے مواقع میسر ہو جائیں۔
- طلبا کو ورک شیٹ سے مندرجہ بالا امور کی مشق کروائیں۔

منظر نگاری:

- منظر کشی کو دلکش انداز میں صفحے پر منتقل کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا نظر آتا ہے۔ مصنّفین منظر بیان کرنے کے مختلف طریقے بیان کرتے ہیں قدیم انداز سے منظر بیان کرتے ہوئے صرف ماحول کو نگاہ میں رکھا جاتا تھا تاہم اس سے کہانی سست رفتاری سے آگے بڑھتی اور مسئلہ پیش کرنے میں بات کرنا مشکل ہوتا تھا۔ اب کردار کے ذریعے منظر کو پیش کیا جا رہا ہے جس سے مسئلہ بھی آسانی سے اور جلد سامنے لایا جا سکتا ہے اور قاری کی دلچسپی کو بھی برقرار رکھا جا سکتا ہے، مثلاً اگر کسی گرم دن کا ذکر کرنا ہو تو آغاز ایک گرم دن کا ذکر ہے کے بجائے زرینہ اپنے دوپٹے کے پلّو سے پسینہ پونچھتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور پنکھے کا بٹن دبا دیا۔ یعنی کردار کے ردِعمل سے منظر بیان کرنا قاری کی توجہ فوراً اپنی طرف مبذول کر لیتا ہے۔ اگلا مرحلہ، مسئلہ بیان کرنے کا ہے۔ اسے بیان میں شامل کرنے سے بیان میں روانی آجائے گی کیونکہ کردار اور منظر واضح ہو جائے تو مسئلہ بیان کرنا سہل ہو جاتا ہے۔ کردار کے بیان میں ہمیں اس وقت اس کا مزاج بیان کرنا ہے یہ دن، وقت اور موقع باقی دنوں سے کس طرح مختلف ہے۔ یہ وجوہ بیان میں شامل کرنی ہیں۔ مسئلہ میں کب تناؤ پیدا ہوا اور کیوں؟ اور صورتحال میں کیا تبدیلی رونما ہوگی کہ یہ تناؤ کم ہو جائے۔ آپ کے کردار کو کیا پیش آنے والا ہے۔ اس منظر میں وہ کیا کر رہا ہے اور اس کا مطمحِ نظر کیا ہے وہ کیا مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اگر کردار ناکام ہوتا ہے تو اس کا اختتام کیسے ہوگا اگر کامیاب ہوتا ہے تو نوعیت کیا ہوگی۔ غرضیکہ جتنا بڑا مسئلہ ہوگا اتنا ہی بہترین منظر تیار ہوگا۔ مناظر کی ترتیب واقعات میں ربط قائم کرتی ہے اور بیان میں تانے بانے کا کام دیتی ہے۔ منظر بیان کرنے کے لیے الفاظ کا چناؤ اہم ہے۔

منظر نگاری کے اہم عناصر:

(i) منظر جاندار ہو
(ii) بیان میں مسئلہ شامل ہو
(iii) منظر پلاٹ کا حصہ ہو
(iv) منظر کی وجوہ حقیقی ہوں جو قاری کو مطمئن کر سکیں۔
(v) موثر اور عمدہ ذخیرۂ الفاظ، تشبیہات اور استعارات کا برمحل استعمال کیا گیا ہو۔

خوفناک منظر کا آغاز :

- انسان کی طبیعت یکسانیت سے بے زار ہو جاتی ہے۔ اسے گاہے بگاہے مختلف النوع تجربات کرنے کا موقع ملنے اور اس یکسانیت کو توڑنے کا شوق ہوتا ہے۔ ایک چیز جو انسان کی توجہ اپنی جانب کھینچتی ہے وہ ہے پُراسراریت۔ کسی چیز کو پُراسرار بنانے کے لیے منظر، حُلیہ، لہجہ اور الفاظ کا چناؤ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۳۔ طلبا کو چند اشعار سنائیں اور ادائیگی سے تاثر پیدا کریں۔

ایک بھیانک بھیانک سے جنگل میں
ایک بھیانک بھیانک سا گھر
ایک بھیانک بھیانک سے گھر میں
ایک بھیانک بھیانک سا کمرہ
ایک بھیانک بھیانک سے کمرے میں
ایک بھیانک بھیانک سی الماری
ایک بھیانک بھیانک سی الماری میں
ایک بھیانک بھیانک سی دراز
ایک بھیانک بھیانک سی دراز میں
ایک بھیانک بھیانک سا صندوقچہ
ایک ایک بھیانک بھیانک سے صندوقچے میں
ایک بھیانک بھیانک سا بھوت

- طلبا سے پوچھیں کہ نظم کے کن الفاظ نے ایک تاثر قائم کیا؟
- طلبا کو اس نظم کی منظر کشی اپنے الفاظ میں لکھنے کا کام دیں۔ طلبا کو منظر مزید خوفناک بنانے کے لیے کردار، صورتحال اور ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرنے کی ترغیب دیں۔ اس کے لیے طلبا لغت کا استعمال کریں۔

کام :

- طلبا کو مختلف مناظر کی تصاویر دیں۔ انھیں گروپ میں بٹھائیں اور تصویر کے مطابق منظر لکھنے، کردار شامل کرنے واقعہ بیان کرنے کا کام دیں۔
- طلبا کے مناظر جماعت میں پیش کروائیں۔ کام تبدیل کروائیں اور ہر گروپ منظر کا جائزہ لینے کے بعد اس کا متضاد منظر لکھے۔
- چند طلبا کے مناظر جماعت اور پھر اسکول کی اسمبلی میں پیش کروائیں۔

سبق : لومڑی اور بھیڑیا (طاؤس ،صفحہ ۱۸۔۲۵)

تدریسی مقاصد :

ادب کی صنف کہانی سے آ گہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

دوست کا چناؤ احتیاط سے کرنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

اوقات	بِھنک	رشک	زِک	دارومدار	سِتم	سروکار	شاق

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے مفہوم عبارت میں ان کے استعمال سے اخذ کروائیں جملوں میں استعمال کروائیں۔

۲۔ طلبا کو محاورے اور ضرب الامثال کا فرق بتائیں۔

- محاورات زبان و بیان کی عمدگی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ایسے بیانات ہوتے ہیں جو چند الفاظ میں گہرے مفہوم ادا کر دیتے ہیں البتہ اپنے اصلی معنوں میں استعمال نہیں ہوتے نہ ان کے الفاظ میں ردّو بدل کیا جاسکتا ہے۔ محاورے کی شناخت یہ ہے کہ اس کا اختتام مصدر پر ہوتا ہے۔ مصدر کو جملے اور عبارت کے مطابق تبدیل کیا جا سکتا ہے، مثلاً :

محاورہ : ہوا میں گرہ لگانا۔

مفہوم : نہ ہونے والا کام کرنا۔

جملہ : ہوا میں گرہ نہ لگاؤ کام کر کے دکھاؤ۔

اس محاورے میں ’گرہ لگانا‘ کو جملے میں ’گرہ لگاؤ‘ میں تبدیل کر کے استعمال کیا گیا ہے۔

- محاورات ،عبارت/شعر کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں ، مثلاً :

نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بے زار بیٹھے ہیں

ضرب المثل :

- کسی خاص موقع کی مناسبت سے استعمال ہوتی ہے۔ یہ انسانی تجربات و مشاہدات پر مبنی ہوتی ہے۔ محاورے کی طرح یہ بھی اپنے اصلی معنوں میں استعمال نہیں ہوتی بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کے الفاظ میں ردوبدل نہیں کیا جاسکتا۔ ہر ضرب المثل اپنے معنوں کے اعتبار سے مکمل ہوتی ہے اسے پورا کرنے کے لیے مزید کسی عبارت یا لفظ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ضرب المثل : ایک انار سو بیمار۔ مفہوم : تھوڑی سی چیز کے زیادہ طلبگار

۳۔ سبق میں سے محاورات وضرب الامثال کی شناخت کروائیں۔

محاورے	مفہوم	محاورے	مفہوم
جان پر کھیلنا جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا چھٹی کا دودھ یاد دلانا خون خشک ہونا		بغلیں بجانا ، نو دو گیارہ ہونا بھیگی بلّی بننا ، ایک نہ سننا آٹھ آٹھ آنسو رونا	

ضرب الامثال	مفہوم
ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ بھی آئے چوکھا ہمسایہ ماں جایا کسی کا گھر جلے کوئی آگ تاپے	

۴۔ اوپر دیے گئے محاورات اورضرب الامثال کے فلیش کارڈز بنائیں اور طلبا کو جوڑی میں ایک ایک فلیش کارڈ دیں۔ اس کارڈ پر لکھے ہوئے محاورے یا ضرب المثل کو کہانی میں سے تلاش کروائیں اور اس کے استعمال سے مفہوم اخذ کروائیں۔

باب سوم : افسانے

سبق : دو بیل (طاؤس ،صفحہ ۳۰ـ۳۵)

تدریس مقاصد :

ادب کی صنف افسانے سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد :

طلبا کو وفاداری کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ :

الزام	تعاقب	تیور	ریلتا	عناد	معاً	ناند	نیلام

ا۔ ذخیرۂ الفاظ کے خاکے کے مطابق لغت سے مندرجہ بالا الفاظ پر کام کروائیں۔ (خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں)

گفت وشنید :

- گروپ کو کسی جانور پر مبنی دو محاورے بتانے اور ان کے مفہوم واضح کرنے کا کام دیں۔
- گروپ کے محاورے یا ضرب الامثال اور ان کے مفہوم بورڈ پر لکھوائیں اور انھیں جملوں میں استعمال کروائیں۔
- چند محاورے/ ضرب الامثال اور ان کے مفہوم :

محاورات/ ضرب الامثال	مفہوم
بخشو بی بلّی چوہا لنڈورا ہی بَھلا	چال یا دھوکے میں نہ آنا
خواب خرگوش کے مزے لُوٹنا	گہری نیند سونا
آستین کا سانپ	چھپا ہوا دشمن
شیر بکری کا ایک گھاٹ میں پانی پینا	انصاف کا راج ہونا
اپنی گلی میں کتّا بھی شیر	بزدل اپنے گھر میں بہادر ہوتا ہے۔
گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا	ایک حال میں نہ رہنا
گھر کی مرغی دال برابر	گھر کی چیزوں کی ناقدری کرنا
گھوڑے بیچ کر سونا	بے فکر ہونا
اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی	کوئی بھی چیز ٹھیک نہ ہونا
ایک مچھلی سارے جَل کو گندہ کرتی ہے	انفرادی خرابی اجتماعی بربادی ہوتی ہے۔

افسانہ

اُردو میں افسانے کا آغاز بیسویں صدی کے آغاز میں ہوا۔ پریم چند ان افسانہ نگاروں میں سے ہیں جنھوں نے ناول کے ساتھ افسانے کے فن پر بھی توجہ دی۔ ناول اور افسانے میں صرف طول اور اختصار کا فرق نہیں ہے۔ ناول میں زندگی کا کینوس مکمل طور پر پھیلا ہوا ہوتا ہے جبکہ افسانہ نگار ایک زاویے سے اس پہلو کا مکمل تجزیہ کرتا ہے۔ افسانہ نگاری میں پریم چند کا نام اوّلین فہرست میں پایا جاتا ہے۔ پریم چند اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ نوے فیصد لوگ دیہات میں بستے ہیں ان کے تجربات اور کیفیات لامحدود ہیں۔ زمینداروں اور ان کے کارندوں کے ظلم وستم ، سود خوروں کی لوٹ کھسوٹ اور دیہاتی لوگوں کی سادہ لوحی ان کے لیے عمدہ موضوعات فراہم کرسکے گی۔ ان کی زبان اور بیان میں اسی وجہ سے سادگی اور فطری اثر ہے۔ پریم چند کے اکثر افسانے طربیہ انداز میں اختتام پذیر ہوئے ہیں حالانکہ حقیقی زندگی میں دونوں پہلو ممکن ہیں۔

پریم چند کے بعد سجاد حیدر یلدرم ، سلطان حیدر جوش اور حجاب امتیاز سامنے آئے۔ یہاں افسانہ حقیقت نگاری اور مقصدیت سے آگے بڑھا اس میں رومانوی اثر کے ساتھ مزاح بھی شامل ہوگیا۔ اس کے لیے سجاد حیدر اور اس کے بعد پطرس ایک عمدہ فضا قائم کرنے میں مثال بنے۔

اصلاحی افسانوں کے سلسلے میں اہم نام علامہ راشد الخیری کا ہے۔ اصلاح معاشرہ اور حقوق نسواں کے لیے جدوجہد ان کی زندگی وتحریر کا مقصد تھی۔

اُردو افسانے کے نئے دور میں کرشن چندر ممتاز حیثیت رکھتے ہیں ان کے افسانے معاشرے کے مسائل کو سامنے لاتے ہیں۔ ان تصویروں کو پیش کرتے ہوئے وہ واعظ نہیں بلکہ طنز و مزاح کی طرف مائل رہے۔ ان کے بعد راجندر سنگھ بیدی اور حیات اللہ انصاری نے بھی افسانے کے ذریعے اپنے فن کا لوہا منوایا۔

جدید افسانہ نگاروں کی ایک طویل فہرست ہے تاہم ان میں درخشاں نام سعادت حسین منٹو ، احمد ندیم قاسمی ، قرۃ العین حیدر، ممتاز مفتی ، قدرت اللہ شہاب ، ہاجرہ مسرور ، خدیجہ مستور ، شفیق الرحمان ، اے حمید اور اشفاق احمد کے ہیں۔

افسانے کا پلاٹ :

افسانے میں کہانی کا مسئلہ ، واقعات ، نکتۂ عروج ، مسئلہ کے حل کی طرف پیشرفت ، انجام یعنی مسئلے کا حل قابلِ ذکر ہیں۔ افسانے کا تانا بانا ان کے گرد بُنا جاتا ہے۔

افسانہ کردار کا ایک پہلو پیش کرتا ہے۔ کردار کس مسئلے سے دوچار ہے۔ مسئلہ کیسے الجھتا جا رہا ہے۔ کون سے عوامل مسئلے کو پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ افسانے کا نقطۂ عروج کیا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کی طرف کیا اقدامات اٹھائے گئے۔ کون سے عوامل تھے جنھوں نے مسئلے کو حل کرنے میں مدد دی۔ افسانے کا اختتام کیسے ہوا ۔ افسانے کے واقعات میں کیسا ربط اور

تسلسل قائم کیا گیا۔ معاون کرداروں کو کیسے پیش کیا گیا افسانے کا بیان کیسا تھا، سادہ، دلنشین یا پیچیدہ وغیرہ۔

اسلوب نگاری ...... (گروپ کا کام)

جھوری دروازے پر بیٹھا تھا دھوپ کھا رہا تھا۔ بیلوں کو دیکھتے ہی دوڑا اور انھیں پیار کرنے لگا۔ بیلوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، ایک جھوری کا ہاتھ چاٹ رہا تھا دوسرا پیر۔ اس آدمی نے آکر بیلوں کی رسیاں پکڑ لیں اور بولا، ''یہ میرے بیل ہیں۔'' جھوری بولا، ''تمھارے کیسے ہیں؟'' ''میں نے نیلام میں لیے ہیں۔'' اس پر وہ آدمی زبردستی بیلوں کو لے جانے کے لیے آگے بڑھا اسی وقت موتی نے سینگ چلایا۔ وہ آدمی پیچھے ہٹا۔ موتی نے تعاقب کیا اور اسے ریلتا ہوا گاؤں کے باہر تک لے گیا اور اس کا راستہ روک کر کھڑا ہوگیا۔ وہ آدمی دور کھڑا دھمکیاں دیتا تھا، گالیاں دیتا تھا۔ پتھر پھینکتا تھا اور موتی اس کا راستہ روکے ہوئے تھا۔ گاؤں کے لوگ یہ تماشا دیکھتے تھے اور ہنستے تھے جب وہ آدمی ہار کر چلا گیا تو موتی اکڑتا ہوا لوٹ آیا۔

ذرا دیر میں ناند میں کھلی، بھوسا، چوکر، دانہ سب کچھ بھر دیا گیا۔ دونوں بیل کھانے لگے، جھوری کھڑا ان کی طرف دیکھتا اور خوش ہوتا تھا۔ اسی وقت مالکن نے آکر دونوں بیلوں کے ماتھے چوم لیے۔

- طلبا سے افسانے کے مندرجہ بالا ہر ایک پہلو پر تفصیل سے بات کریں یا افسانے کے اقتباس کے ذریعے ایک ایک مرحلہ طے کریں۔
- اساتذہ طلبا سے چار چار کے گروپ میں کام کروائیں۔ گزشتہ کام کی طرز پر مراحل طے کریں۔ یہاں سوالات کی نوعیت تبدیل کی جا رہی ہے تاکہ مناظر اور کردار پر کام کیا جاسکے۔

سوالات:

(i) اقتباس، گروپ میں پڑھیں۔ اس پر گفتگو کریں۔
(ii) اقتباس کس منظر کی جھلک دکھا رہا ہے؟ یہ جزویات نکات کی صورت میں لکھیں۔
(iii) دو بیل میں واقعاتی تسلسل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
(iv) انسانی رویّے عمر کے ساتھ تبدیل ہوتے جاتے ہیں۔ اقتباس کے کس حصے سے آپ ان کی نشاندہی کریں گے؟ ایسا کیوں ہوتا ہے؟
(v) مصنّف کے اسلوب کی خصوصیات کا جائزہ لیں۔ حوالے سے ثابت کریں۔

سبق : منظور (طاؤس، صفحہ ۳۶۔۴۱)

تدریسی مقاصد :

ادب کی صنف افسانے سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد :

انسانیت کی ترغیب دینا

نئے الفاظ :

اختصار	افاقہ	رُندھ	صعوبت	کشش	مفلوج	نقاہت	ہالہ

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کریں۔

گفت وشنید:

- طلبا کو جوڑی میں بٹھائیں اور انھیں رائے اور حقیقت کے بیانات کی چٹیں دیں۔ انھیں کہیں کہ وہ بیان پڑھیں اور بتائیں کہ وہ حقیقت پر مبنی ہے یا رائے پر۔

بیانات:

- اساتذہ کے مقابلے میں طلبا کو اسکول میں زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ رائے/حقیقت
- کسی شخص کے پاس جتنی زیادہ دولت ہوتی ہے وہ اتنی ہی کامیاب زندگی گزارتا ہے۔ رائے/حقیقت
- ایک ریستوران نے ایسی مرغیاں پیدا کرنی شروع کر دی ہیں جن کی چونچیں نہیں ہیں۔ رائے/حقیقت
- موجودہ زمانے کی موسیقی پرانے زمانے کی موسیقی جیسی مقبول نہیں ہے۔ رائے/حقیقت
- سبزی خور گوشت خوروں سے زیادہ صحت مند ہوتے ہیں۔ رائے/حقیقت
- موبائل فون دماغ کے کینسر کا سبب ہیں۔ رائے/حقیقت
- ہیرا معدنیات میں سب سے سخت ہوتا ہے۔ رائے/حقیقت
- دنیا کی بدترین جگہ قید خانہ ہے۔ رائے/حقیقت
- کرکٹ کا کھیل کاروبار کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ رائے/حقیقت
- عالم چنّا پاکستان کا قد آور ترین شخص تھا۔ رائے/حقیقت
- ماؤنٹ ایورسٹ دنیا کی بلند ترین چوٹی ہے۔ رائے/حقیقت

۲۔ طلبا کو ملائیشیا کے طیارے کی تباہی یا کسی اور بڑے حادثے سے متعلق سرکاری اور کسی اخبار کی رپورٹ پڑھنے کے لیے دیں۔ طلبا سے ان دونوں رپورٹوں سے حقائق اور رائے کی شناخت کروائیں۔

رپورٹ لکھنا:

رپورٹ سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ چیز کس قسم کی ہے یا واقعہ کیسے پیش آیا۔ یہ معلومات مرحلہ وار پیش کی جاتی ہیں۔ سادہ رپورٹ کا تعارفی پیراگراف کیا، کون، کب اور کہاں جیسے سوالات کے جوابات پر مبنی ہوتا ہے۔ یعنی کیا واقعہ رونما ہوا، کون اس کا سبب تھا، کب وقوع پذیر ہوا اور کہاں پیش آیا۔ صحافتی رپورٹ کے چھ سوالیہ حروف لازمی ہیں، کیا، کب، کہاں کیسے، کون، کیوں۔ اگر کسی واقعہ کو اس دائرہ کار کے تحت پیش کیا جائے گا۔ تو ایک جامع رپورٹ تیار ہو جائے گی۔ رپورٹ تاریخی نوعیت کے علاوہ فعل حال میں لکھی جاتی ہے۔ بیان سادہ اور حقائق واضح انداز سے پیش کیے جاتے ہیں۔ موضوع کے مطابق مخصوص ذخیرۂ الفاظ و اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔

- طلبا کو اسکول کے کسی پروگرام یا میچ کی رپورٹ لکھنے کا کام دیں۔
- طلبا کا کام گروپ میں پیش کروائیں۔ گروپ رپورٹ کے اصول کے تحت تمام رپورٹوں کا جائزہ لے اور ان شرائط پر پوری اترنے والی رپورٹ کو جماعت میں پیش کیا جائے اور اسے سافٹ بورڈ پر لگایا جائے۔

منظر نگاری:

- طلبا کو اپنے بیان میں منظر شامل کرنے کے لیے منظر نگاری کی مشق فراہم کریں۔ ہم اس سے قبل تصویر کی مدد سے منظر نگاری کی مشق بہم پہنچا چکے ہیں اب اقتباس کے ذریعے طلبا سے منظر کشی کروائیں۔

کام نمبر ۱:

وہ بہت بڑے وارڈ میں تھا جس میں اس کی طرح اور کئی مریض لوہے کی چارپائیوں پر لیٹے تھے۔ نرسیں اپنے کام میں مشغول تھیں۔ اس کے داہنے ہاتھ نو دس برس کا لڑکا کمبل میں لپٹا ہوا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ تمتما رہا تھا۔

''السّلام علیکم۔'' لڑکے نے بڑے پیار سے کہا۔

نئے مریض نے اس کے پیار بھرے لہجے سے متاثر ہو کر جواب دیا: ''وعلیکم السّلام۔'' لڑکے نے کمبل میں کروٹ بدلی: ''بھائی جان! اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟'' نئے مریض نے اختصار سے کہا: ''اللہ کا شکر ہے۔''

لڑکے کا چہرہ اور زیادہ تمتما اُٹھا، ''آپ بہت جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔ آپ کا نام کیا ہے؟''

''میرا نام!'' نئے مریض نے مسکرا کر لڑکے کی طرف برادرانہ شفقت سے دیکھا۔

''میرا نام اختر ہے۔''

''میرا نام منظور ہے۔'' یہ کہہ کر اس نے ایک دم کروٹ بدلی اور اس نرس کو پکارا جو ادھر سے گزر رہی تھی۔ ''آپا ...... آپا جان۔''

نرس رک گئی۔ منظور نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اسے سلام کیا۔ نرس قریب آئی اور اسے پیار کرکے چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد اسسٹنٹ ہاؤس سرجن آیا۔ منظور نے اس کو بھی سلام کیا، ''ڈاکٹر جی، السّلام علیکم۔''
ڈاکٹر سلام کا جواب دے کر اس کے پاس بیٹھ گیا اور دیر تک اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس سے باتیں کرتا رہا جو ہسپتال کے بارے میں تھیں۔
منظور کو اپنے وارڈ کے ہر مریض سے دلچسپی تھی۔ اس کو معلوم تھا کس کی حالت اچھی ہے اور کس کی حالت خراب ہے۔ کون آیا ہے، کون گیا ہے۔ سب نرسیں اس کی بہنیں تھیں اور سب ڈاکٹر اس کے دوست۔ مریضوں میں کوئی چچا تھا، کوئی ماموں اور کوئی بھائی۔
سب اس سے پیار کرتے تھے۔ اس کی شکل صورت معمولی تھی مگر اس میں غیر معمولی کشش تھی۔ ہر وقت اس کے چہرے پر تمتماہٹ کھیلتی رہتی جو اس کی معصومیت پر ہالے کا کام دیتی تھی۔ وہ ہر وقت خوش رہتا تھا۔ بہت زیادہ باتونی تھا مگر اختر کو، حالانکہ وہ دل کا مریض تھا اور اس مرض کے باعث بہت چڑچڑا ہوگیا تھا، اس کی یہ عادت کھلتی نہیں تھی۔

- طلبا کو جوڑی میں اقتباس میں سے جزویات کی ایک فہرست تیار کرنے کا کام دیں جن سے مصنف نے منظرکشی میں مدد لی ہے۔
- اقتباس سے ایسی کیفیات کی فہرست بنوائیں جو منظرکشی کو تقویت دیتی ہیں۔
- جوڑی کا کام دوسری جوڑی سے تبدیل کروائیں اور جائزہ لگوائیں کہ انھوں نے کون کون سی کیفیات شامل نہیں کی ہیں۔ طلبا کو ایک دوسرے کے کام سے نکات چاہئیں تو شامل کرنے دیں۔
- طلبا کو انفرادی طور پر کسی ایسی جگہ کی منظرنگاری کروائیں جس میں جزویات اور کیفیات کا موزوں استعمال کیا گیا ہو۔

گفت و شنید:

صورتحال ا:

ا۔ گروپ میں کام کریں اور اتفاقِ رائے سے اس صورتحال کا پلاٹ، نکتۂ نظر اور امدادی الفاظ کی نشاندہی کریں۔

ایک سیدھا سادا دیہاتی ایک مرتبہ سیر کے لیے شہر آیا۔ گھومتے پھرتے وہ ایک حلوائی کی دکان پر پہنچا۔ حلوائی کی دکان پر خوش رنگ مٹھائیوں کے سجے ہوئے تھال دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہوگیا۔ اس نے سوچا کہ اپنے والدین کے لیے تحفے میں مٹھائی لے جائے تو وہ ضرور خوش ہوں گے۔ چنانچہ اس نے حلوائی سے کہا کہ وہ ہر قسم کی مٹھائی ڈال کر ایک کلو مٹھائی تول دے۔ حلوائی اس کے حلیے اور بات چیت سے سمجھ گیا کہ وہ بے وقوف ہے۔ اس نے دیہاتی کو باتوں میں لگا لیا۔ باتوں باتوں میں اس نے اندازہ لگا لیا کہ وہ بہت دُور سے آیا ہے۔ حلوائی کے دل میں بے ایمانی پیدا ہوگئی اس نے تولتے ہوئے مٹھائی کم کردی۔ دیہاتی یہ دیکھ رہا تھا اس نے حلوائی سے پوچھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے؟ حلوائی نے جواب دیا کہ تم دور سے آئے ہو تمھاری سہولت کے لیے وزن کم کر دیا ہے تاکہ تمھیں زیادہ بوجھ نہ اٹھانا پڑے۔ دیہاتی یہ سن کر خاموش ہوگیا۔ جب حلوائی نے مٹھائی اس کے ہاتھ میں پکڑا

دی تو اس نے حلوائی کو پیسے ادا کر دیے۔ حلوائی نے پیسے گنے تو وہ قیمت سے کم تھے وہ بولا کہ تم نے کم پیسے دیے ہیں۔ دیہاتی نے جواب دیا، ''اس لیے کہ تمھیں رقم گننے میں مشقت نہ ہو۔'' یہ کہا اور وہاں سے چلا گیا۔ حلوائی اس کا منھ دیکھتا رہ گیا۔

صورتحال ۲ :

۲۔ گروپ میں کام کریں اور اتفاقِ رائے سے اس صورتحال کا پلاٹ، نکتۂ نظر اور امدادی الفاظ کی نشاندہی کریں۔

میں جب بھی اس رستے سے گزرتا تھا مجھے ایک بھکاری اسی چوک میں بھیک مانگتا ہوا ملتا۔ اس کے قریب ہی ایک چھوٹی بچّی ہاتھوں میں غبارے لیے عورتوں اور بچّوں کو غبارے بیچتی ملتی۔ میں اس چھوٹی بچّی کی ہمت کی داد دیے بغیر نہ رہتا۔ ایک روز مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس بھکاری کو غیرت دلاتے ہوئے کہا، ''تمھیں اس بچّی سے سبق سیکھنا چاہیے۔'' بھکاری بولا، ''اگر میں بھیک نہیں مانگوں گا تو بھوکا مر جاؤں گا۔ اس بچّی کو یہاں آئے ہوئے کچھ ہی دن ہوئے ہیں کچھ دن میں یہ بھی میری جیسی ہو جائے گی۔'' یہ سن کر وہ بچّی بولی، ''چچا میاں میں بھیک مانگنے کو لعنت سمجھتی ہوں۔ میں اسکول میں پڑھتی ہوں میری استانی مجھے محنت کرنے کا درس دیتی ہیں۔ میں نے اپنی امی سے وعدہ کیا ہے کہ میں ہمیشہ اپنی محنت کی کمائی گھر لاؤں گی۔ میرا بھائی بیمار ہے جوں ہی وہ تندرست ہو جائے گا وہ اپنا کام سنبھال لے گا۔ میں دوبارہ اسکول جانا شروع کر دوں گی۔'' بھکاری بچّی کی بات سُن کر بُرا سا منھ بنا کر وہاں سے چلا گیا۔ میں بچّی کے جواب سے بہت خوش ہوا اسے شاباش دی اور اس کے تمام غبارے خرید لیے۔

صورتحال ۳ :

- چور اُچکّے کا پرس چھین کر بھاگتے ہوئے پکڑے جانا۔
- راہ میں دل کا دورہ پڑنے والے فرد کی مدد کی کوشش کرنا۔
- تیز آندھی سے بِل بورڈ کے گرنے سے متاثر ہونا۔
- بجلی کی لوڈ شیڈنگ سے ٹریفک نظام درہم برہم ہو جانا۔
- جیتا ہوا میچ ہار جانے پر مایوس افراد کا اپنے ردِعمل کا اظہار کرنا۔
- محنت کشوں کا مل مالکان کے غیر انسانی رویّے سے دلبرداشتہ ہونا۔

- طلبا کی لکھی گئی منظر نگاری جماعت میں پیش کروائیں اور بہترین کام کو جماعت کے سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔

مکالمہ نگاری :

- طلبا کی کتاب طاؤس صفحہ ۴۰ پر بڑے ڈاکٹر اور منظور کا کردار۔
- طلبا سے کل جماعت کی شکل میں صورتحال پر گفتگو کریں۔
- طلبا کو جوڑی میں ان دونوں کرداروں کے مابین مکالمے تیار کروائیں۔

- طلبا کو مکالمہ نگاری کا ہدف دیں جس میں مکالمہ مختصر اور بامعنی ہونا ، دلچسپ ہونا اور بیان سادہ ہونا شامل ہوں۔
- طلبا کے لکھے ہوئے مکالمے سنے جائیں۔ ہدف کے مطابق جانچے جائیں۔

قواعد : اسم معروف اور اسم مجہول

وضاحت :

اسم معروف : جس فعل کا فاعل معلوم ہو وہ اسم معروف ہے۔ مثلاً :

- طارق بن زیاد نے اسپین فتح کیا۔
- محمد بن قاسم سندھ میں داخل ہوا۔
- کبیر نے سائیکل خریدی۔

ان جملوں سے معلوم ہو جاتا ہے کہ طارق بن زیاد نے فتح کیا ، محمد بن قاسم داخل ہوا ، کبیر نے خریدی۔ لہٰذا یہ معروف جملے ہیں۔

اسم مجہول : جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو وہ اسم مجہول ہوتا ہے۔ مثلاً :

- کتاب خریدی گئی۔
- سائیکل بیچ دی گئی۔
- جہاز میں سفر کیا گیا۔

ان جملوں میں فاعل معلوم نہیں ہو رہا کہ کس نے کتاب خریدی ، کس نے سائیکل بیچی اور کس نے جہاز میں سفر کیا۔ لہٰذا یہ جملے مجہول جملے ہیں۔

کام : طلبا کی کتاب طاؤس صفحہ ۴۶ پر دی گئی مشق کروائیں۔

تنقیدی جائزہ:

- طلبا کو تنقیدی مطالعہ کی مشق کروائیں تاکہ وہ ادب کی متنوع اصناف کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔

تنقیدی مطالعہ کے سات اہم نکات ہیں :

- کسی ادب پارے کے مطالعے سے اس کے بارے میں پیشگی معلومات حاصل کرنا کہ اسے کس مقصد کے لیے لکھا گیا ہے ، کس طریقے سے مرتّب کیا گیا ہے ، معلومات کیسے فراہم کی گئی ہیں۔ کس حصے سے مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ اکثر کتابوں کے اندرونی یا بیرونی سرورق پر معلومات درج ہوتی ہیں مصنف اور اس کے کام کے بارے میں مختصراً بتایا جاتا ہے۔ اس سرسری مطالعہ سے تنقیدی مطالعے کے طریقۂ کار کا تعین کریں۔
- متن کا مطالعہ کرتے ہوئے اس کے تاریخی ، سماجی اور معاشرتی پس منظر کو سمجھنا۔ سمجھ واضح کرنے کے لیے اپنے

مشاہدے اور تجربات کو متن سے ہم آہنگ کرنا۔ چونکہ تاریخی نوعیت کی تحریر ماضی سے متعلق ہوتی ہے اس لیے اسے موجودہ تناظر میں یاد رکھنا دقت طلب ہوتا ہے۔ تاہم اسے مخصوص حوالوں سے منسوب رکھ کر یاد رکھا جا سکتا ہے۔

- متن کو سمجھنے کے لیے سوالات کرنا۔ کیونکہ متن کی سمجھ کا جائزہ سوالات کے ذریعے ہی لگایا جاتا ہے لہٰذا آپ ایسے سوالات تیار کریں جو متن کے تمام پیراگرافوں سے متعلق ہوں۔ سوالات مرکزی نکتے کو ذہن میں رکھ کر تیار کیے جائیں۔ سوالات تیار کرتے وقت متن کے الفاظ کے بجائے اپنے الفاظ استعمال کریں۔
- مطالعے کے دوران ممکن ہے آپ مصنف کے خیال سے متفق نہ ہوں یا اس سے آپ کے رویے میں سخت ردِعمل پیدا ہو جائے، ممکن ہے آپ غیر شعوری طور پر اس نکتے کے بارے میں مختلف عقیدہ یا متضاد رائے رکھتے ہوں۔ اس صورت میں حاشیے پر نشان لگائیں اور اپنا نقطۂ نظر نوٹ کریں۔ مطالعے کے بعد ان نکات کا جائزہ لیں اس مطالعے سے آپ کے اپنے اور مصنّف کے نقطۂ نظر کا فرق آپ کو اپنی رائے قائم کرنے میں مدد دے گا۔
- مطالعہ کے مرکزی خیال کی نشاندہی کریں۔ ان کا خاکہ بنائیں اور ہر حصے کا خلاصہ تیار کریں۔ خاکہ بنانے کا مقصد مرکزی خیال اور معاون واقعات اور مثالوں کو الگ الگ سمجھنا ہے۔ خاکہ بناتے وقت متن کے بجائے آپ اپنے الفاظ استعمال کریں۔ مصنّفین جو دلائل قائم کرتے ہیں اسی کی توثیق کرتے ہیں تاکہ آپ اس دلیل کو تسلیم کر لیں۔ تاہم آپ کو ہر دلیل کو حقیقی نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینا چاہیے، اسے پرکھنا چاہیے۔ ہر دلیل کے دو جزو ہوتے ہیں ایک اس کا دعویٰ اور دوسرا اس کا معاون۔ دعویٰ ایک نتیجہ، ایک رائے، ایک تصور اور ایک نکتۂ نظر قائم کرتا ہے، جبکہ معاون مفروضہ، اعتقاد، حقائق، حوالے، شماریاتی جائزے اور مثالیں پیش کرتا ہے تاکہ آپ اس دلیل کو تسلیم کر لیں۔ جب آپ کسی دلیل کا جائزہ لینے لگیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ معاون عناصر اور دلائل میں مطابقت ہے۔ وہ اور ان کے دیگر اجزا ایک دوسرے کو رد تو نہیں کر رہے۔ اگر بیان ایک دوسرے کے مطابق ہے تو اسے تسلیم کیا جا سکتا ہے۔
- موضوع پر دیگر مصنّفین کے کام کا تقابلی جائزہ لینا۔ اکثر اوقات مصنّفین ایک ہی موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہیں تاہم ان کا اندازِ مختلف ہوتا ہے اور وہ اسے دوسرے پہلو سے بھی پیش کر سکتے ہیں۔ ان دونوں اندازِ تحریر کا تجزیہ کرنے سے آپ کو ایک تنقیدی جائزہ لینے میں مدد ملے گی۔ آپ جان سکیں گے کہ ایک مصنّف دوسرے سے کیوں اور کس طرح مختلف سوچ یا رائے رکھتا ہے۔
- طلبا کو کتاب میں دیے گئے مختلف اسباق اور ان کے تصورات کا تنقیدی جائزہ لینے کی گاہے بگاہے مشق کرائیں حتیٰ کہ وہ اس میں مہارت حاصل کر لیں۔

باب چہارم : سفرنامے

سبق : دہلی سے مالا بار تک (طاؤس ،صفحہ ۴۷۔۵۴)

تدریسی مقاصد :

ادب کی صنف سفرنامے اور دوسرے ممالک کی ثقافت سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

طلبا کو سیر و سیاحت کی طرف مائل کرنا۔

نئے الفاظ :

اندیشہ	تائید	تحویل	تعظیم	جزیہ	رعیت	گردش	ناگاہ

ا۔ طلبا کو جوڑی میں مندرجہ بالا الفاظ میں سے دو دو لفظ دیں اور عبارت میں استعمال سے ان کے مفہوم واضح کروائیں پھر لغوی معنی معلوم کروائیں۔

- ہر جوڑی سے اس کا کام پیش کروائیں۔
- یہ الفاظ جملوں میں استعمال کروائیں۔

گفت وشنید :

- گروپ میں سیاحتی بروشر کی تیاری پر بات چیت کروائیں۔ انھیں بتائیں کہ بروشر کی تیاری میں کیا نکات ذہن میں رکھنے چاہئیں۔

سرورق	سیاحتی منظر کی تصویر اور مختصر ترین الفاظ میں بروشر کا مقصد/عنوان
اندرونی صفحہ	مقامات کی مختصر تفصیل ، تاریخی یا معاشرتی پس منظر
سہولتیں	راستے کی رہنمائی/ قیام و طعام
ذاتی تجربات	کسی خاص مقام یا سہولت یا تفریح کا ذکر
دوسروں کی رائے	چند مقامات کے بارے میں دوسروں کی مثبت آرا
پُرکشش دعوت	کسی فرضی ریسٹورینٹ یا کمپنی کی طرف سے پیشکش

- طلبا کو بتائیں کہ بروشر کے لیے سادہ ، عام فہم اور دلچسپ مختصر جملے یا الفاظ قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ لہٰذا بروشر تیار کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اپنا مطمحِ نظر کم سے کم الفاظ میں سادگی سے بیان کیا جائے۔

سیر و سیاحت :

کام کی نوعیت : معلوماتی مواد اکٹھا کرنا...... (گروپ کا کام)

- اساتذہ طلبا کو سیر و سیاحت کی تیاری کے لیے آمادہ کریں۔ تیاری کے لیے درج ذیل اشیا درکار ہوں گی۔
  (i) اٹلس/نقشہ جات۔
  (ii) انسائیکلوپیڈیا۔
  (iii) محکمۂ سیر و سیاحت کے کتابچے۔
  (iv) ذرائع مواصلات اور نقل وحمل کی معلومات۔
  (v) سفری ڈائری۔
  (vi) کیمرا/ ڈیجیٹل وائس ریکارڈر یا دستی ٹیپ ریکارڈر۔

پہلا مرحلہ :

- طلبا کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کریں۔
- ہر گروپ کو دو دو فہرستیں تیار کرنے کو کہیں۔ (فہرست الف ، فہرست ب)
- فہرست (الف) میں منتخب علاقے کے بارے میں معلومات درج ہوں مثلاً :

موجودہ	دورانِ سفر	موازنہ	سفر سے قبل اور بعد کی معلومات
جغرافیائی حالت	....	....	....
آب و ہوا/موسم	....	....	....
مذہب/سماجی برتاؤ	....	....	....
رہائش کا بندوبست	....	....	....
خوراک کی دستیابی	....	....	....
سفری سہولتیں	....	....	....

- فہرست (ب) میں مختلف نوعیت کے سوالات تیار کریں جن سے لوگوں کے رہن سہن، روایات اور رجحانات کا اندازہ لگایا جاسکے مثلاً:

شخصیت	سوالات
کاروباری شخص	آپ کا نام/ کاروبار کیا ہے؟ کب سے یہ سلسلہ شروع کیا؟ آپ کے مسائل؟
عام شخص	آپ کا نام/ علاقہ؟ یہاں کس قسم کی تقریبات/کھیل پسند کیے جاتے ہیں؟
طالب علم/کوئی بھی شعبہ	آپ کا نام/شعبہ آپ کا نصب العین کیا ہے؟ علاقے کی ترقی؟ شخصیت کو اظہار خیال کا موقع دیں۔
محنت کش	آپ کا نام/ کام کی نوعیت۔ گزر بسر؟ معاوضہ؟ علاج و رہائش کا بندوبست؟

دوسرا مرحلہ:

- طلبا کی تیار فہرستیں دوسرے گروپ کو جائزے کے لیے دیں۔
- اب کام گروپ کو واپس کریں اور ضروری تبدیلی کا موقع دیں۔
- طلبا سے یہ فہرستیں صاف تحریر میں سفری ڈائری میں لکھوائیں۔
- یہ سفری ڈائری ہر طالب علم کی ذاتی ڈائری ہوگی اور اُن ہی کے پاس رہنی چاہیے۔
- گروپ کو مناظر کشی (تاریخی عمارات و تہوار کی تصاویر) کے لیے کیمرا استعمال کرنے کا موقع دیں۔

تیسرا مرحلہ:

- فہرست (ب) کے سوالات دستی ٹیپ ریکارڈر، ڈیجیٹل یا موبائل فون کے وائس ریکارڈر کے ذریعے محفوظ کرنے دیں۔
- طلبا کو سیاحت کے دوران فہرست (الف) اور فہرست (ب) کے مطابق نوٹ لینے کی ہدایات دیں۔
- طلبا روزمرہ کے حالات سفری ڈائری میں لکھیں۔
- سیر و سیاحت سے واپسی کے بعد طلبا سے کہیں کہ اپنی اپنی سفری ڈائری کے مطابق سیاحت کا حال ''میرا سفرنامہ'' کے عنوان سے لکھیں۔
- طلبا کے عمدہ کام کو روزنامے/سافٹ بورڈ/ اسکول میگزین میں اشاعت کے لیے پیش کریں۔

موازناتی مطالعہ:

- طلبا سے کہیں کہ 'دہلی سے مالا بار' اور 'عجائباتِ فرنگ' کا تقابلی جائزہ لیں۔ یہ سفرنامے کس دور کی نمائندگی کرتے ہیں، کیا باتیں مشترک اور کیا غیر مشترک ہیں اور زبان و بیان میں کیا فرق ہے۔ ان دونوں سفرناموں میں سے ایک ایک مثال دیں اور دیے گئے اقتباس کو تفہیمی اور موازناتی مقاصد کے لیے استعمال کریں۔

ا۔ درج ذیل اقتباس کو بغور پڑھیں اور سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

عجائباتِ فرنگ۔ یوسف کمبل پوش

کام کی نوعیت: تفہیمی ...... (شراکت کا کام)

- اساتذہ طلبا کو شراکت میں عجائباتِ فرنگ پڑھنے کے لیے دیں۔
- طلبا سے سفرنامے کا اقتباس بلند آواز سے پڑھنے کو کہیں۔

عجائباتِ فرنگ

''بعد ازاں جمعرات کے دن تیسویں تاریخ مارچ کے مہینے اٹھارہ سو چھتیس عیسوی میں جہاز پر سوار ہوکر بیت السلطنت انگلستان کو چلا۔ نام جہاز کا ''ازابیلہ'' کپتان اس کا ڈبیڈ بران (ڈیوڈ براؤن) صاحب مع اپنی بی بی کے تھا جہاز وزن میں چھ سوٹن کا کنارے گنگا پر آ لگا تھا۔ یہاں سے دریائے شور پہنچنے تک اس کی اعانت کو دھویں کا جہاز مقرر ہوا۔ تھوڑے دنوں میں اپنے زور سے ہمارے جہاز ''ازابیلہ'' کو گنگا سے کھینچ کر سمندر میں لے گیا۔ وہاں سے جہاز ہمارا چل نکلا۔ دونوں طرف گنگا کے کنارے سبزہ آبدار لہلہا رہا تھا۔ بیان میں نہیں سماتا۔ اس سبزے کو دیکھ کر دل میرا ملول ہوا کہ دیکھیے پھر کبھی آنا ہو یا نہیں۔ جمعہ کے دن اکتیسویں مارچ کے کھچرے میں پہنچ کر جہاز ٹھہرا۔ جب آدھی رات کا وقت ہوا طوفان شدید آیا۔ سبھوں کا دل گھبرایا اور جہاز ڈگمگایا مگر قدرت الٰہی سے زنجیر لنگر کی ٹوٹی۔ روح کسی ذی حیات کی قفسِ بدن سے نہ چھوٹی۔ مصرع ''رسیدہ بود بلائے دے بخیر گزشت''۔ خدا خدا کر کے تیسری اپریل کو جہاز ہمارا دریائے گنگا سے سمندر میں پہنچا۔ ہوا موافق کا بہنا شروع ہوا۔ کپتان صاحب نے بادبانوں کو کھول دیا جہاز تیر کی طرح چلا۔ نگو خدمت گار میرا تیزروی جہاز سے ڈر کر کہنے لگا۔ کپتان صاحب بادبانوں کو باندھیں نہیں تو جہاز اُلٹ جاوے گا۔ میں نے کہنا اس کا کچھ نہ سنا۔ ہراساں ہوکر جہاز میں بیٹھ گیا اور کہتا تھا کہ میں عبث اپنے تئیں یہاں لایا اگر نہ آتا یہ مصیبتیں کیوں اُٹھاتا۔ کپتان صاحب ہم سب لوگوں پر اتنی مہربانی فرماتے تھے کہ تکلیف اور مصائب جہاز کے کچھ نہ ہونے پاتے۔ ہر طرح کے کھانے پینے، میوے، دودھ، گوشت وغیرہ موجود۔ عنایت کپتان صاحب سے ابواب تکلیف ہر صورت سے مسدود تھے۔ غرض کہ ہر نہج سے آسائش تھی گھر میں یہ بات میسر نہیں آتی۔ منگل کے دن چوتھی تاریخ ہوا بند تھی ایک عجیب تماشا اور کیفیت نظر آئی ہزاروں کچھوے تیرتے ہوئے پانی پر پھرتے۔ کپتان صاحب نے جہازیوں کو حکم دیا کہ کشتی پر سوار ہوکر ان کا شکار کرو۔ جہازیوں نے بموجبِ حکم ان کے ناؤ پر سوار ہوکر آہنی کانٹوں سے کچھوؤں کو زخمی کیا۔ بعد اس کے جیسے کوئی جنگل سے بواکنڈے (بن کے کانٹے) چنتا ہے ان کو پانی سے اُٹھا کر کشتی پر رکھا اس طرح دو تین گھڑی خوب شکار کیا۔ اتنے عرصہ میں دو دو من کے چوبیس عدد کچھوؤں کو پکڑا۔ ایک امر عجیب دیکھا کہ ہر ایک کی گردن میں نیچے

ایک چھوٹی مچھلی جونک کی طرح چمٹی تھی۔ کپتان صاحب نے ہڈی چمڑے سے گوشت ان کا صاف کرواکر لوگوں کو بانٹ دیا۔ مجھے اس گوشت سے نفرت اور کراہت آئی۔ ہر چند کپتان صاحب نے اصرار کیا پر میں نے نہ کھایا۔ یہ طرفہ ماجرا تھا کہ جس روز ہوا کا چلنا موقوف ہوتا نومل کچھوؤں کا خوابِ غفلت میں آکر بیبا کانہ پانی کے اوپر آتا اس وقت جس کا جی چاہتا آسانی سے ان کو پکڑ لیتا۔

گیارھویں تاریخ جولائی کو جہاز ہمارا قریب اس پہاڑ کے پہنچا کہ قبر بونے پاٹ (نپولین بونا پارٹ) کی اس پرتھی۔ ہر چار طرف اس کے سمندر۔ جہاز سبب مخالفت ہوا کے وہاں رُکا۔ مجھے بونے پاٹ کی قبر دیکھنے کا بڑا شوق تھا۔ باوجود ان موانع کے کپتان صاحب نے جہاز کا لنگر نہ ڈالا آگے بڑھایا اس سبب سے پہاڑ کے اوپر جانے کا اتفاق نہ ہوا مگر جہاز سے صاف نظر آتا۔ جاتے جاتے سترھویں تاریخ اسٹیشن پہاڑ پر پہنچے۔ تین راتیں برابر عجب حالات دیکھے پانی سمندر کا چمکتا نظر آتا۔ میں حیران تھا کہ اس کا سبب کیا کہ پانی آگ سا چمک رہا ہے۔ طُرفہ اس پر یہ ہوا کہ ایک شعلہ جوالا آدھی رات کو جہاز کے مستول پر اوپر سے گذرا۔ کپتان صاحب سے حال چمکتے پانی کا پوچھا انھوں نے جواب دیا کہ ایک قسم کے کیڑے ہیں جب وہ پانی کے اوپر آتے ہیں پانی کا یہ حال ہوتا ہے کہ شعلہ سا چمکتا ہے۔ میرے یقین کے لیے ایک برتن میں پانی بھرلیا۔ میں نے دوربین سے بغور اس میں دیکھا ننھے ننھے کیڑے نظر آئے وہی باعث چمک پانی کے تھے۔

میں ہندوستان سے انگلستانی گرجا گھر کے دیکھنے کی آرزو رکھتا تھا وہاں جاکر دیکھا کہ بہت انگریز اور پادری بندگی کے لیے جمع تھے۔ چونکہ میں پگڑی باندھے تھا۔ اندر جانے سے رُکا۔ مگر ڈرتے ڈرتے آگے بڑھا۔ ان لوگوں کا طرز عبادت دیکھتا۔ اتنے میں نگہبان اس مکان کا ایک لکڑی ہاتھ میں لیے میرے پاس آیا اور کہا تو مرد اجنبی غیر قوم کا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے کہا بجا ہے وہ بہت مہربانی اور شفقت سے پیش آیا۔ اونچی جگہ میں جہاں بڑے بڑے امیر نامدار بیٹھے تھے مجھ کو لے جاکر بٹھلایا۔ وہاں سے حال عبادت کا خوب دیکھا۔ ایک آرگن تیس ہاتھ کا بجاتے تھے اور دھیان طرف خدا کے لگاتے اس کی آواز سننے سے میرے دل میں ہیبت سمائی خدا کی قدرت یاد آئی۔ ایک طرف لڑکے کھڑے ہوئے مرثیہ کی طرح شکریہ خدا کا گاتے۔ داہنی طرف پادری اپنی جگہ پر کھڑے بندگی بجا لاتے۔ انگریزوں کی رائے جہاں آرائے پر صد آفرین کہ مجھ اجنبی بے پہچان کو برابر اپنے بٹھایا ہرگز خیال خلاف مذہبی کا نہ فرمایا۔ مسلمانوں کی مسجد اور ہندوؤں کے بت خانہ میں سوائے اپنی قوم کے دوسرے کو جانے نہیں دیتے ہیں۔ مگر صاحبان انگریز باوصف حکومت اور اقتدار کے خیال اس کا نہیں کرتے ہیں پگڑی باندھے گرجے جانا نہایت بے ادبی طریقہ عیسائی ہے۔ میں پگڑی باندھے گیا تھا پر کسونے نہ کہا تو نے یہ کیا حرکت کی ہے جس قوم میں اتنا صبر ہووے حق تعالیٰ اسے کیونکر نہ سرفراز کرے۔

صبح ہی بیدار ہوکر میوزیم گیا وہ بھی ایک عجب دکان ہے۔ تعریف اس کی نہ یارائے زبان ہے عمارت میں

لاکھوں روپے صرف ہوئے ہوں گے۔ ہر طرح کے تحفے اور عجائبات وہاں رکھے بہت مورتیں مصر کی اور ہتھیار لڑائی کے۔ جانور، دو پائے، چار پائے قسم قسم کے رکھے ہیں۔ سب چیزیں نادر ہر ایک جا سے بہت تلاش سے لائے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے ڈوبے ہوئے مرد اور عورتیں وہاں تھیں۔ اکثر لاشیں مردوں اور عورتوں کی جو پتھر کے نیچے پانی میں ڈوبیں اور رات تک پڑی رہیں۔ گوشت سارا گل گیا۔ مگر ہڈّیاں ان کی پتھروں میں لگی وہاں نظر آئیں۔ اس طوفان میں ایک درخت دو پتھروں کے بیچ دبا تھا۔ انگریزوں نے آرے سے اسے چیرا۔ آدھا درخت نیچے کے پتھر میں لگا رہا ہے اور آدھا اوپر والے میں جما ہوا ہے میں نے ان امروں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر طوفان نوح علیہ السلام کا اعتبار کیا اور دل میں یقین لایا۔ بعد اس کے سر ایک جانور کا دیکھا کہ دگنا ہاتھی کے سر سے تھا اگلے زمانہ میں وہ جانور نکلتا اب شاید نہیں پیدا ہوتا۔ اس کو دیکھ کر قدرت خدا کی نظر آئی کہ کیسے کیسے جانور اور صورتیں بنائیں۔''

تفہیمی سوالات :

(i) مصنّف نے یہ سفر کس جہاز کے ذریعے اور کب کیا ؟

(ii) مسافروں کو جہاز میں کیا کیا سہولتیں میسر تھیں ؟

(iii) جہاز کے سفر میں مصنف کیوں خوفزدہ ہوئے؟ پھر متعجب ہوئے؟

(iv) آپ کو اس سفرنامے کے کون سے حصے دلچسپ اور نئے محسوس ہوئے؟ اپنا جواب پیراگراف میں لکھیے۔

(v) سفرنامہ بغور پڑھیں اور وہ حصے الگ چُن کر لکھیں جو قدیم طرز بیان کا پہلو رکھتے ہیں۔

(الف) مثلاً : 'کہا تو مرد اجنبی غیر قوم کا معلوم ہوتا ہے۔'

(ب) طلبا سے قدیم طرز بیان کے کوئی سے تین جُز منتخب کروا کے موجودہ رواں اُردو میں لکھنے کو کہیں۔

- طلبا کے منتخب جملے/ حصّے جماعت میں پیش کریں۔
- سفرنامہ 'عجائباتِ فرنگ' کا اقتباس اور 'دہلی سے مالابار' کا تقابلی جائزہ کروائیں۔
طلبا کو گروپ میں کام کروائیں۔ ہر گروپ کو عجائبات فرنگ کی فوٹو کاپی دیں۔

سبق : زیورخ تک (طاؤس ،صفحہ ۵۵۔۵۸)

تدریسی مقاصد :

معروف مصنف کے اندازِ بیان اور دوسرے ممالک کی ثقافت سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد :

طلبا میں شائستہ مزاح کی سمجھ پیدا کرنا۔

نئے الفاظ:

اِلتزام	پربت	تکلف	خفیف	دانستہ	مخطوطہ	مہذب	نواح

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت سے تلاش کریں۔ذخیرۂ الفاظ کا خاکہ استعمال کریں۔ (خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں)۔

گفت وشنید:

- الفاظ ومحاورات کی فہرست بنانے میں طلبا کی مدد کریں۔

بغلیں بجانا ، جنگل میں منگل، دل کا کنول کھلنا ، قلابازیاں کھانا ، گھر پھونک تماشہ دیکھنا ، ہاتھ پاؤں پھولنا ، زبردست کا ٹھینگا ، ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا ، سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا ، بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی بھلی ، بخشو بی بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا ، پیٹ پکڑ کر ہنسنا ، قلابازیاں کھانا، باچھیں کھلنا ،بتیسی گرنا ،مضحکہ خیز، قہقہہ مارنا،منہ چڑانا ، گدگدی کرنا۔

۲۔ طلبا سے کہیں کہ وہ ان الفاظ کی مدد سے ایک دلچسپ صورتحال کا خاکہ بنائیں۔

مثال: خاکہ

شام کا وقت ...... ملّا نصیر الدین کا گھر کے گرد چوکر ڈالنا ...... پڑوسی کا آنا ...... ملّا سے معاملہ پوچھنا ...... ملّا کا شیر کو بھگانے کی ترکیب بتانا ...... پڑوسی کا تعجب کرنا ...... ملا کے جواب سے پڑوسی پر ہنسی کا دورہ پڑنا۔

صورتحال :

ایک شام کو ملّا نصیر الدین کے پڑوسی نے انھیں گھر کے چاروں طرف چوکر بکھیرتے ہوئے دیکھا۔ اسے ملّا نصیر الدین کی مضحکہ خیز حرکت دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔اُس نے پوچھا،''ملّاصاحب یہ کیا معاملہ ہے! اس وقت چوکر بکھیرنے کا فائدہ؟'' ملّا نصیر الدین بولے ،''میاں شیروں کو یہاں سے بھگانے کی ترکیب لڑا رہا ہوں۔''

ملّا کا جواب سن کر پڑوسی نے قہقہہ مارا اور بولا،''حضرت! یہاں شیر کہاں!''

پڑوسی کا جواب سن کر ملانصیر الدین کی باچھیں کِھل گئیں بولے ،''وہی تو ! دیکھا تم نے شیر یہاں سے کیسے سر پر پیر رکھ کر بھاگ گئے ہیں۔'' ملّا نصیر الدین کے جواب سے پڑوسی ہنس ہنس کر دوہرا ہوگیا۔

- طلبا کے خاکے جماعت میں پیش کروائیں۔
- جماعت کے گزشتہ سبق کے لیے بنائے گئے بروشرز میں سے کسی ایک پر مزاحیہ نوٹ لکھوائیں۔ مثلاً : طعام گاہ کے تجربات ، رہائش کے مسائل ، سفر کی دِقّت یا سواری کی زبوں حالی وغیرہ۔

جیٹ لاگ

کام کی نوعیت : تحقیقی...... (شراکت کا کام)

- طلبا کو بتائیے کہ ہماری زندگی کئی عوامل سے متاثر ہوتی ہے۔ جن میں سے کچھ اندرونی عوامل ہیں اور کچھ بیرونی۔ اندرونی عوامل میں ہمارا جسم ذہن کے ذریعے ہمیں سگنل دیتا رہتا ہے کہ ہم کب کھائیں ، کب آرام کریں وغیرہ۔ بیرونی عوامل میں موسم ، دن ، رات ہم پر اثر ڈالتے ہیں۔
- جب ہم مغرب یا مشرق کے مابین سفر کرتے ہیں اور دور دراز کے فاصلے طے کرکے مختلف ممالک میں پہنچتے ہیں تو ہمارا اندرونی نظام ہمیں نیند کے سگنل دیتا ہے جبکہ بیرونی نظام 'سورج کی موجودگی' بیداری پر اُکساتی ہے۔ اس موقع پر ہمارا جسم تذبذب کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس اندرونی اور بیرونی نظام کے درمیان کشمکش ''جیٹ لاگ'' کہلاتی ہے۔
- طلبا کو ہدایات دیں کہ ان معلومات کی روشنی میں اندرونی و بیرونی نظام کے منتخب حصوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔
- طلبا کو ذہن پر اثرانداز ہونے والے عوامل پر معلوماتی و تحقیقی مضمون لکھنے کو کہیں۔
- طلبا کے کام کو آپس میں تبدیل کروائیے ، اضافہ کروائیے ، تبصرے کے ساتھ واپس کریں۔
- طلبا کو مخصوص ذخیرۂ الفاظ کی فہرست بنانے کو کہیں ، مثلاً : طب کے متعلق ، سفر کے ذرائع ، آب و ہوا وغیرہ۔ یہ فہرستیں متعلقہ طلبا کو دیں تا کہ وہ ان کے استعمال سے عبارت کو موثر بنا سکیں۔

قواعد:

اسمِ ضمیر کی حالتیں:

- جیسا کہ آپ جانتے ہیں ضمیر اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے ۔ اس کی چار حالتیں ہیں۔

  فاعلی : جب ضمیر فاعل کے بجائے استعمال ہو۔ جیسے : وہ ، اس ، تم ، تو نے ، انھوں نے

  مفعولی : جب ضمیر مفعول کے بجائے استعمال ہو۔ جیسے : مجھے ، ہمیں ، تمھیں ، انھیں

  اضافی : جب کسی چیز کا تعلق ظاہر کرے۔ جیسے : میرا ، تمھارا ، ہمارا

  مجروری : جب ضمیر مجرور کی جگہ آئے جیسے : اس پر ، مجھ پر ، ہم پر
- ورک شیٹ پر دی گئی مشق کروائیں۔

نوٹ برائے اساتذہ :

یہ اقتباسات درج ذیل مصنّفین کے ہیں:

پہلا اقتباس	دہلی سے مالابار	ابنِ بطوطہ
دوسرا اقتباس	نہرِ سوئز	مجید امجد
تیسرا اقتباس	ناصر اقبال بنام مولوی انشاء	ڈاکٹر علّامہ اقبال

اضافی کام :

- طلبا سے ''سفرنامے کا سفر'' میں دیے گئے مختلف سفرناموں کا مطالعہ کرنے اور دلچسپ اقتباسات جمع کرنے کو کہیں۔
- طلبا سے اس سفرنامے کے مختصر حالات ، تاریخ ، واقعات ، مناظر ساتھی طلبا کے لیے تیار کر کے لانے کو کہیں۔

باب پنجم : مزاح

سبق : چھلانگ (طاؤس ،صفحہ ۶۳-۶۸)

تدریسی مقاصد:

ادب میں مزاح کی اہمیت سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

طلبا میں شائستہ مزاح کی سمجھ پیدا کرنا۔

نئے الفاظ :

اعزازی	تیور	خلقت	مقتل	موقوف	وضاحت	نقوش	نووارد

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ پر ذخیرۂ الفاظ کے خاکہ کے مطابق کام کروائیں۔ (خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں)

الفاظ کا کھیل:

- تین تین طلبا کے گروپ بنائیں۔ ہر گروپ کو ایسے الفاظ دیں جنھیں الگ الگ اور ایک ساتھ بھی جملوں میں استعمال کیا جا سکتا ہو۔ دو طالبعلم الفاظ کو الگ الگ کریں اور ان کے جملے بنائیں۔ ایک طالبعلم مکمل لفظ کو اپنے جملے میں استعمال کرے۔ گروپ باری باری اپنے جملے دوسرے گروپوں کے سامنے پیش کرے۔ جو گروپ اصل مکمل لفظ شناخت کر لے تو وہ ایک پوائنٹ حاصل کر لے گا۔ اسی طریقے سے ہر گروپ کو ایک سے دو باریاں دیں اور زیادہ پوائنٹ حاصل کرنے والے گروپ کے طلبا کے نام جماعت کے سافٹ بورڈ پر لگائیں۔

الفاظ:

روشن ضمیر، دن رات ،سکھ چین ، حساب کتاب ، نازنخرہ ،منھ زور ، مستقل مزاج ، گوشہ نشین ، صحیح سلامت ، دُکھ درد ، حاضر دماغ ، مالِ غنیمت ،خوابِ غفلت ، حال چال ، سازباز۔

مثال: روشن ضمیر، روشن۔ضمیر

روشن ضمیر روشن ضمیر	عذرا کے شمعدان لے کر کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرہ روشن ہو گیا۔ نیک انسان کا ضمیر اسے کسی کے ساتھ ظلم کرنے پر چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ میرے بھائی کو اُس کے روشن ضمیر دوست کی صحبت نے نیک بنا دیا ہے۔

گفت و شنید:

- عموماً غلط فہمی کی وجہ سے ہم اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ بعض اوقات ہمیں جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے اور ہم معاملے کو بگڑنے سے بچا لیتے ہیں۔ غلط فہمی دو افراد کے درمیان پیدا ہوتی ہے جن میں سے ایک پیغام پہنچانے والا اور دوسرا پیغام وصول کرنے والا ہوتا ہے۔ اگر غلط فہمی ارادتاً پیدا نہیں کی گئی تو اسے فوری طور پر روکا جا سکتا ہے لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو یہ شدید نوعیت کے اختلاف میں بدل جاتی ہے۔ ہمیں ایسی صورتحال سے بچنا چاہیے۔ تاہم کچھ غلط فہمیاں سادہ مزاجی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہیں اور صورتحال مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔ طلبا کو ایسا واقعہ سنائیں جس سے موضوع 'غلط فہمی' کی وضاحت ہو سکے۔ پھر انھیں گروپ میں اپنا واقعہ سنانے کو کہیں۔ گروپ اپنے بہترین واقعے کا انتخاب کرے اور جماعت میں پیش کرے۔

واقعہ:

مالکن نے استری نہ ملنے پر ملازمہ کو سخت سست کہا اور استری کی قیمت اس کی تنخواہ سے کاٹنے کی دھمکی دی۔ اسی وقت پڑوسن کی بیٹی استری لے کر آ گئی اور بولی، ”آنٹی! امّی نے کہا ہے کہ آپ کا شکریہ ادا کروں اور آپ کی استری آپ کو لوٹا دوں کیونکہ ہماری استری اب ٹھیک ہوگئی ہے۔“

مالکن نے کچھ سوچتے ہوئے اسے جواب دیا، ”کوئی بات نہیں پڑوسی ہی پڑوسی کے کام آتے ہیں۔“ لڑکی کے جانے کے بعد مالکن نے ملازمہ کی طرف دیکھا اور بولی، ”یہ کب دی تھی ہم نے انھیں؟“

مطالعہ:

- طلبا کو مطالعہ کی موثر حکمت عملیوں میں مشق فراہم کریں انھیں بتائیں کہ مطالعہ سے مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے کے لیے درج ذیل حکمتِ عملیوں پر عمل کروائیں:

۱۔ **سطحی مطالعہ:** یہ صلاحیت ہمیں فوری معلومات حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ عبارت میں سے مطلوبہ معلومات کس حصے سے حاصل کی جاسکتی ہیں سطحی مطالعہ فوراً معلومات حاصل کرنے میں انتہائی کار آمد رہتا ہے۔ مثلاً ٹیلیفون ڈائریکٹری سے ہم مطلوبہ نمبر حاصل کر لیتے ہیں۔

۲۔ **سرسری مطالعہ:** یہ صلاحیت ہمیں مطالعہ کے وقت توجہ کی مشق کراتی ہے اس دوران ہم چھوٹی بڑی تمام معلومات پر نظر ڈالتے جاتے ہیں ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کون سے جملے، نکات ہمارے لیے موزوں رہیں گے یا یہ متن ہماری توقعات کے مطابق کارآمد بھی ہے یا نہیں۔ اس موقع پر ہمارا متن کے آغاز و انجام، پیراگراف کے اختتامی جملوں، شہ سرخیوں، ضمنی سرخیوں، ڈائیگرام، تصاویر اور گوشواروں کا جائزہ لینا لازمی ہوتا ہے۔

۳۔ **عمیق مطالعہ:** یہ صلاحیت ہمیں گہرائی میں مطالعہ کی مشق بہم پہنچاتی ہے۔ ہم اپنے مطلوبہ متن کو بغور پڑھتے ہیں اور نا صرف اس کے بیان کو سمجھتے ہیں بلکہ یہ بھی جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ مصنّف نے اس تصور کو واضح کرنے کے

لیے کون کون سے دلائل دیے ہیں اور یہ کہ متن کس مقصد کے تحت لکھا گیا ہے۔ کیا مصنّف نے کوئی خاص نکتۂ نظر پیش کیا ہے۔

۴۔ **اثر پزیری:** کسی مصنّف کے نکتۂ نظر سے متاثر ہونے اور اسے اختیار کرنے کے لیے کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم اسے اپنے ماحول میں اور اپنی ضرورت کے مطابق اسی وقت استعمال کرتے ہیں جب ہم اس سے مکمل طور پر متفق ہو جاتے ہیں۔

- جماعت میں مختلف اسباق، اقتباسات کا مطالعہ کرنے خصوصاً تحقیقی مضامین لکھنے، اقتباسات کا موازنہ کرنے، مصنّف کے اسلوب کی شناخت اور اس پر رائے قائم کرنے یا تنقیدی نوٹ تحریر کرنے کے لیے مطالعے کی حکمت عملیوں کی زیادہ سے زیادہ مشق کروائیں۔
- طلبا کی کتاب میں تمام اسباق کے مشقی کام مطالعہ کی مشق بہم پہنچا رہے ہیں لہٰذا مطالعہ کو محض بلند خوانی تک محدود نہ کریں۔ طلبا کی متن کی گہرائی سمجھنے اور مصنّف کی سوچ کی تہہ تک رسائی کو ممکن بنائیں۔
- سبق سے مزاح کا پہلو شناخت کروائیں۔ سبق سے ان الفاظ اور جملوں کی نشاندہی کروائیں جن سے مصنّف نے مزاح پیدا کیا ہے۔
- متن میں مزاح کی نشاندہی کے لیے معروف مصنّفین کے اقتباسات سے طلبا کو مشق فراہم کریں۔

مکالمہ نگاری:

- طلبا کو جوڑی میں مکالمہ نگاری کی ورک شیٹ دیں اور کسی ایک صورتحال پر مکالمہ لکھنے کا کام دیں۔ طلبا کے کام کو دوسری جوڑی سے تبدیل کروائیں اور ایک دوسرے کے کام کا جائزہ لینے کا موقع فراہم کریں۔
- طلبا کو ہدایات دیں: مکالمہ کرداروں کی مناسبت سے لکھا جائے اور ڈرامائی تاثر قائم کرنے کے لیے علاماتِ اوقاف، محاورات، ضرب الامثال اور تراکیب کا موزوں استعمال کیا جائے۔

تخلیقی کہانی:

کام کی نوعیت: تخلیقی کہانی لکھنا ...... (گروپ کا کام/انفرادی کام)

- اساتذہ طلبا کو آٹھ آٹھ کے گروپ میں تقسیم کریں۔ طلبا کو ہدایات دیں کہ وہ اپنے اپنے موضوع کے تحت Brain Storming کریں۔ یہ خاکہ (Web) گروپ کے تمام افراد بنالیں۔ اس کام کے لیے طلبا کو پندرہ منٹ دیں۔ پندرہ منٹ بعد طلبا کو اپنی اپنی نشست پر واپس آنے کا کہیں اور انھیں خاکے کی معلومات کو استعمال میں لاتے ہوئے کہانی لکھنے کو کہیں۔ موضوعات درج ذیل ہیں۔

☆ وہم نے جینا دُوبھر کر رکھا ہے

☆ تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

☆ بس کہ دُشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا

☆ مَرے ہوئے کو مار کر

کام کی نوعیت: تخلیقی/ مکالمہ نگاری......(گروپ کا کام)

- اساتذہ طلبا کو معاشرتی زندگی کے لیے تیار کرنے کے لیے گروپ میں کام کراتے ہوئے انھیں بتائیں کہ:
- وہ اپنے گروپ کے ساتھیوں کے سوال بغور سنیں گے۔
- اپنے گروپ کے ساتھ دیے گئے کام پر محنت کریں گے۔
- انھیں اگر سوالات پر اعتراض/ اتفاق ہے تو اعتراض/ اتفاق کُھل کر پیش کریں گے۔
- گروپ میں غیر ضروری گفتگو یا کام نہیں کریں گے۔
- کام کی رفتار کا خیال رکھیں گے (یعنی دیے گئے وقت پر کام مکمل کرنا)۔
- کام کے دوران ضرورت پڑنے پر ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔
- گروپ کے کام کو گروپ کا ہر شخص بخوبی جان چکا ہوگا۔
- اگر معلّم/معلّمہ اس دوران شامل ہوں تو اپنا کام جاری رکھیں۔ اگر ضرورت ہو تو معلّم/معلّمہ سے مدد لی جاسکتی ہے۔
- گروپ کی پیشکش کا خاص خیال رکھیں گے۔
- پیشکش سے مراد ایسا کام تیار کرکے دینا جو کسی مقام پر پیش کیا جاسکے۔ پڑھنے والے کو اس کی ترتیب سے ہی کل مضمون کی واقفیت حاصل ہوجائے۔

سبق : مہینے کی پہلی تاریخ (طاؤس ،صفحہ ۶۹۔۷۷)

تدریسی مقاصد :

معاشرتی زندگی میں مزاح کی موجودگی سے آ گاہی فراہم کرنا۔

اخلاقی مقاصد :

طلبا میں معاشرتی زندگی میں پائے جانے والے شائستہ مزاح کی سمجھ پیدا کرنا۔

نئے الفاظ :

اُدھر	اہلکار	حَبّہ	دانتا کِلکِل	دہلیز	راتب	رفع	کُھکَھ

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ پر ذخیرۂ الفاظ کے خاکہ کے مطابق کام کروائیں۔ (خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں)

۲۔ ساتھی کے ساتھ سبق میں دیے گئے ان الفاظ کی فہرست بنائیں جو اب متروک ہو چکے ہیں۔ان کے متبادل الفاظ تجویز کریں۔

گفت وشنید:

مزاح کیا ہے؟

کیا قہقہہ لگانا مزاح ہے؟ کیا مضحکہ خیز حرکات وسکنات مزاح ہیں؟ کیا لطیفہ سنانا مزاح ہے۔ مزاح کے لغوی معنی پر اتفاق رائے تو ممکن نہیں ہے کوئی اسے مضحکہ خیزی سے ملاتا ہے تو کوئی ایسی حرکت سے جو ہمارے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دے۔ ہم اپنی زندگی میں مختلف لوگوں کو کسی ایک شے یا صورتحال پر مختلف ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے دیکھتے ہیں کوئی تو کسی کے زمین پر اچانک پھسل جانے پر مسکرا کر رہ جاتا ہے تو کوئی قہقہہ لگاتا ہے تو کسی پر ہنسی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ دراصل یہ حسِ مزاح ہے بالکل اسی طرح جس طرح ہماری دیگر حسیات ہیں۔ تاہم ایک بات سے سب متفق ہیں کہ مزاح ایک ایسی صورتحال ہے جس میں خطرہ نہ ہو اور تحیر پایا جائے۔

مزاح انسانی ثقافت کا اہم حصہ ہے۔ ہم کہیں بھی چلے جائیں ہمیں اسی ملک کی ثقافت کے مطابق مذاق ، اقوال ، لطیفے اور گیت ملتے ہیں۔ ان کرداروں کا نام سنتے ہی ہمارے مزاج میں شگفتگی اور چہرے پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔ مثلاً شیخ چلّی ، ملّا نصیر الدین ، چچا چھکّن ، حاجی بغلول وغیرہ بھی ایسے ہی کردار ہیں۔

۳۔ طلبا سے ان تصاویر کے لطیفے یا محاورات بنوائیں۔

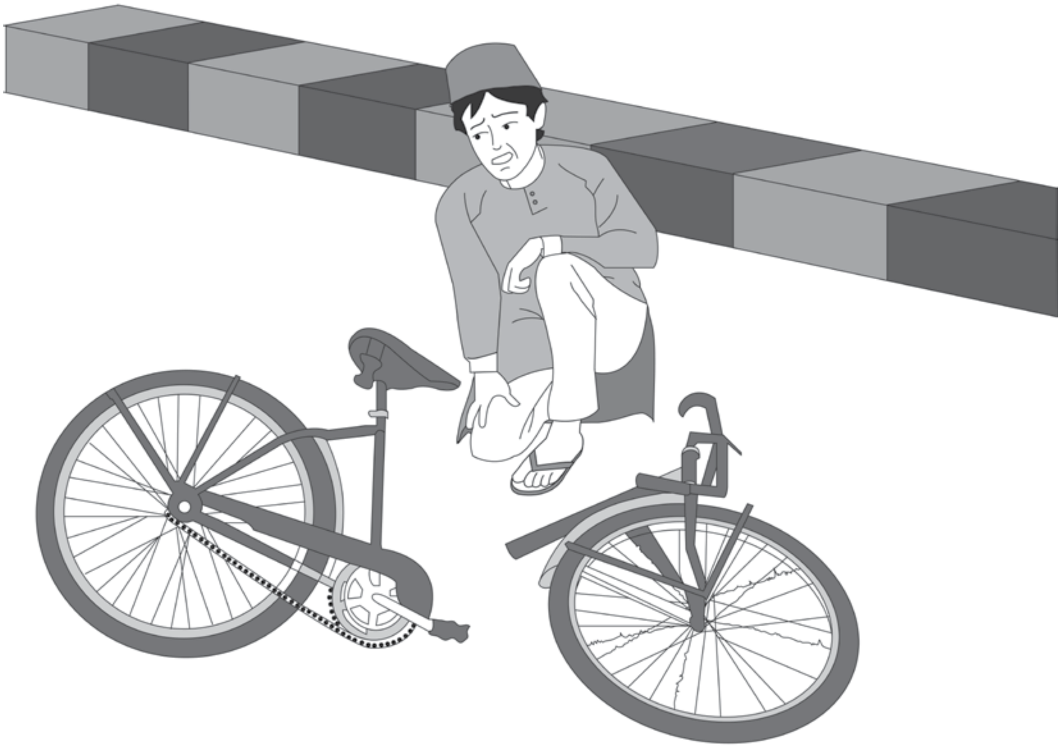

مطالعہ: (سبق کا تکنیکی جائزہ)

۴۔ طلبا کے گروپ بنائیں اور انھیں سبق 'مہینے کی پہلی تاریخ' میں سے درج ذیل کام کہانی کے حوالے سے کروائیں۔

- گروپ ۱: کہانی کے پلاٹ اور ترتیب و تنظیم (کہانی کا آغاز و انجام، واقعات کا تسلسل)
- گروپ ۲: کہانی کے کرداروں کا بیان (گھریلو ملازمین کی خصوصیات)
- گروپ ۳: اسلوب نگارش/ طنز و مزاح (بیان، مزاح کے حامل جملے، محاورے یا تراکیب)
- گروپ ۴: سبق کے قدیم تصورات کی جگہ کن جدید تصورات نے لے لی ہے۔

- طلبا کا کام جماعت میں پیش کروائیں۔
- ان معلومات کی بنیاد پر طلبا سے مصنف کے اسلوب پر نوٹ لکھوائیں۔
- گروپ میں کام کروائیں۔ طلبا کو فلیش کارڈز پر لکھی سنجیدہ صورتحال کو مزاحیہ انداز میں تبدیل کرنے کا کام دیں۔

صورتحال ۱:

ایک شخص نے اپنی شان و شوکت ظاہر کرنے کی غرض سے اپنی پگڑی میں دھجیاں ٹھونس لیں تاکہ لوگوں پر رعب پڑے اور اس کی عزت افزائی ہو۔ ایک دن ایک چور اس کی پگڑی لے کر بھاگ کھڑا ہوا کہ شاید اس نے مال اسی میں چھپایا ہوا ہے۔ وہ شخص چلایا، ''بھائی! پگڑی کھول لے یہ نا ہو کہ پچھتانا پڑے۔''

صورتحال ۲:

ایک بلڈنگ والوں نے حفاظت کی غرض سے ایک چوکیدار رکھا تاکہ جب وہ رات کو سو جائیں تو وہ پہرہ دے۔ ایک دن چوکیدار پر بھی نیند کا غلبہ ہوگیا۔ چور آئے اور ایک گھر سے سب لوٹ کر لے گئے۔ گھر لوگوں کے شور مچانے پر چوکیدار جاگا لیکن اس وقت تک چور بھاگ چکے تھے۔ لوگوں نے چوکیدار کو پکڑ لیا۔ وہ بولا، ''وہ تعداد میں زیادہ تھے۔'' لوگوں نے کہا تُو نے شور کیوں نہیں مچایا۔ وہ بولا، ''انھوں نے مجھے چیخنے چلانے سے منع کر دیا تھا۔''

صورتحال ۳:

ایک شخص خوف کے مارے تھر تھر کانپتا ہوا ایک شیخ کے گھر میں گُھس گیا۔ شیخ نے اس کے حواس باختہ ہونے کہ وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ حاکم کے کارندے بیگار کی خاطر گلی گلی سے گدھے پکڑتے پھر رہے ہیں۔ شیخ بولا، ''لیکن تو تو انسان ہے تجھے کیا فکر۔'' وہ بولا، ''حاکم کے کارندے بڑے بڑوں کو گدھا بنا دیتے ہیں اگر مجھے گدھا بنا دیا تو میں کسے ماں کہوں گا۔''

- ہر گروپ کا کام جماعت میں پیش کروائیں اور جائزہ لگوائیں کہ اصل عبارت کے بجائے اس میں کس حد تک مزاح شامل کیا گیا ہے۔ سب سے اچھے کام کو سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔

قواعد :

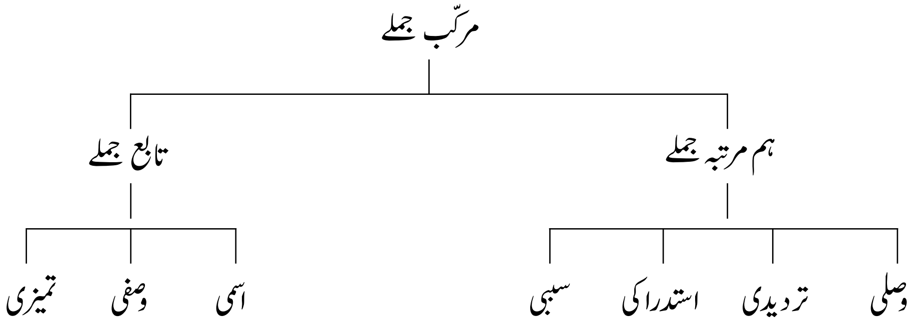

وضاحت:

- ایک ہی مفہوم کو جب دو یا دو سے زیادہ جملوں میں ملا کر بیان کیا جائے تو یہ مرکّب جملے کہلاتے ہیں ، مثلاً :
مرکّب جملے کی دو اقسام ہیں :

ا۔ ہم مرتبہ جملے:

- اس کے ایک جملے میں بات ادھوری رہ جاتی ہے اور دوسرے جملے سے اسے پورا کیا جاتا ہے ، مثلاً :
میں آیا تو وہ چلا گیا۔
اس قسم کے جملوں میں کہ ، مگر ، تو ، جو ، لیکن اور تاہم دونوں جملوں کو جوڑنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
ہم مرتبہ جملوں کی چار اقسام ہیں:

وصلی : یہ جملے آپس میں حروفِ عطف سے ملے ہوتے ہیں 'اور' یا 'پھر'۔ اگر ان میں حروف عطف کو نکال دیا جائے تب بھی یہ اپنا مفہوم پورا کر دیتے ہیں ، مثلاً :

☆ جلدی سے جاؤ اور بازار سے پھل لے آؤ۔

تردیدی : یہ جملے عموماً یا ، نہ ، ورنہ ، خواہ ، چاہے ، سے ملے ہوتے ہیں ، مثلاً :

☆ حاکم کو ہمدرد ہونا چاہیے ورنہ رعایا خوش نہیں ہوگی۔

استدراکی: ان جملوں میں باہم مقابلہ پایا جاتا ہے۔ ان کو ملانے کے لیے مگر ، بلکہ ، لیکن ، سو استعمال کیا جاتا ہے ، مثلاً :

☆ دوست ہے مگر وقت پر کام نہیں آتا۔

سببی : ایسے جملے ہیں جن میں ایک جملے کا سبب دوسرے جملے میں بیان کیا جاتا ہے ، مثلاً :

☆ چونکہ اسے بخار ہے اس لیے وہ آج اسکول سے غیر حاضر ہے۔

۲۔ تابع جملے

تابع جملوں کی تین کی اقسام :

اسمی : اس میں جملہ اسم کا کام کرتا ہے، مثلاً :

☆ کون نہیں جانتا کہ قائد اعظم بانیِ پاکستان ہیں۔

وصفی: اس میں تابع جملہ صفت کا کام دیتا ہے اور اس کا موصوف خاص جملے میں ہوتا ہے، مثلاً :

☆ انعام کے لیے ان لڑکوں کو بلایا گیا جو کھیل میں شریک تھے۔

تمیزی : تابع جملے جو خاص جملے کی خبر، کیفیت، علّت یا سبب، وقت یا مقام بتائے۔ جو، جب، جیسے، جُوں جُوں، اگر، تاہم سے شروع ہوتے ہیں، مثلاً :

☆ جیسے جیسے وہ خط پڑھتا جاتا تھا اس کا رنگ اُڑتا جاتا تھا۔

☆ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

- کام کی وضاحت کے بعد طلبا کو مرکب جملوں کی ایک ایک مثال تیار کرنے کا کام دیں۔

ہم مرتبہ جملے : ....

تابع جملے : ....

- طلبا کا کام آپس میں تبدیل کروائیں اور اس کا جائزہ لینے کا کام دیں۔

سبق : تخمِ تاثیرِ صحبت اثر (طاؤس ، صفحہ ۷۸۔۸۲)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو طنز و مزاح کی صنف سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

طلبا میں معاشرتی زندگی میں پائی جانے والی برائیوں کی سمجھ پیدا کرنا۔

نئے الفاظ :

بھنور	پیکر	تذبذب	دیدار	سرشت	فطین	مماثلت	گتھّی

۱۔ ساتھی کے ساتھ مل کر کام کریں اور مندرجہ بالا الفاظ کے مفہوم عبارت میں ان کے استعمال سے سمجھیں اور ساتھی سے اس پر بات کریں۔ مزید وضاحت درکار ہو تو ذخیرۂ الفاظ کے خاکے کے مطابق لغت استعمال کریں ۔

۲۔ ہر جوڑی کو دو دو لفظ دیں ۔ان کا کام جماعت میں پیش کروائیں۔

گفت وشنید :

اضافی محاورات :

محاورات کے فلیش کارڈ بنائیں۔ گروپ میں کام کروائیں اور ہر گروپ کو دو دو محاورے دیں۔ طلبا سے کہیں کہ وہ ان محاوروں کو طنزیہ انداز سے استعمال کریں اور جماعت میں پیش کریں۔

بھاڑ جھونکنا ، چھوٹا کام کرنا تین حرف بھیجنا ،لعنت بھیجنا چیونٹی کو پَر لگنا ،موت کے قریب آنا ہاتھ بھر کی زبان ، زبان دراز ہونا	پالا پڑنا ، واسطہ پڑنا چاٹ لگنا ، چسکا پڑنا عاقبت کے بوریے سمیٹنا ، بوڑھا ہونا، جوتیوں میں دال بٹنا ، جھگڑا ہونا	پَر پُرزے نکالنا ، حد سے بڑھنا چھوٹا منھ بڑی بات ، بڑی بات کہنا مینڈکی کو زکام ہونا ، بڑھ کر بات کرنا چھاتی پر مونگ دَلنا ،تکلیف دینا

طنز و مزاح کا مقصد کیا ہے؟

ادبی تحریر کے حوالے سے مزاح کے بارے میں طلبا کی گزشتہ معلومات کا جائزہ لیں۔ پھر آپ خود طنز و مزاح کی وضاحت کریں۔ طلبا کو بتائیں طنز و مزاح کا مقصد ہلکے پھلکے انداز میں سماجی یا معاشرتی نامناسب رویّوں یا برائیوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ ان کے بارے میں سوچ پیدا کرنا ان کے اسباب سمجھنا اور ان کا سدِّباب کرنا ہے۔ معاشرتی/اخلاقی بگاڑ کو درست کرنا ، معاشرے ہی کے صاحبِ فکر لوگوں کی ذمہ داری ہے بالکل اسی طرح جیسے کسان اپنی قیمتی فصل کے اردگرد اُگنے والی

جڑی بوٹیاں اُکھاڑ پھینکتا ہے تاکہ اس کی فصل خوب پھلے پھولے۔ اسی طرح ہمیں اپنی نسلوں کو ایک اچھا صاف ستھرا، خوف وخطر سے پاک ماحول فراہم کرنا ہے تاکہ وہ تخریبی کے بجائے تعمیری امور کی طرف مائل ہوں۔طنز ومزاح کا تعمیری مقصد اس وقت فنا ہو جاتا ہے جب یہ تکلیف دہ اور تحقیر زدہ بن جاتا ہے۔ طنز میں اصلاح کا پہلو مقدم رکھنا چاہیے اورمثبت رویّے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔مزاح میں خوف کے بجائے تحیر ہونا چاہیے۔کسی واقعہ، مشاہدے یا تجربے کو شگفتہ انداز میں تحریر کرنے یا نظم ہجو کے ذریعے پیش کرنا مزاح ہے۔ چونکہ ہر ایک کا مشاہدہ اور علم مختلف ہوتا ہے لہٰذا اس کے لیے مزاح سمجھنا بھی مختلف ہوگا۔ مزاح اپنے معاشرے کی عکاسی کرتا ہے ضروری نہیں کہ ایک معاشرے کا مزاح دوسرے معاشرے میں سمجھا یا پسند کیا جائے۔ ہاں البتہ مزاح میں ایسے مزاحیہ کردار، چٹکلے پیش کرنا جو کسی طبقے یا شعبے کی دل آزاری کا باعث ہوں شائستگی نہیں ہے۔ مزاح نگار کو لوگوں کی دل آزاری سے حتیٰ المقدور بچنا چاہیے اور دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا چاہیے۔

۳۔ طلبا کو سبق 'تخم تاثیر صحبت اثر' کا خاموش مطالعہ کرنے کا کام دیں۔ انفرادی مطالعہ کے بعد انھیں گروپ میں کام کروائیں اور مزاحیہ بیانات اور واقعات کی نشاندہی کروائیں۔ ہر گروپ سے چار بہترین بیانات/ جملے منتخب کروائیں اور جماعت میں پیش کروائیں۔

کردار کی ادائیگی:

- طلبا کے دو بڑے گروپ بنائیں اور انھیں اس سبق کی ڈرامائی ادائیگی کا کام سونپیں۔ طلبا ان کرداروں کے مکالموں اور خود مزید کرداروں کا اضافہ کر سکتے ہیں۔ تاہم انھیں یہ سمجھنا ہے کہ یہ اضافی کردار کہاں، کب اور کیسے پیش کیے جائیں گے۔ گروپ ان کی واقعاتی ترتیب وتنظیم کرے اضافی مکالمے تیار کرے۔ ڈرامائی معاونات، (شیر کا کٹ آؤٹ، بندر کا منھ، مور کی دُم) تیار کرے۔
- کردار کی ادائیگی یا اداکاری کا ہدف حقیقت کے قریب تر پیشکش کو ٹھہرائیں۔ اس کے مطابق دونوں گروپوں کے کام کو پَرکھیں۔ بہترین پیشکش کو دوسری جماعت میں پیش کروائیں۔

قواعد:

- محاورے کے لغوی معانی بات چیت کرنا ہیں۔ لیکن قواعد کی اصطلاح میں جب کئی الفاظ مصدر کے ساتھ مل کر حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال کیے جائیں تو یہ محاورہ کہلائے گا، مثلاً:
  آسمان سے باتیں کرنا یعنی بہت اونچا ہونا، اُلو بولنا یعنی سنسان اور اجاڑ جگہ وغیرہ
- لیکن اگر مصدر قسم کھانا، دھوکا کھانا، ٹھوکر کھانا میں استعمال ہوا ہے تو یہاں یہ محاورہ نہیں کہلائے گا کیونکہ یہ حقیقی معانی میں استعمال ہوا ہے۔

- روزمرّہ ایسا کلام ہے جو فصاحت اور روزمرّہ کی بول چال کے مطابق ہو اور یقین ہو کہ اہلِ زبان اسے اسی طرح استعمال کرتے تھے۔ روزمرّہ میں الفاظ حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں یعنی کیا واقعہ رونما ہوا اور اس کا سبب کون تھا، مثلاً : دس بارہ ، آئے دن ، روزبروز۔
بعض اوقات کلام قواعد کی رو سے درست ہوتا ہے تاہم روزمرّہ کے مطابق نہیں ہوتا ، مثلاً: اُس کی چشم میں درد ہے۔ روزہ مرّہ کے مطابق چشم کے بجائے آنکھ ہونا چاہیے۔
- محاورہ مجازی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جبکہ روزمرّہ حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ روزمرّہ محاورے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔
- مزید مشق کے لیے طلبا کو انفرادی طور پر ورک شیٹ حل کروائیں۔

باب ششم : ڈراما

جزو اوّل

گڑبڑ گھٹالا (طاؤس، صفحہ ۸۸۔۱۰۶)

تدریسی مقاصد:

طلبا کو ادب کی صنف ڈراما سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

طلبا میں طنز و مزاح اور معاملہ کی سمجھ پیدا کرنا۔

نئے الفاظ:

تاخیر	تخلیہ	راس آنا	سورما	سوغات	عیبی	کوچ	ممانعت

۱۔ مندرجہ بالا نئے الفاظ کی تذکیر و تانیث واضح کریں۔ ان الفاظ صفت شناخت کریں اور ان کے معنی لغت سے تلاش کر کے جملوں میں استعمال کریں۔

گفت و شنید:

- چار چار طلبا کے گروپ بنائیں۔ ہر گروپ کو پرچیوں کی ٹوکری میں سے ایک ایک پرچی اُٹھانے کو کہیں۔ گروپ ان پرچیوں پر لکھے ہوئے حروف سے الفاظ بنائے جن میں سے ایک اسم ہو۔ پھر اس اسم کے بارے میں ایک جملہ لکھے۔
- گروپ اپنا کام دوسرے گروپ سے تبدیل کرے۔ دوسرا گروپ اس جملے کے اسم کے مطابق دو صفات لکھے اور کام اگلے گروپ کو دے دے۔
- اگلا گروپ اس کام میں اضافہ کرے اور دو جملوں میں کردار کی وضاحت کرے۔ پھر یہ کام چوتھے گروپ کو سونپ دے۔
- چوتھا گروپ اس کردار کا حلیہ اور لب و لہجہ واضح کرے اور ایک دو جملے بڑھائے۔ پھر یہ کام آگے بڑھا دیا جائے حتیٰ کہ اپنے اصلی گروپ کے پاس واپس پہنچ جائے۔
- اصلی گروپ اس کام کا جائزہ لے اس میں ضروری اضافہ و ترمیم کرے اور جماعت کے سامنے پیش کرے۔

ہدایت برائے اساتذہ:

- جزو دوم گفت و شنید میں دیا گیا کام مشق کے طور پر کروائیں تاکہ طلبا کام کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور اپنا کام اعتماد سے تیار کر سکیں۔

ڈراما:

ڈراما 'ہماری تہذیب' معاشرت اور گھریلو زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ ڈرامے کے کردار، بیان کی سادگی، چاشنی، ظرافت ناظرین کی توجہ اپنی جانب مبذول کیے رہتی ہے۔ کامیاب ڈراما نگار وہی سمجھا جاتا ہے جو سادگی اور پُر کاری سے اپنا مطمحِ نظر پیش کرتا ہے۔ کرداروں میں جان ڈالنے کے لیے محاورات کا برمحل استعمال کرنا بھی ایک بڑا فن ہے۔ اُردو ڈرامے کی تاریخ میں آغا حشر کاشمیری کا نام صفِ اوّل کے ڈراما نویسوں میں آتا ہے۔ ان کے جذبات بہت گہرے ہوتے ہیں۔ محاورات اور تشبیہات استعمال کرنے میں وہ ایسی شان دکھاتے ہیں جو لکھنؤ اور دہلی کے اہلِ قلم کے ہم پلّہ ہے۔ قدیم ڈراما نگاروں میں حکیم شجاع، صالحہ عابد، انیس اعظمی اور جدید ڈرامے میں امتیاز علی تاج کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔

چونکہ ہم ڈرامے کا ابتدائی تعارف کر رہے ہیں لہٰذا ہم اس کی تفصیل میں نہیں جائیں گے البتہ ڈرامے کی پیشکش کے اہم پہلو پر توجہ مرکوز رکھیں گے۔ ہمارا بنیادی مقصد ڈرامے کی ادبی حیثیت کو زندہ رکھنا، دلچسپ اور مقبول بنانا ہے۔ ڈراما کئی مراحل سے گزرتا ہے۔ ہمیں طلبا کو مختلف ڈراما نگاروں کی تخلیقات کے تجربات فراہم کرنے چاہئیں۔ اس کا مقصد مختلف ڈراما نگاروں کے کام کا جائزہ لینے ان کے بارے میں اپنی اور دیگر طلبا کی آرا سے سیکھنے کی مشق فراہم کرنا ہے تاکہ وہ ڈرامائی تکنیک، ڈراما نگار کے تصورات اور زبان و بیان کے استعمال میں مہارت کا ادارک کر سکیں۔ ڈرامے کے جذبات، ردِعمل، نقطۂ عروج، کردار اور ماحول کو مدِّنظر رکھتے ہوئے خاکہ بنا سکیں اور مکالمے تیار کر سکیں۔ ڈرامائی ادائیگی، لب و لہجہ میں تاثر

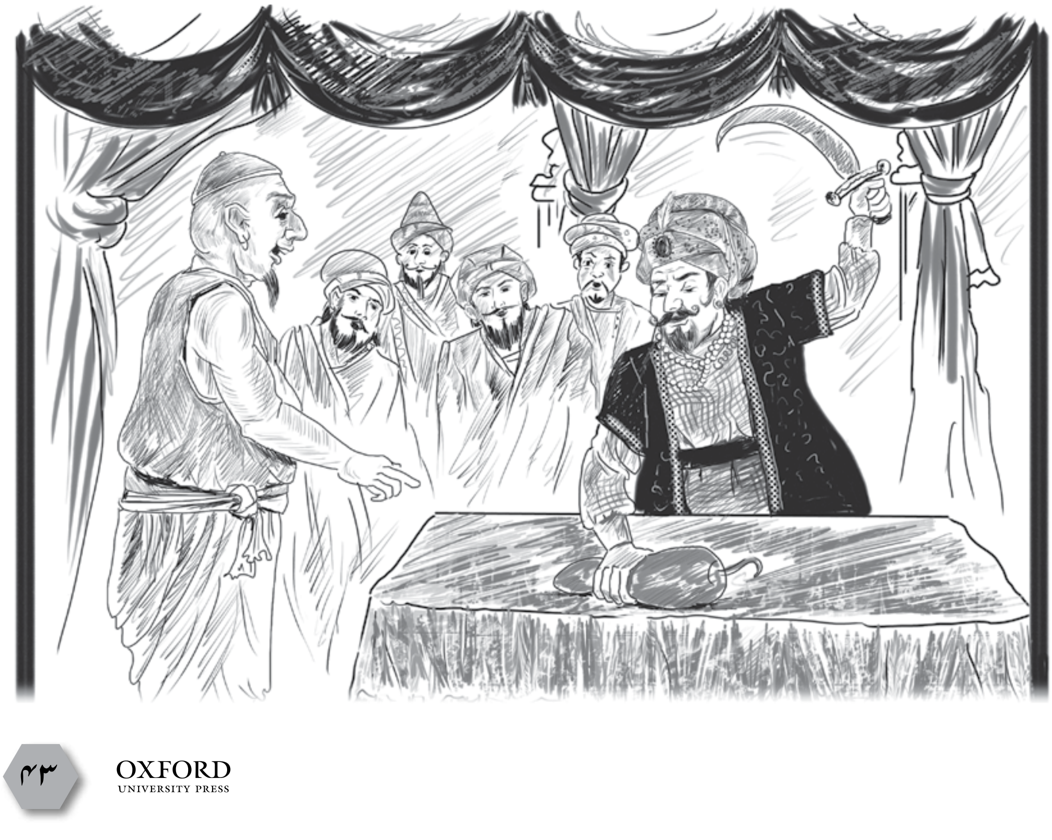

پیدا کر سکیں اور مکالمات کی ادائیگی میں مناسب وقفہ دے سکیں۔ یہ جان سکیں کہ منظر کس طرح ڈرامے کی پیشکش میں معاون ہوتا اور اسے کامیاب بناتا ہے۔ وہ اپنے اور دوسروں کے پیش کردہ ڈراموں کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔ اپنے کرداروں کو بہتر بنا سکیں، ڈرامے کا خاکہ، اسکرپٹ بناتے ہوئے نئے تصورات شامل کر سکیں اور اپنی ڈرامائی ادائیگی کو بہتر بنا سکیں۔

کام : پڑھائی

گروپ میں Jigsaw کی حکمتِ عملی کے تحت مرتکز پڑھائی کروائیں۔ ڈرامے کے پلاٹ، مسئلہ، نقطۂ عروج، زبان و بیان اور اختتام کا تنقیدی جائزہ لینے کے لیے طلبا سے کہیں۔

یہ دیکھیں کہ انیس اعظمی (مصنف) نے ڈرامے میں کہاں کیا تاثر پیدا کیا ہے، مزاح اور تحیر کیسے پیدا کیا ہے۔

کس کردار نے آپ کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے اور کیوں؟

تنقید و تبصرہ :

- طلبا سے جوڑی میں کام کروائیں اور درج ذیل نکات کے تحت ڈرامے پر تنقید و تبصرہ کروائیں۔

ڈرامے کا پلاٹ : مسئلے کی نوعیت، منظر اور متن میں کتنی مطابقت ہے۔ اندازِ بیان کیسا ہے۔

کردار و معاون کردار : ان کے مقاصد کیا ہیں، کردار کی خصوصیات کیا ہیں، کردار کا باہمی ربط کیسے قائم کیا گیا ہے۔

زبان و بیان : اندازِ بیان کیسا ہے۔ نقطۂ نظر کیسے پیش کیا گیا ہے۔ لہجہ، مکالمات کا اتار چڑھاؤ اور ادائیگی کیسی ہے۔

مرکزی خیال : مرکزی تصور کیا ہے۔ بنیادی مسئلہ کیا ہے۔

پیش کش : منظر۔ ڈرامائی تاثر۔ نقطۂ عروج۔ واقعاتی ترتیب۔ اختتام

ڈراما 'گڑ بڑ گھُٹالا' میں محاورات کا برمحل استعمال ادبی چاشنی پیدا کر رہا ہے۔

۱۔ الفاظ کا چناؤ ذومعنی ہوتا ہے۔ مشق میں لفظ کے معانی اور اس کے استعمال کی وضاحت کر دی گئی ہے اور ان کے لیے موزوں محاورات بھی تجویز کر دیے گئے ہیں۔ لفظ کے مفہوم و استعمال کو مدِّنظر رکھتے ہوئے محاورہ منتخب کریں جملے میں استعمال کریں۔

مثلاً : تو۔ مفہوم ۔ تو پھر۔ محاورہ "تُو بھی رانی میں بھی رانی کون بھرے پن گھٹ پہ پانی"

جملہ : نوشابہ نے جب سے اس گھر میں قدم رکھا ہے نازنین نے ہر کام پر سے ہاتھ اُٹھا لیا ہے۔ ایک دوسرے سے ضد لگائے بیٹھی ہیں کہ تُو بھی رانی تو میں بھی رانی کون بھرے پن گھٹ پہ پانی۔ اب بتاؤ اگر یہ یونہی اپنی بات پر اَڑی رہیں تو کام کیسے چلے گا۔

ڈرامائی پیشکش :

۲۔ طلبا کے دو بڑے گروپ بنائیں۔ ہر گروپ اپنے طور پر ڈراما تیار کرے اور جماعت میں پیش کرے۔

پلاٹ : ڈرامے کے پلاٹ، مناظر کی ترتیب، کرداروں کے آنے جانے پر تفصیلی کام کریں۔

کردار: ڈرامے کے کردار بانٹیں اور اپنے مکالمے ازبر کرلیں۔

روپ دھارنا: کردار کے مطابق روپ دھاریں۔ (کوئی ایک چیز جس سے اس کے بارے میں فوراً اندازہ ہو جائے کہ یہ مالشیا ہے تو کندھے پر رومال اور ٹوپی پہننے کا انداز عام آدمی کی نوعیت کا ہوگا۔ بادشاہ ہے تو سر پر تاج اور گلے میں ہار۔ چال ڈھال نشست وبرخاست شاہانہ ہوں گے)

ادائیگی: اسی طرح ہر کردار کے روپ پر کام کریں۔ان کے لب ولہجہ، حرکات وسکنات اور تاثرات پر خاص توجہ دیں۔ مکالمے واضح ہوں الفاظ کے درمیان مناسب فاصلہ رکھیں۔

راوی: ڈرامے کو آگے بڑھانے کے لیے راوی بنائیں جو ہر موقع پر ناظرین کو آنے والے موقع سے آگاہ کرے۔

- دوسرا گروپ ناظرین کا کردار ادا کرے اور ڈرامے کی پیشکش کا تنقیدی جائزہ لے۔
- جماعت کی دونوں پیشکشوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ڈرامائی گروپ تشکیل دیں اور اسکول کی تقریبات میں ڈراما پیش کروائیں۔

پہلے منظر کا نمونہ:

- (عیبی مالشیا لنگڑاتا ہوا، دھیمی چال سے چوروں کی طرح اسٹیج پر آتا ہے اس کی آمد کے ساتھ ساتھ روشنی بھی تیز ہوتی جاتی ہے، وہ چاروں طرف جائزہ لیتا ہے۔ اس کے چہرے پر خوشی دکھائی دے رہی ہے، اس کی ایک آنکھ مستقل دبی رہتی ہے)۔

مالشیا: (اپنے آپ سے) میں نے بادشاہ کے بارے میں سب معلوم کرلیا ہے۔

وہ عقل سے بچّہ ہے — کان کا کچّا ہے
دیکھنے میں اچّھا ہے — اور وعدہ کا سچّا ہے

- ڈرامے میں موقع کی مناسبت سے کورس شامل کریں جسے ڈرامے کی طوالت کی وجہ سے کتاب میں حذف کر دیا گیا تھا تاہم اصل لطف اسی سے ہے۔
- کورس کے لیے چار طلبا کا گروپ بنائیں۔ سولو کے لیے ان میں سے کسی کو کہیں وہ اشعار پڑھ دے۔

مالشیے کا جنّت روانہ ہونا:

(کورس اسٹیج پر داخل ہوتا ہے، ہلکی روشنی کے ساتھ موسیقی بھی شروع ہوتی ہے)

کورس
ایک کہانی بہت پرانی — سناتی تھی جس کو نانی
بہار کی یہ لوک کہانی — لوک کہانی بہت پرانی
اصل نام اس کا پرانا — کنواں ناؤ کا زمانہ
ایک کہانی بہت پرانی

قصے کو توڑ موڑ کر آگے پیچھے سے جوڑ جوڑ کر
بیچ سے تھوڑا چھوڑ چھوڑ کر سر کو اپنے پھوڑ پھوڑ کر
آگے چلتے ہیں

سولو بادشاہ کو یقین تھا ، مالشیا پہنچ چکا جنّت میں جبکہ وہ مکّار چُھپا بیٹھا ، اپنے بھائی کے گھر میں
پانچ دن بھائی کے گھر اس نے کھایا پیا آرام کیا وہاں سے بیٹھے بیٹھے اس نے وزیرِاعلیٰ کو بدنام کیا

کورس آج لوٹ رہا ہے وہ دربار میں بادشاہ بیٹھا ہے اس کے انتظار میں
پیش ہو گا وہ بادشاہ کی سرکار میں دَم نہیں ہے وزیروں کی تکرار میں
کس میں ہمّت ہے بولے انکار میں آج لوٹ رہا ہے وہ دربار میں
ایک کہانی بہت پرانی
سناتی تھی جس کو نانی

وزیرِاعلیٰ کا جنّت بھجوانا :

(پردہ اٹھتے ہی کورس اسٹیج پر گانا شروع کر دیتا ہے)

کورس گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ گڑ بڑ گُھٹالا
گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ گڑ بڑ گُھٹالا
مکّاری اس کی گھٹّی میں ہے بادشاہ اس کی مٹّھی میں ہے
مالشیا تو وہ بس کہنے کو ہے سارا شاہی محل اس کے رہنے کو ہے
دیکھو اس نے کیا کر ڈالا ...... گڑ بڑ گُھٹالا
گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ گڑ بڑ گُھٹالا

کورس گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ گڑ بڑ گُھٹالا
گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ گڑ بڑ گُھٹالا
مکّاری اس کی گھٹّی میں ہے بادشاہ اس کی مٹّھی میں ہے
مالشیا تو وہ بس کہنے کو ہے سارا شاہی محل اس کے رہنے کو ہے

چھوڑے نہیں وہ کسی کو دیّا   چاہے وہ ہو اس کا بھیّا
بات بن رہی اس کی دیکھو   چال چل رہی اس کی دیکھو
جنّت بھجوایا وزیرِ اعلیٰ کو   جیل میں ڈلوایا موٹے لالا کو
ایک ہاتھ میں تسبیح دوسرے میں گھمایا مالا کو   لڑوا دیا بھانجے سے اس کی خالہ کو
مالشیا ہے یہ گڑ بڑ گڑ بڑ گھُٹالا   گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گر بڑ
گڑ بڑ گھُٹالا

مالشیا تھا عیبی اور بہت مکّار   شاہی تخت پر بیٹھنے کو ہر دم تیار
بادشاہ جان نہ سکا کہ ہے یہ مکّار   دیکھ نہ پایا وہ بغل میں چھُپی تھی جو تلوار
لوگو! یہ دیکھو اس نے کیا کر ڈالا ......   گڑ بڑ گھُٹالا گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ
گڑ بڑ گھُٹالا

وزیر اعلیٰ کو خبر تھی ساری   دربار میں لوٹنے کی کر چکا تیاری
عیبی نے جو آتے دیکھا دل ہوا بھاری   ہوتا اگر بس میں اس کے کرتا وہ مارا ماری
وزیرِ اعلیٰ نے کر ڈالا ...... گڑ بڑ گڑ بڑ گھُٹالا   گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ
گڑ بڑ گھُٹالا

عیبی نے کھودی اوروں کی قبر   اس خبر سے تھا وہ کیوں بے خبر
کہ دفن ہو گا جلد ہی اس میں آ کر   علم ہوتا تو مر جاتا وہ گھبرا کر
دیکھنا ہاتھ اس کے کچھ بھی نہ لگ پائے گا   بوئے گا ببول تو آم کہاں سے پائے گا
پھنسا ہے کیسا ارے مار ڈالا ......   گڑ بڑ گھُٹالا گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ ، گڑ بڑ
گڑ بڑ گھُٹالا

خطوطِ غالب اور سرسیّد احمد خان (طاؤس ،صفحہ ۱۱۰۔۱۱۲)

تدریسی مقاصد :

طلبا کو معروف ادبی شخصیات کے مکاتیب سے متعارف کرانا۔

اخلاقی مقاصد :

طلبا میں ادب اور ادبی شخصیات سے لگاؤ پیدا کرنا۔

نئے الفاظ :

بلاتامل	تلقین	دانست	رحلت	سانحہ	مصمّم	مغفرت	ناساز

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ پر ذخیرۂ الفاظ کے خاکے کے مطابق کام کریں۔ (خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں)
ساتھی سے کام تبدیل کریں اور اپنے اور اس کے کام کا جائزہ لیں۔

- طلبا کو ادب کی معروف شخصیات مرزا اسد اللہ خان غالبؔ اور سرسیّد احمد خان سے متعارف کروائیں۔

تعارف : مرزا اسد اللہ خان غالبؔ

اسد اللہ خان غالبؔ (۱۷۹۶ء تا ۱۸۶۹ء) اکبر آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے فارسی اور اُردو میں مہارت حاصل کی۔ اُردو ادب میں وسیع اور متنوع خیالات کو منفرد انداز سے متعارف کروایا ہے۔ جو ایک صدی گزرنے کے بعد بھی ایسے تر وتازہ ہیں جیسے آج کی بات ہے۔ زبان و بیان کی شگفتگی ، بے ساختگی اور استعارے کے استعمال نے ان کی ادبی حیثیت کو قد آور بنا دیا ہے۔ گو اُردو نے کئی منزلیں طے کرلی ہیں تاہم آج تک کوئی غالبؔ کے پاسنگ کا نہیں ہے۔

تعارف: سرسیّد احمد خان

سرسیّد احمد خان مسلم قوم کے ایک عظیم مصلح ہیں۔ انھوں نے اس وقت مسلم قوم کو سنبھالا جب اس کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ مسلمان مایوسی ،تعصّبات اور توہمات کا شکار ہو چکے تھے۔ سرسیّد نے رسالہ تہذیب الاخلاق کے ذریعے مسلمانوں کی اصلاح شروع کی۔ سرسیّد کا ادبی اور عملی ذوق اعلیٰ تھا۔ وہ تصنیف و تالیف میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ان کے بیان میں سلاست کے ساتھ لطفِ بیان اور موضوع پر گہری نظر دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان کی تحریر کی مقبولیت کی وجہ ان کا پُرخلوص اور پُر اثر بیان تھا۔

- سرسیّد کے مکتوب کی تشریح کا کام اسی طرز پر کروائیں جیسا کہ ورک شیٹ پر غالبؔ کے مکتوب کا کام کروایا گیا ہے۔

حصّہ نظم :

حمد (طاؤس، صفحہ ۱۱۴)

تدریس مقاصد :

نظم کی صنف حمد سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

اللہ کی نعمتوں پر اس کی شکر گزاری کی تربیت دینا۔

نئے الفاظ :

آفاق	اثبات	اجرام	امکان	انوار	خلائق	عناصر	نمو

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں اور اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

۲۔ درج ذیل واحد کی جمع حمد میں سے تلاش کر کے لکھیں :

نور، اُفق، حِس، عنایت، نشان، ہدایت، عنصر، جَرم، آیت، خلق۔

گفت وشنید :

ممکنہ ترجیحی ترتیب :

(i) زمین (ii) ہوا (iii) پانی (iv) اعضا (v) غذا

(vi) حواس (vii) علم (viii) دینِ اسلام (ix) عقل (x) صحت

پہلی ترجیح زمین :

(i) زمین ہمارے رہنے کے لیے ضروری ہے۔

(ii) زمین سے ہمیں پانی اور غذا ملتی ہے۔

۳۔ طلبا کی تیار کردہ ترجیحی فہرستیں جماعت میں پیش کروائیں یا منتخب فہرستیں جماعت کے سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔

پڑھائی:

- حمد کی تحت اللفظ میں پڑھائی کروائیں تاکہ نظم اور نثر کا فرق واضح ہو جائے۔

قافیہ: نظم کے ہر دوسرے مصرعے کے آخر میں آنے والے الفاظ قافیہ کہلاتے ہیں۔

قافیے : ذات، آیات، نباتات، اشارات، اِثبات، عنایات، نشانات، ہدایات

تشریح :

پابند عناصر ہیں اُسی ذات کے تابع
فطرت میں بھی جاری ہیں ہدایاتِ الٰہی

- ان اشعار میں شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں ہمیں جو چیزیں نظر آتی ہیں وہ سب کی سب ایک ترتیب سے ایک نظام کے تحت چل رہی ہیں۔ اس نظام کی باگ ڈور اللہ واحدہٗ لاشریک کے ہاتھ میں ہے۔ اسی کی ہدایات پر تمام عناصر عمل کرتے ہیں۔ ہمیں فطرت کے تحت چلنے والے تمام نظام خواہ وہ بارش کا برسنا ہو، موسموں کا آنا جانا ہو، دن رات کی گردش ہو، فصل کا اُگنا ہو وغیرہ سب میں اللہ کی جلوہ گری نظر آتی ہے ہر شے اسی کی تابع ہے اسی کے اشاروں پر چل رہی ہے۔

اضافی : ایک معروف شعر

زندگی کیا ہے عناصر کا ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزا کا بکھر جانا

- مزید مشق کے لیے گروپ میں طلبا سے حمد کے اشعار کی تشریح کروائیں تاکہ وہ ہر شعر پر بات چیت کریں۔ اس کے مفہوم کو سمجھیں۔ پھر انفرادی طور پر اسے تحریر کریں۔ ایک دوسرے کے خیالات سے طلبا کے کام میں بہتری آجاتی ہے۔

قواعد :

تجنیس معنی :

- طلبا کو بتائیں کہ الفاظ تلفظ میں ایک جیسے معلوم ہوتے ہیں تاہم ان کے معانی جدا ہوتے ہیں اور استعمال بھی، مثلاً :

الفاظ	معانی	جملے
ادا	دینا	عمر نے قرض کی رقم ادا کر کے اپنے والد کے سر سے ایک بوجھ ہلکا کر دیا۔
	ناز، نخرہ	معصوم کی ادا سب کو بھا گئی۔
آب	چمک	چاندی کے زیورات کی آب وتاب دیر تک برقرار نہیں رہتی۔
	پانی	اس کا غم دیکھ کر میری آنکھیں بھی آبدیدہ ہوگئیں۔
کڑی	کٹھن	قائد اعظم نے یہ سبق دیا تھا کہ مسلمان کڑی آزمائش میں گھبرایا نہیں کرتا۔
	زنجیر کی کڑی	کڑی سے کڑی ملتی ہے تو زنجیر بنتی ہے۔

جملے	معانی	الفاظ
گدھے نے اپنا بار ہلکا کرنے کی نیت سے ندی میں چھلانگ لگا دی۔	بوجھ	بار
میرے بار بار منع کرنے کے باوجود وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا۔	مرتبہ	
سلیم اُٹھو جاگو! اتنا سونا ٹھیک نہیں ہے۔	نیند لینا	سونا
سونا ایک قیمتی سنہری دھات ہے۔	دھات	
سحر خیزی اچھی عادت ہے۔	صبح ہونا	سحر
اس کی سریلی آواز نے مجمع پر سحر طاری کر دیا۔	جادو	

- طلبا کی مزید مشق کے لیے تجنیس معانی کا کام کرائیں۔

نعت (طاؤس، صفحہ ۱۱۵)

تدریس مقاصد:

نظم کی صنف نعت سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد:

خاتم المرسلین حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

تفرقہ	سخن	حریف	سراسر	ظلمت	عاصی	مدحت	معدوم

۱۔ ساتھی کے ساتھ کام کریں اور ذخیرۂ الفاظ کے خاکے کے مطابق لغت استعمال کریں۔ (خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں)

گفت وشنید:

- 'کسی کی شخصیت کا اندازہ اس کی چال ڈھال سے لگانا چاہیے' آپ اس بیان سے اتفاق بھی کر سکتے ہیں اور اختلاف بھی۔ اپنے موقف کو ثابت کرنے کے لیے تین مضبوط دلائل پیش کریں۔
- فارسی کی مثل مشہور ہے کہ جب تک انسان اپنا منہ نہیں کھولتا اس کے عیب اور ہنر پوشیدہ رہتے ہیں۔ لیکن جونہی کوئی کلام کرتا ہے اس کی دانشمندی یا حماقت کا پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ انسان اسی وقت فیصلہ کر لیتا ہے کہ اس شخص سے دوستی کرنی چاہیے یا نہیں۔ انسان فطری طور پر ایک جیسے ردِعمل کا اظہار کرتا ہے ہماری چال ہماری بات چیت سے پہلے ہی ہمارے ارادے اور شخصیت کو ظاہر کر دیتی ہے۔ شخصیت کو پہچاننے کے لیے محققین نے کلیے ایجاد کیے ہیں۔
- طلبا کے مدلل بیانات جماعت میں پیش کروائیں۔
- جماعت کے بیانات کا بغور جائزہ لگوائیں اور طلبا کی تجاویز کی مدد سے موزوں ترین بیان تیار کروائیں۔

مطالعہ/ پڑھائی:

۲۔ درج ذیل سوالات کے پیشِ نظر نعت کا خاموش مطالعہ کروائیں۔

(i) شاعر نے نبی کریم ﷺ کو کس سے تشبیہ دی ہے؟

- شاعر نے نبی کریم ﷺ کو چاند اور پھول سے تشبیہ دی ہے۔ آپ ﷺ کے نورِ مبارک سے جہالت کا خاتمہ ہوا اور اس اُجڑے ہوئے باغ میں بہار آگئی۔ (طلبا کی وضاحت شامل کریں)

(ii) خدا کی میزبانی سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

- شاعر کے مطابق اللہ تعالی کی بنائی ہوئی ہر شے اس کے تصرف میں ہے وہ جسے چاہے جتنا چاہے عنایت فرماتا ہے۔ تو مالکِ کائنات کا مہمان ہونا انتہائی خوش نصیبی ہے کیونکہ وہ ان پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

- نعت کی بلند خوانی کروائیں۔

تحریر/لکھائی :

۳۔ درج ذیل سوالات کے جوابات کاپی پر تحریر کروائیں۔

(i) شاعر نے حضور پاک ﷺ کی آمد سے انسانیت کے کن فوائد کا ذکر کیا ہے؟

(ii) شاعر نے نبی کریم ﷺ کے لیے جو تشبیہات استعمال کی ہیں ان کی وضاحت کریں۔

(iii) نعت میں سے متضاد الفاظ شناخت کریں اور بتائیں کہ انھیں کن مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

تشریح:

- درج ذیل اشعار کی تشریح کروائیں۔

(الف) شفیعِ خلق سراسر خدا کی رحمت ہے
بشارت امتِ عاصی و ناتواں کے لیے

- تشریح کے لیے الفاظ کے معنی اخذ کروائیں اور شعر میں ان کے استعمال سے یہ جاننے کی مشق کروائیں کہ یہ مجازی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں یا حقیقی۔

الفاظ :

شفیع ۔گناہوں کی شفاعت کرنے والا (گناہ معاف کرنے کی سفارش)

بشارت۔خوشخبری عاصی۔گناہگار ناتواں ۔کمزور

- ان اشعار میں شاعر نبی پاک ﷺ کی صفات بیان کر رہا ہے کہ آپ ﷺ خلقِ خدا کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں آپ ﷺ اپنوں اور غیروں پر یکساں رحم فرمانے والے ہیں۔ جیسا کہ طائف کے امرا کے کہنے پر طائف کے اوباش لڑکوں نے نبی کریم ﷺ پر پتھر برسائے اور آپ ﷺ کو زخمی کر دیا۔ اس موقع پر حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام لائے کہ آپ ﷺ حکم دیں تو انھیں ان پہاڑوں سے کچل دیا جائے۔ تب بھی آپ ﷺ نے صبر اور ان پر رحم کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں کو ہدایت دے۔ اس امت کے لیے اس سے بڑھ کر کیا خوشی کی خبر ہو سکتی ہے کہ اللہ کے دربار میں جہاں کسی کو زبان کھولنے کی اجازت نہیں ہو گی ماسوائے اس کے جسے وہ اجازت دے ، نبی کریم ﷺ ہماری شفاعت فرمائیں گے۔

- مندرجہ بالا طرز پر درج ذیل اشعار کی تشریح کروائیں۔

(الف) حریفِ نعتِ پیمبر نہیں سخن حالؔی
کہاں سے لائیے اعجاز اس بیاں کے لیے

(ب) وہ گونہ گونہ مدارا وہ بات بات میں مہر
کشائشِ گرہ کینِ دشمناں کے لیے

برسات کی بہاریں (طاؤس ،صفحہ ۱۱۶۔۱۱۷)

تدریس مقاصد :

طلبا کو موضوعاتی نظم سے آگہی بہم پہنچانا۔

اخلاقی مقاصد :

مناظرِ فطرت سے لطف اندوز ہونے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ :

تاب	پکھیرو	پنکھ	خط	جھجھاوٹ	دھج	لہلہاہٹ	نوبت

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے مفہوم نظم میں ان کے استعمال سے سمجھیں اور اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

گفت وشنید:

- شاعر نظیؔر اکبر آبادی کے کلام اور حالاتِ زندگی سے آپ نے ان کے بارے میں کیا رائے قائم کی؟ ساتھی کو بتائیں۔
- طلبا کی آرا سنیں اور ان سے اس رائے پر وضاحت کروائیں۔
- انسان کی فطرت میں تبدیلی کا عنصر غالب رہتا ہے۔ تاہم انسان جذبات سے عاری نہیں ہوسکتا ۔فطرت کا حسن، موسموں کی بہاریں ہر امیر غریب کو اپنی جانب کھینچ لیتی ہیں۔کسی ایسے منظر کو بیان کریں جس نے آپ کا دل موہ لیا ہو۔(گروپ کا کام)
- گروپ کا بہترین منظر منتخب کریں اور اسے چارٹ پر لکھ کر جماعت میں پیش کریں۔

پڑھائی/مطالعہ

نظیؔر اکبر آبادی عوامی شخص تھے ان کی زبان میں عوامی رنگ جھلکتا ہے ،مثلاً : جھلملانا کو جھجھاوٹ اور لہلہانا کو لہلہاہٹ ایک طرف منظر کو دلفریبی کے لیے استعمال کیے ہیں تو دوسری طرف عام آدمی کی سمجھ کو بھی پیشِ نظر رکھا ہے۔

- انھوں نے اسمِ صوت کو انتہائی خوبی سے اشعار میں شامل کیا ہے۔پرندوں کی آوازیں ان کے وسیع مشاہدے کی غمازی کرتی ہیں۔
- متروک الفاظ : کنے (جن کے پاس) یاں (یہاں) ، واں (وہاں) ،نوبت (شادیانہ بجنا)

معمّا: غضب ۔رحم ، راحت ۔رنج ، دانا ۔نادان ، سکھ ۔دکھ ، نقصان ۔نفع ، گل ۔خار

اسم : قلم ،کتاب ، ہرن ، دال ،شمع

مضمون نویسی :

- طلبا کی مدد سے بورڈ پر موضوع 'جاڑے کی وہ ٹھٹھرتی ہوئی رات......' کے حوالے سے الفاظ کا جال بنائیں۔
- منظر کی مناسبت سے کیفیات ، خدشات ،توہمات ، محاورات اور استعارے غرضیکہ ممکنہ حد تک عمدہ ذخیرۂ الفاظ بورڈ پر لے آئیں۔
- طلبا کو کہیں کہ وہ ان میں سے اپنی ضرورت کے مطابق الفاظ استعمال کریں۔طلبا اپنا ذخیرۂ الفاظ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔
- مضمون میں معاشرے کے دونوں طبقات کی سوچ اور کیفیات کو شامل رکھیں جیسا کہ نظیؔر اکبر آبادی نے اپنے کلام میں پیش کیا ہے۔
- ابتدائی مسودے پر ساتھی کی رائے لیں پھر ضروری ترمیم یا اضافے کے بعد مضمون خوش خط لکھیں۔

چکّر ہے پاؤں میں (طاؤس، صفحہ ۱۱۸)

تدریس مقاصد:

انسانی کیفیات کو نظم میں بیان کرنے سے متعارف کرانا۔

اخلاقی مقاصد:

انسان کو خودی کی پہچان کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

بشر	خامی	ستمگری	سخن	سودا	شر	نشتر	ہنر

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت میں سے تلاش کریں اور ذخیرۂ الفاظ کے خاکے کے مطابق کام کریں۔ (خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں)

گفت وشنید: (سمعی)

- شاعر حفیظ جالندھری کے حالاتِ زندگی سنائیں اور اہم نکات نوٹ کروائیں۔
- طلبا کو لیکچر یا بیان سن کر نوٹ کرنے کی مشق کروائیں۔ شاعر پر لکھا ہوا نوٹ موزوں وقفوں سے تین بار پڑھیں۔ پہلی پڑھائی پر انھیں صرف سننے کی ہدایت دیں۔ دوسری پڑھائی قدرے وقفے سے کریں۔ تیسری پڑھائی پر انھیں اپنے کام کو درست کرنے دیں۔
- ساتھی کے ساتھ کام تبدیل کروائیں اور دیکھیں کہ انھوں نے کون سے نکات شامل کیے ہیں اور کیا کچھ ادھورا رہ گیا ہے۔
- طلبا کی جوڑیاں بنائیں اور شاعر کے کلام سے ان کے اسلوب کی شناخت کروائیں۔ کن اشعار سے برجستگی، سادگی، روانی اور نغمگی جھلکتی ہے۔

  کسان اُٹھ کھڑے ہوئے   مویشیوں کو لے چلے
- شاعر کا اسلوب، ورک شیٹ حل کروائیں۔

حفیظ جالندھری:

حفیظ جالندھری نظم کے میدان میں اپنے اوّلین کلام ''نغمہ زار'' کے حوالے سے سرفہرست ہیں۔ شاعری کا آغاز لڑکپن سے ہی کر دیا تھا اور اپنے شوق کی بنا پر اُردو اور فارسی میں کافی دسترس حاصل کر لی تھی۔ وہ غلام قادر گرامی کے شاگرد تھے جو اپنے عہد کے ممتاز شعرا میں سے تھے اور دربار سے منسلک تھے۔ حفیظ جالندھری نے اپنے کلام

سے لاہور اور ہندوستان کے ادبی حلقوں میں دھوم مچا رکھی تھی۔ ان کی نظمیں فطرت کی شاندار عکاس تھیں یوں محسوس ہوتا تھا کہ قدرت کی رنگینیاں تصویر بن کر آنکھوں کے سامنے اُتر آئی ہیں۔ ان کی شاعری میں موسیقی، لطافت اور نزاکت پائی جاتی ہے۔

''ساون رت، گھنگھور گھٹاؤں میں کھیلتی بجلی، موروں کی جھنکار، پپیہوں کی پکار، برسات کی ٹھنڈی ہوا...... جب اس کا دل بھر آتا ہے تو وہ آنسو بہا دیتا ہے۔ جب اس کے دل میں ایک ہوک اُٹھتی ہے تو وہ اُونچے سُروں میں الاپتا ہے اور سننے والوں کا کلیجہ مسل دیتا ہے۔'' یہ احمد شاہ بخاری پطرس کا خراج تحسین تھا شاعر کے نام۔

بقول ڈاکٹر تاثیر، حفیظ نے جو کچھ لکھا وہ فن اور نفسِ مضمون کے اعتبار سے بلند تر اور پختہ تر ہے۔ متانت، تخیّل اور لطافت الفاظ اس طرح یکجا ہوئے ہیں کہ ادبیات میں ان کو مقام جاودانی عطا کیا۔

حفیظ جالندھری کے کلام میں چاشنی اور الفاظ و معنی میں گہرائی تھی وہ فطری شاعری کے حوالے سے اپنی مثال آپ تھے۔ ادبی روایات کے بجائے محض اپنے حواسِ خمسہ کی پیروی کرتے تھے۔ تشبیہ اور استعارے کو اچھوتے انداز سے نظم میں سموتے۔ ایک ہی مضمون میں تنوع اور تازگی پیدا کر دیتے۔ سطحی مناظر کو عمیق جذبات سے ہم آہنگ کر دیتے تھے۔ مناظر قدرت کو اپنے مقامی رنگ میں پیش کرتے۔ پنجاب کی دیہی زندگی کی تصویر کشی انتہائی دلکش انداز میں کی۔

پہلا کلام ۱۹۲۴ء میں 'نغمہ زار' کے نام سے شائع ہوا۔ نظم سے غزل کی طرف رواں ہوئے 'سوز و ساز' اور 'تلخابہ شیریں'، 'چراغِ سحر' اور 'مجموعۂ غزلیات ونظمیات' پر ماحول کا اثر صاف نمایاں ہے۔ پاکستان کی تحریک میں تعمیر تک تمام مراحل میں شریک ِسفر رہے۔ شاعری کے ہر میدان یعنی غزل، نظم، گیت اور ترانہ میں قلم آزمائی کی اور پاکستان بننے کے بعد وطن کے نام قومی ترانہ لکھا۔

انفرادی کام:

(i) نظم کا موضوع کیا ہے؟

(ii) شاعر نے موضوع کو کس انداز سے بیان کیا ہے؟

(iii) شاعر کا بیان کیسا ہے؟

نوحہ (طاؤس، صفحہ ۱۱۹)

تدریس مقاصد :

انسانی کیفیت کو نظم میں بیان کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا۔

نئے الفاظ :

اعزاز	چاک	دمکتا	شباب	شکوہ	عہد	مان	مایوس

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے مفہوم اشعار میں ان کے استعمال سے اخذ کریں اور اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

۲۔ مندرجہ بالا الفاظ میں سے تجنیس معانی کی وضاحت کروائیں۔

چاک۔ پھٹا ہوا   چاک ۔ بورڈ پر لکھنے والا چاک

عہد ۔ دور   عہد ۔ وعدہ

مان ۔ راضی ہونا   مان ۔ فخر کرنا

گفت وشنید : (سمعی)

- شاعر فیض احمد فیضؔ کے حالاتِ زندگی پر نوٹ سن کر لکھنے کی مشق کروائیں۔
- گزشتہ سبق کی طرح یہاں بھی سمعی حس کی مشق مہیا کریں۔ دیا گیا نوٹ تین مرتبہ ایسے پڑھیں کہ طلبا کو اسے سمجھنے اور نوٹ کرنے کی تربیت حاصل ہو جائے۔
- طلبا کو جوڑی میں شاعر کے حالاتِ زندگی سے اہم نکات اخذ کرنے کا کام دیں۔
- مختلف جوڑیوں سے ان کے تحریر کردہ نکات سنیں۔
- شاعر کے اسلوب کی وضاحت ’ نوحہ‘ کو سامنے رکھتے ہوئے کروائیں۔
- طلبا سے فیض احمد فیضؔ کی نظم منگوائیں اور اس پر گروپ میں کام کروائیں۔

فیض احمد فیضؔ (۱۹۱۱ء۔ ۱۹۸۴ء)

فیض احمد فیضؔ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد خان بہادر سلطان محمد خان بیرسٹر تھے۔ فیضؔ نے ابتدائی تعلیم مولوی ابراہیم میر اور عربی اور فارسی کی تعلیم شمس العلماء میر سیّد حسن اور اُردو کی تعلیم یوسف سلیم چشتی سے پائی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے انگریزی کیا۔ احمد شاہ بخاری پطرس، صوفی تبسم اور مولوی محمد شفیع جیسے

نامی گرامی اساتذہ کے زیرِ سایہ تعلیم مکمل کی۔ ادبی ماحول ڈاکٹر تاثیر، مولانا سالک، مولانا چراغ حسن حسرتؔ، پنڈت ہری چند اخترؔ کی تدریس سے پایا۔ مختلف پیشے اختیار کیے، کئی ادبی رسالے نکالے، محنت کشوں کی تحریکوں کی نمائندگی کی، مختلف الزامات کے تحت گرفتار بھی ہوئے۔

مشرقِ وسطیٰ کے کئی ممالک کی سیاحت کی۔ زندگی کے مختلف تجربات سے گزرے اپنی پہچان بنا گئے۔ ان کے شعری کلام کے کئی مجموعے شائع ہوئے ہیں اور انھوں نے کئی نثری مجموعے بھی تصنیف کیے۔ شاعری میں گہرائی، روانی، نغمگی اور لطافت ہے۔ فکر انگیزی سے موضوع کو پُر تاثیر بنا لیتے تھے۔ قاری کی توجہ اور تاثیرِ کلام میں کمی نہ آنے دیتے تھے۔ نثری مضامین بیان کرتے ہوئے برجستگی اور قادر الکلامی کا ثبوت دیتے ہیں۔ موضوع کے ہر گوشے پر مکمل گرفت رکھتے ہیں۔ الفاظ کے استعمال پر مکمل عبور حاصل ہے۔ زبانوں، ثقافتوں، ممالک اور حالات کے تجربات نے ان کی تحریر کو پُرجوش، پُرعمل اور منفرد بنا رکھا ہے۔

شکوہ، جوابِ شکوہ (طاؤس، صفحہ ۱۲۳۔۱۲۰)

تدریس مقاصد:

انسانی کیفیت کو نظم میں بیان کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا۔

نئے الفاظ:

خُوگر	راہرو	زیاں کار	شیوہ	گردوں	گِل	لبِ جو	منفعت

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ پر جوڑی میں کام کریں اور لغت کی مدد سے ذخیرۂ الفاظ کا خاکہ پر کریں۔ (خاکہ صفحہ ۱۲۴ پر دیکھیں) ہر جوڑی دو الفاظ پر کام کرے۔

- جوڑی کا کام تبدیل کروائیں اور اس کا جائزہ لگوائیں حتیٰ کہ ہر جوڑی کے پاس تمام الفاظ کا کام پہنچ جائے۔
- بہترین کام کو جماعت کے سامنے پیش کروائیں۔

گفت وشنید:

- علّامہ اقبال مفکرِ پاکستان ہیں۔ طلبا کو گروپ میں علامہ اقبال کی مختلف فکر انگیز نظموں کا انتخاب کرنے کا کام دیں۔ اس سلسلے میں انھیں اسکول کی لائبریری یا انٹرنیٹ استعمال کرنے کا موقع فراہم کریں۔
- 'اقبال کا پیغام' کے عنوان سے ایک تقریر تیار کروائیں۔ یہ تقریر تین منٹ سے زیادہ نہ ہو۔
- ہر گروپ کی تقریر جماعت میں پیش کروائیں۔
- بہترین تقریر کو اسکول کی اسمبلی میں پیش کروائیں۔

گفت وشنید: (سمعی)

- علّامہ اقبال کے حالاتِ زندگی طلبا کو سنائیں اور اہم نکات نوٹ کروائیں۔
- طلبا کو گزشتہ اسباق کی طرح سمعی مشق کرائیں۔ شاعر کے حالات تین مرتبہ مناسب وقفوں سے سنائیں۔ نوٹ کروائیں اور جوڑی میں ان کے اہم نکات تحریر کروائیں۔
- علّامہ اقبال کے فلسفۂ حیات سے متعارف کرائیں۔ (ورک شیٹ)
- شاعر نے اس نظم میں کیا فلسفۂ حیات پیش کیا ہے؟
- علّامہ اقبال کے اسلوب پر کام کروائیں۔ (ورک شیٹ)

علّامہ اقبال:

اقبال نے اُردو شاعری میں ایک نئی روح پھونکی جس کی بدولت غالبؔ کا تخیل اور نرالا انداز دوبارہ وجود میں آ گیا۔ آغاز میں اقبال، داغؔ سے متاثر تھے۔ قدیم انداز کی شاعری بھی کرتے رہے دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ پیش کرتے، کبھی گل و شمع سے مخاطب ہوتے۔ کلام کے ارتقا کے ساتھ ساتھ وہ جذبۂ حب الوطنی اور مناظر قدرت کے ساتھ ساتھ تخیل کی پرواز پر گامزن ہوگئے۔ غزل میں فکر کا پہلو نمایاں ہے اور نظم سبق آموز ہے۔ وہ فلسفی شاعر کہلاتے ہیں۔ اقبال حرکت کو زندگی اور جمود کو موت قرار دیتے ہیں۔

جنبش سے زندگی ہے جہاں کی
یہ رسم قدیم ہے یہاں کی

ان کی نظم ''بلادِ اسلامیہ'' سے ان کی شاعری کا مذہبی پہلو اُجاگر ہوا۔ وہ مسلمانوں کو ان کے اسلاف کے کارناموں سے آگاہ کرتے کہیں شکوہ اور جوابِ شکوہ سے داد و فریاد کرتے، اپنے جذبات کو مختلف رنگوں میں پیش کر کے نوجوانوں کو عزم و حوصلہ دیتے نظر آتے ہیں۔ اقبال احکام نبوی ﷺ میں نجات کا رستہ دکھاتے ملتے ہیں۔ ان کے نظریات و تصورات حوصلہ مندی، جرأت آموزی، یقین محکم اور عمل پیہم کا سبق دیتے ہیں۔

اقبال اُردو، فارسی، عربی اور انگریزی پر دسترس رکھتے تھے۔ تکلف اور خلوص سے اپنے بیان کو ممتاز بناتے ہیں۔ ان کا تعلق اس دور سے ہے جب دونوں دبستان باہم ایک ہوچکے تھے اور اشعار کو موزوں کرنے اور تکلف کے بیان کے ساتھ جذبات کی عکاسی بھی شامل کی جا رہی تھی۔ اقبال نے آغاز میں انہی موضوعات کو اپنایا جو قدیم شاعری کا رواج تھا تاہم وقت کے اثرات سے شاعر محفوظ نہیں رہتا۔ ان پر بھی حالات اثرانداز ہوئے۔ مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت نے انھیں خودی کو بلند کرنے پر مائل کیا۔ وہ مسلمانوں کی حالت سے خوش نہیں تھے لیکن نوجوانوں سے بہت توقعات رکھتے تھے۔ اس لیے اپنے فکری اشعار سے انھیں حوصلہ دیتے نظر آتے ہیں۔ ان کی اسی سوچ نے انھیں اپنے ہم عصر شعرا میں ممتاز کر دیا۔ انھوں نے کئی تراکیب استعمال کیں۔ ان کے بیان میں گہرائی اور گیرائی پائی جاتی ہے۔ اس رباعی میں نوجوانوں کے لیے دعا گو ہیں کہ:

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پَر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

تشریح:

- ''شکوہ'' اور ''جوابِ شکوہ'' کے ہر بند کی تشریح کروائیں۔

شکوہ ......نمونے کی تشریح :

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں　　فکرِ فردا نہ کروں ، محو غمِ دوش رہوں
نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں　　ہمنوا! میں بھی کوئی گُل ہوں کہ خاموش رہوں

جرأت آموز مری تابِ سخن ہے مجھ کو
شکوہ اللہ سے' خاکم بدہن 'ہے مجھ کو

الفاظ: زیاں۔نقصان ، سود دو چند۔ فائدہ ، فردا۔آنے والا کل ،
دوش۔کندھے ، خاکم بدہن۔منھ میں خاک ، (گستاخانہ کلام)

پس منظر:

شاعر کے کلام میں شکوہ شکایت کا عنصر پایا جاتا ہے۔ اس کی وجہ مسلمانوں کی حالتِ زار ہے جس پر شاعر کا دل کڑھتا ہے وہ مسلمانوں کو ان کا شاندار ماضی اور اللہ کی عنایات یاد دلا رہے ہیں۔ مایوسی کی دلدل سے نکالنے کے لیے اللہ سے ہم کلام ہونے کی جرأت کر رہے ہیں اور ساتھ ہی اپنی گستاخی کا ادراک بھی رکھتے ہیں کیونکہ انھیں اپنے پروردگار پر بڑا مان ہے۔

تشریح :

شاعر کہتے ہیں کہ میں کیوں اپنے فائدہ کو نظر انداز کر دوں میں کیوں اپنے مستقبل کی فکر نہ کروں۔ میں اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیوں کروں۔میں اپنے شاندار ماضی کے غم میں کیوں ڈوبا رہوں۔ میں کیوں بلبل کے نغمے سنوں اور اپنی آواز نہ اٹھاؤں ، میں کوئی پھول ہوں جس پر بلبل آکر آہ وزاری کرتی رہے تو وہ خاموشی سے اس کی دکھ بھری داستان سنتا رہتا ہے۔ میں تو اپنی بات ضرور کہوں گا۔ میں اپنا دل کھول کر رکھ دوں گا اور میرے منھ میں خاک میں نے بہت جرأت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے سوال کیا ہے لیکن یہ جرأت اس بے قراری کا نتیجہ ہے جو میری مسلسل ناکامیوں نے مجھ میں پیدا کر دی ہے ورنہ میری کیا مجال کہ میں کوئی حرفِ شکایت زبان پر لا سکوں۔

جوابِ شکوہ ......نمونے کی تشریح :

عقل ہے تیری سِپَر عشق ہے شمشیر ترِی　　مرے درویش! خلافت ہی جہانگیر ترِی
ما سوا اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر ترِی　　تُو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر ترِی

کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

الفاظ: سِپَر۔ڈھال ، شمشیر۔تلوار ، تقدیر۔قسمت ، لوح۔تختی

پس منظر :

’شکوہ‘ میں اقبال نے مسلمانوں کو ان کے شاندار ماضی اور کارناموں کی یاد تازہ کی ہے اور ’جوابِ شکوہ‘ میں خدا نے مسلمانوں کے جواب میں جو کہا وہ بیان کیا ہے۔ یہ شاعرانہ تصور ہے جو شاعر نے مسلمانوں کو احساس دلانے کے لیے کیا ہے کہ ان کے بزرگوں کے کارنامے اس وجہ سے تھے کہ وہ اللہ کے بنائے ہوئے دین پر قائم تھے اور اس پر مکمل بھروسہ رکھتے تھے۔ مسلمانوں نے دین سے منھ موڑا تو ہر طرف سے مخالفت کی یلغار ہوگئی۔ وہ کمزور ہوتے گئے اور اپنی شان کھو بیٹھے۔ آخری بند میں شاعر نے مسلمانوں کو حوصلہ دلایا ہے کہ اگر وہ حضرت محمد ﷺ سے وفادار رہیں گے تو کامیابی ان کے قدم چومے گی۔

تشریح :

ان اشعار میں مسلمانوں کو ان کی حقیقت بتائی گئی ہے کہ عشق تیری تلوار اور عقل تیری ڈھال ہے۔ تیری نعرۂ تکبیر سب کے لیے آگ کی مانند ہے جو غیر اللہ کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے اور تجھ میں نیا حوصلہ نیا ولولہ پیدا کر دیتی ہے۔ جب تیری صفات درویشانہ ہو جاتی ہیں تجھے دنیاداری ریا کاری سے کوئی غرض نہیں رہتی تب تمام منزلیں تجھ پر آسان ہو جاتی ہیں۔ تیری تدبیر، حکمتِ عملی تیرا خلوص تیری قسمت بدل دیتا ہے۔ اس دنیا میں تیری کامیابی کی ایک ہی شرط ہے کہ ہمارے پیغمبر سے وفادار رہ، ان کی تعلیمات پر عمل کر۔ اس وفاداری کے صلے میں دنیا کی کامیابیاں تو معمولی چیز ہیں ہم لوح وقلم بھی تجھے دینے کو تیار ہیں۔ یعنی تیری تقدیر کو بدل دیں گے۔ کوشش سے تقدیر بدل جاتی ہے۔

پراجیکٹ اخبار بنانا : (گروپ کا کام)

- اسے اخبار کا ادبی خاص نمبر کے طور پر تیار کروائیں۔
- طلبا کو ایک مخصوص دور کی مختلف نظمیں، غزلیں اور شاعرانہ کلام لانے کا کام دیں۔
- اس دور کے حوالے سے معاشرتی مسائل اور ان کے حل کی شعرا کی کوششوں پر معلومات اکٹھی کریں۔
- اس دور میں ہونے والے مشاعرے کی رپورٹ، شاعر کے کلام پر تنقیدی مضمون۔
- معروف شاعر کا انٹرویو۔
- اداریہ (ادب کے حوالے سے)
- شعرا کی تصاویر وغیرہ شامل کریں۔ شعری مجموعے، ادبی کتب و رسائل کے بارے میں اشتہار تیار کروائیں۔
- اس دور کے طلبا کے خطوط اخبار کے نام۔ (دلچسپ)
- غرضیکہ اخبار کو جاذبِ نظر اور معلوماتی بنائیں۔ طلبا کو اس کام کے لیے وقت دیں۔ انھیں اُردو سافٹ ویئر استعمال کرنے کی ترغیب دیں۔ بہترین اخبار کا انتخاب کروائیں اور اسے اسکول کے سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔

کھڑا ڈنر (طاؤس، صفحہ ۱۲۴۔۱۲۵)

تدریسی مقاصد:

مزاحیہ شاعری سے متعارف کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

معاشرتی اِصلاح کی سمجھ ہلکے پھلکے انداز میں کرنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

احباب	بے مہار	رقیب	شُتر	سو	شکم	غریب الدیار	نصیب

ا۔ مندرجہ بالا الفاظ کے مفہوم نظم میں ان کے استعمال سے اخذ کریں اور اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

گفت وشنید:

ا۔ گروپ میں کام کروائیں۔ موضوع 'مزاح سے مراد ہے ......' پر گروپ کو اظہارِ خیال کرنے اور اس کے نتیجے میں منتخب آرا کو نکات کی شکل میں تیار کرنے کا کام دیں۔ ان نکات کی روشنی میں ایک کردار بنائیں جو معاشرے کی عکاسی کرتا ہو، اس کا تعارف مزاحیہ رنگ میں تیار کریں اور اس کی اصلاح کی تجویز دیں۔

نمونہ: ان سے ملیے یہ ہمارے جانے پہچانے چچا بھلکڑ ہیں۔ دنیا کہاں سے کہاں جا پہنچی ہے مگر چچا بھلکڑ نے اپنا انداز نہیں بدلا اور کیوں بدلیں وہ کہتے ہیں، ''ہم کیا گرگٹ ہیں جو ہر وقت رنگ بدلا کریں۔ بھئی، ہم تو انسان ہیں انسان! جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔'' تو ان کا تو کوئی جواب نہیں۔

آپ کو ان کا سب سے دلچسپ واقعہ سناتے ہیں۔ چچا بھلکڑ کے دوست کا بیٹا ایک مشہور اسکول میں پڑھتا ہے۔ چچا بھلکڑ کو جب معلوم ہوا کہ ان کے دوست کے بیٹے کے اسکول میں ڈرامے کا فنکشن ہے تو وہ فوراً اپنے دوست کے پاس پہنچے اور ان سے ڈرامے میں جانے کی خواہش ظاہر کر دی۔ بھلا کیا کہہ کر؟ ان کا جواز بھی سن لیں۔

''ارے بھائی! کیا بتائیں ایک عرصہ ہوا ہم نے یہ ڈراما لکھا تھا۔ اب جو تمھارے دعوت نامے پر اس کا نام پڑھا ہے تو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہوگئی ہے۔ نہ جانے ہمارے ڈرامے کی کیا دُرگت بنائی گئی ہے۔ بس یہی دیکھنا چاہتے ہیں۔''

ان کے دوست نے کہا، ''کیوں نہیں ضرور آپ کا لکھا ہوا ڈراما ہے آپ نہیں دیکھیں گے تو اور کون دیکھے گا۔ میں ابھی بیٹے کے اسکول سے آپ کے لیے دعوت نامہ منگوائے دیتا ہوں۔'' لیجیے چچا بھلکڑ کے تو مزے ہوگئے۔ جھٹ بیگم کو بتانے پہنچے۔ بولے، ''سنتی ہو! ہمیں ڈراما نگار کی حیثیت سے اسکول میں مدعو کیا گیا ہے۔ (فخر سے سینہ پھلاتے ہوئے) ہے نا اعزاز کی بات؟''

بیگم :　　(تعجب سے) ارے واہ! تمھارا ڈراما! اتنے بڑے اسکول میں چلے گا! کیا میں بھی چلوں؟

چچا بھلکڑ : لو بھلا! تم کو کون روک سکتا ہے؟ ہم کہہ دیں گے ہماری گھر والی ہیں۔ چلو ضرور چلو۔

بیگم :　　اور بچّے؟

چچا بھلکڑ : (سر کُھجاتے ہوئے) بچّے بھئی، ہمارے ہی بچّے ہیں کہہ دیں گے بھلا ان کو کہاں چھوڑ سکتے ہیں۔ لے چلو سب کو۔ چنو، منو اور ببلی بھی تو دیکھیں کہ ان کے ابّا میاں نے کیا شاندار ڈراما لکھا ہے۔

غرضیکہ چچا بھلکڑ اپنے پورے خاندان کے ساتھ ڈرامے دیکھنے ہال میں پہنچ گئے اور لگے گیٹ کیپر سے بحث کرنے۔ چچا بھلکڑ کی آواز اونچی ہوئی تو ان کے بچّے گھبرا کر رونے لگے۔ گیٹ پر مہمانوں کا ہجوم بڑھنے لگا۔ اسکول انتظامیہ نے انھیں کیسے سنبھالا یہ الگ داستان ہے پھر سہی۔ لیکن آپ بھی ذرا سوچیں کیا چچا بھلکڑ کو خاندان بھر کو ساتھ لے کر جانا چاہیے تھا۔ دعوت نامہ تو ایک ہی کے لیے تھا نا!

- گروپ کے بنائے مزاحیہ کردار جماعت میں پیش کروائیں۔
- گروپ کے مزاحیہ کرداروں کی نظم تیار کروائیں۔
- بہترین کام جماعت کے سافٹ بورڈ پر لگوائیں۔

غزل :

مرزا اسد اللہ خان غالبؔ (طاؤس ،صفحہ ۱۲۶)

تدریسی مقاصد :

صفِ اوّل کے شاعر غالبؔ کے کلام سے متعارف کرنا۔

اخلاقی مقاصد :

آفاقی سوچ اختیار کرنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ :

ادا	بیزار	عشوہ	غمزہ	ماجرا	مُدّعا	مشتاق	نثار

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے معانی لغت سے تلاش کریں اور جملوں میں استعمال کریں۔

غزل کیا ہے؟

اُردو شاعری کی خاص زبان غزل کہلاتی ہے۔ غزل ترقی یافتہ سماج یا تہذیب کی پیداوار ہوتی ہے اور تہذیب یافتہ ذہن سے نکلتی ہے۔ اُردو غزل گوئی کا آغاز دسویں صدی کے اواخر اور گیارہویں صدی کے آغاز میں ہوا کوئی ڈیڑھ صدی کے مختلف تجربات سے گزرنے کے بعد معیاری غزل کہی جانے لگی۔ اُردو غزل گوئی میں فارسی غزل کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فارسی غزل کا آغاز تیسری یا چوتھی صدی میں ہوچکا تھا اور آٹھویں صدی تک اعلیٰ فارسی غزل کہی جا رہی تھی۔ اسی وجہ سے فارسی الفاظ و تراکیب ،تشبیہات اور استعارات اُردو غزل میں آئے۔

مختلف شعرا نے مختلف اسلوبِ بیان سے اپنی جگہ بنائی اور زبان کو ترقی دی۔ اسلوب مصنّف یا شاعر کی شخصیت کا عکس ہوتا ہے۔ یعنی اگر ہم مصنّف یا شاعر کے مذاق اور مزاج کا تجزیہ کرنا چاہیں تو ان کا اسلوب ہماری رہنمائی کرے۔ بعض لوگ پُرتکلف اسلوب بیان اختیار کرتے ہیں۔ دورانِ تحقیق اسلوب اور شخصیت کی کش مکش کی فضا پیدا کرتے ہیں۔ پُرخلوص اسلوب وہی ہے جو سادگی میں لکھا جائے اور تصنّع اور بناوٹ سے پاک ہو۔ مصنّف موضوع کے ساتھ انصاف کرے یعنی افسردگی کی کیفیت کے بیان میں خوشی کی بحریں ، استعارات وتشبیہات استعمال کرکے موضوع سے ہٹ کر بات نہ کرے۔ شاعر ہر درجے کے قاری کے خیالات کو بیدار کرے۔

گفت وشنید: (سمعی)

- طلبا کو لیکچر یا بیان سن کر نوٹ کرنے کی مشق کروائیں۔ شاعر پر لکھا ہوا نوٹ موزوں وقفوں سے تین بار پڑھیں۔ پہلی پڑھائی پر انھیں صرف سننے کی ہدایت دیں۔ دوسری پڑھائی قدرے وقفے سے کریں۔ تیسری پڑھائی پر انھیں اپنے کام کو درست کرنے دیں۔
- ساتھی کے ساتھ کام تبدیل کروائیں اور دیکھیں کہ انھوں نے کون سے نکات شامل کیے ہیں۔

مرزا اسداللہ خان غالبؔ: (۱۷۹۷ء۔ ۱۸۶۲ء)

آگرہ، غالبؔ کی جائے پیدائش ہے۔ بعد ازاں وہ دہلی میں سکونت پذیر ہوئے۔ تیرہ برس کی عمر میں نواب الٰہی بخش خاں معروف کی صاحبزادی امراؤ بیگم سے شادی ہوئی۔ غالبؔ کی زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہے۔ آمدن کم اور اخراجات رئیسانہ تھے۔ کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ مغلیہ دربار سے بھی وابستہ رہے۔ بہادر شاہ ظفر کے استاد بھی رہے۔ انگریزی دربار سے بھی تعلق رہا۔ پندرہ برس کی عمر سے شاعری شروع کی ۲۵ برس میں ایک دیوان تیار ہوگیا۔ 'نسخہ حمیدیہ' ردیف وار مرتب کیا۔

غالبؔ کے کلام اور خطوط سے جدت پسندی کی طرح پڑتی ہے۔ خطوط انتہائی دلچسپ انداز میں لکھتے، مکالمے شامل کرتے، استعارات، تشبیہات، تراکیب و الفاظ سازی غرض ہر لحاظ سے منفرد اور جدید طرز اختیار کر گئے تھے۔ غالبؔ کی شخصیت ہمہ رنگ تھی یہی تخلیقی پہلو ان کی تحریر و شاعری میں نظر آتا ہے۔ غالبؔ نے قصائد اور غزل میں اپنا لوہا منوایا۔

اپنی انفرادیت کی بنا پر ہر عہد میں زندہ رہے۔ مخصوص فلسفیانہ مزاج کے باعث تصورِ غم کو ازلی حقیقت کے رُوپ میں پیش کرتے رہے۔ غالبؔ کے ہاں جذبات کا اظہار کبھی تو یاس کی انتہا تک جا پہنچتا ہے کبھی ایذا پرست ہو جاتا ہے۔ کہیں سنجیدہ طرزِ بیان سے حقائق کو آشکار کرتا ہے کہیں بے فکر اور آزاد زندگی کو پیش کرتا ہے۔ گویا غالب کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں اور ہر پہلو اپنی جگہ اہم ہے۔ غالبؔ کی شاندار خدمات اُردو ادب میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

تشریح:

طلبا کو بتائیں کہ غزل دلی کیفیات کا اظہار ہے جب انسان کے دل کو ٹھیس پہنچتی ہے یا خوشی ہوتی ہے تو اپنے جذبات کا اظہار کرنے لگتا ہے۔ طلبا سے غزل کی تشریح کے طریقۂ کار پر بات کریں۔ یہ دیکھیں کہ شعر کا مزاج کیا ہے۔ اشعار کے مشکل الفاظ کے معانی اسی مزاج کے مطابق اخذ کروائیں۔ اشعار کا مختصر پس منظر دیں کہ آیا یہ شعر عشقِ حقیقی کو بیان کرتا ہے یا عشقِ مجازی کو۔ جب یہ تعین ہو جائے تو یہ دیکھیں کہ اس شعر میں کس کیفیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کیفیت سے کیا ردِعمل پیدا ہوتا ہے۔ پھر شعر کی وضاحت کریں۔

ے ہم ہیں مشتاق اور وہ بے زار
یا الٰہی ! یہ ماجرا کیا ہے

الفاظ : مشتاق ۔خواہش مند، بے زار ۔ ناخوش ، ماجرا ۔کیفیت

پس منظر :

غالبؔ ان اشعار میں اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں۔ غالبؔ کے ہاں جذبات کا اظہار کبھی تو یاس کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے کبھی ایذا پرست ہو جاتا ہے۔

تشریح :

ان اشعار میں غالبؔ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم تو اپنے محبوب کے دیدار کی خواہش رکھتے ہیں لیکن دوسری طرف معاملہ اس کے برعکس ہے۔ ہمارا محبوب ہم سے ناخوش ہے۔شاعر اس عقدہ کو جب حل نہیں کر پاتا تو حیرت سے خود کلامی پر اتر آتا ہے کہ یا اللہ میرا محبوب مجھ سے ناراض ہے آخر یہ کیا معاملہ ہے۔

قواعد:

- درج ذیل حروف کی مشق کروائیں :

حروفِ استفہام	کیا ، کون ، کب ، کیسے ، کیوں ، کہاں
حروفِ استعجاب	واہ وا ، ارے ، شاباش ، الحمد للہ
حروفِ ندا	سنو ، اٹھو بھئی ، خبردار ، دوستو
حروفِ فجائیہ	اچانک ، یکایک ، ناگاہ

پراجیکٹ:

یہ دنیا ایک نظام کے تحت چل رہی ہے اور جب سے قائم ہے اس نظام میں ہم کوئی بدلاؤ نہیں دیکھتے۔ نا صرف یہ کہ نظام اپنے اپنے مقاصد کی تکمیل میں مصروفِ عمل رہتے ہیں بلکہ قدرت نے ان میں ایسی دلکشی پیدا کر دی ہے کہ انسان ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً اُفق پر سورج کا نمودار ہونا ، چاند کا اپنی منزلیں طے کرتے ہوئے چودھویں رات کو چاندی بکھیرنا ، گھٹاؤں کا اُمڈ کر آنا اور بارش کا دلفریب منظر ، برفباری کا حسین منظر سارے منظر کو سفید روئی کی چادر میں لپیٹ دینا۔ ایسے مناظر ہیں جو شعرا کو خصوصاً متاثر کرتے ہیں۔ مصور اپنی تصویر کشی سے اور شاعر اپنے اشعار سے اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ ان پر تیار مصوری کے شاہ پارے اور اشعار تلاش کروائیں اور جماعت میں پیش کروائیں۔ اپنے پراجیکٹ کے لیے تحقیق کریں گروپ میں کام کریں اور منفرد انداز سے پیشکش تیار کریں۔

خواجہ الطاف حسین حالیؔ (طاؤس، صفحہ ۱۲۷)

تدریسی مقاصد:

غزل سے متعارف کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

انسانی فطرت کے مطابق کوشش کرتے رہنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

اِختلاط	تَرک	ربط	عالم	گورا	لذّت	نشاط	نیش

ا۔ درج ذیل الفاظ کو ان کے معنی سے ملوائیں۔

الفاظ	معنی
اِختلاط	چھوڑنا
ترک	ذائقہ
نیش	میل جول
گوارا	خوشی
لذّت	کانٹے کی نوک
نشاط	قابلِ برداشت

گفت وشنید: (سمعی)

- طلبا کو لیکچر یا بیان سن کر نوٹ کرنے کی مشق کروائیں۔ شاعر پر لکھا ہوا نوٹ موزوں وقفوں سے تین بار پڑھیں۔ پہلی پڑھائی پر انھیں صرف سننے کی ہدایت دیں۔ دوسری پڑھائی قدرے وقفے سے کریں۔ تیسری پڑھائی پر انھیں اپنے کام کو درست کرنے دیں۔
- ساتھی کے ساتھ کام تبدیل کروائیں اور دیکھیں کہ انھوں نے کون سے نکات شامل کیے ہیں۔

مولانا الطاف حسین حالیؔ (۱۸۳۷ء۔ ۱۹۱۴ء)

حالیؔ ایک معزز انصاری گھرانے کے چشم و چراغ تھے، نو برس کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ کے بھائی بہنوں نے آپ کی پرورش، تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ آپ حافظِ قرآن تھے، منطق، صرف ونحو، عربی اور فارسی پر مکمل عبور رکھتے تھے۔ فلسفہ، حدیث اور تفسیر پر اپنی کوشش سے عبور حاصل کیا۔

حالؔی نواب مصطفیٰ خان شیفتہ ، غالبؔ کے شاگرد اور میرؔ کے مقلّد تھے۔ 'مسدّسِ حالی' ان کی مشہور نظم ہے۔ انھیں شمس العلماء کا خطاب دیا گیا۔ حالؔی کا بیان انتہائی دلکش اور تصنع و بناوٹ سے پاک ہے۔ خلوص نیت سے سادہ الفاظ میں موضوع بیان کرتے ہیں۔ الفاظ کی لطافت سے کلام میں جاذبیت پیدا کرتے ہیں جو سننے والے کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتی۔ انھوں نے روایتی انداز سے ہٹ کر اپنی انفرادی روش اپنائی اور اس کی بنیاد حقیقت نگاری ، تخیل اور زندگی کے تجربات پر رکھی۔ آپ کی نظم و نثر دونوں یکساں مقبولیت کی حامل تھیں۔ سرسیّد کی فکری تحریک میں حالؔی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

حالؔی کی مشہور تصنیف 'مقدمہ شعر و شاعری' تنقید پر پہلی کتاب شمار کی جاتی ہے۔ حالؔی ، غزل کے کلاسیکی مزاج سے ہٹ کر دماغ کی سُجھائی باتیں اصلاح کے انداز میں بیان کرنے لگے لیکن اس سے قبل وہ کلاسیکی انداز کی غزلیں لکھ چکے تھے جو لوگوں کی زبانوں پر چڑھ چکی تھیں۔ اس لیے ان کی یہ اصلاحی کوشش کوئی نیا مقام نہ بنا سکی۔ حالؔی نے غزلوں کے علاوہ بھی بہت کچھ کہا جو ان کے دیوان میں موجود ہے تاہم نظموں میں حب وطن اور اصلاح قوم کے مضامین وافر ملتے ہیں۔ یہاں تک کہ قطعات اور رباعیات میں بھی انھیں مضامین پر لکھتے رہے۔ حالؔی کے ہاں تشبیہات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ محاورے کا استعمال خوب کرتے تھے اور روزمرہ پر خاص طور پر توجہ دیتے تھے۔ حالؔی دردمند دل رکھتے تھے ان کی تحریر اور کلام میں ان کے دردمند دل کی پکار سنی جا سکتی ہے۔

حالؔی نے مرثیہ بھی لکھا۔ مرثیہ غالبؔ بے مثال اور منفرد ہے گویا حالؔی نے کاغذ پر طبیعت کا گداز بکھیر دیا۔

ؔ لائیں گے پھر کہاں سے غالبؔ کو
سوئے مدفن ابھی نہ لے جائیں

ردیف اور قافیہ کا فرق :

قافیہ:

- شعر کا وہ لفظ جو ردیف سے پہلے بار بار ایک وزن سے آئے۔ مثلاً :

ؔ ہم تجھ سے کس ہوس کی فلک جستجو کریں
دل ہی نہیں رہا کہ جو کچھ آرزو کریں

- ان اشعار میں 'جستجو' اور 'آرزو' قافیہ ہیں۔

ردیف :

شعر کا آخری لفظ جو بار بار آئے ردیف کہلاتا ہے۔

ے شمع کی مانند ہم اس بزم میں چشم تر آئے تھے دامن تر چلے
درد معلوم ہے یہ لوگ کدھر سے آئے تھے کدھر چلے

- ان اشعار میں ردیف ’چلے‘ ہے اور قافیہ ’تر‘ اور ’کدھر‘ ہے۔
- طلبا سے شاعر کے کلام میں سے قافیہ اور ردیف کی شناخت کروائیں۔

کام : جائزہ نگاری

آپ کے طلبا اب تک شاعری کی تعریف جان چکے ہیں، اشعار کے مفہوم اور گہرائی کو جاننے لگے ہیں۔ آپ انھیں غزل، نظم، مسدس اور رباعی کے بارے میں معلومات فراہم کر چکے ہیں۔ ان کو اشعار کے مرکزی خیال، خلاصہ اور تشریح کے قواعد کی مشق بھی کرا چکے ہیں۔ حصہ مضامین میں آپ ان کو اسلوب کے بارے میں مشق کرا چکے ہیں۔ درج ذیل کام آپ کو اب تک سکھائی گئی صلاحیتوں کی جانچ کا موقع فراہم کرے گا تاکہ اگر آپ کو طلبا کے کام میں کہیں مزید رہنمائی کی ضرورت محسوس ہو تو آپ ان کی مطلوبہ مقام پر مدد کر سکیں۔ آپ طلبا کو جائزہ رپورٹ تیار کرنے کو کہیں اس مقصد کے لیے انھیں مختصر سوالات کے ذریعے کام پر لائیں۔ ہر گروپ کو ایک ایک رباعی ان سوالات کے ساتھ دیں۔

(i) یہ اندازہ لگائیں کہ یہ اسلوب کس شاعر کا ہے؟
(ii) آپ نے یہ اندازہ کیسے لگایا؟
(iii) کس شعر، لفظ، ترکیب سے آپ نے شاعر کو پہچانا؟
(iv) جائزہ رپورٹ گروپ میں تیار کر کے پڑھی جائے۔ ضروری کاٹ چھانٹ کی جائے۔

ے یاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے؟
آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے
جو کرنے ہیں کام اُن کو جلدی بُھگتاؤ
طلبی کا پیام وہ چلا آتا ہے

ـ اتنا نہ اپنے جامے سے باہر نکل کے چل
دُنیا ہے چل چلاؤ کا رستہ سنبھل کے چل
کیا چل سکے گا ہم سے کہ پہچانتے ہیں ہم
تو لاکھ اپنی چال کو ، ظالم بدل کے چل

ـ تغافل دوست ہوں ، میرا دماغ عجز عالی ہے
اگر پہلو تہی کیجے ، تو جا میری بھی خالی ہے
رہا آباد عالم کا اہلِ ہمت کے نہ ہونے سے
بھرے ہیں جس قدر جام و سُبو میخانہ خالی ہے

نوٹ برائے اساتذہ:

- شعرا کے نام بالترتیب حالیؔ ، بہادر شاہ ظفرؔ اور غالبؔ ہیں۔

سائلؔ دہلوی (طاؤس، صفحہ ۱۲۸)

تدریسی مقاصد:

غزل سے متعارف کرنا۔

اخلاقی مقاصد:

اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کی ترغیب دینا۔

نئے الفاظ:

آسودہ	چارہ گر	درماں	سرمایہ	ضمیر	محتسب	نفس	نگوں

۱۔ مندرجہ بالا الفاظ کے مفہوم غزل میں ان کے استعمال سے اخذ کروائیں اور جوڑی میں ان پر تبادلۂ خیال کروائیں۔ مزید وضاحت کے لیے لغت استعمال کروائیں۔ ان الفاظ کو طلبا کی تحریر کا حصہ بنوائیں۔ اپنی تحریر میں نئے الفاظ استعمال کرنے پر طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

گفت وشنید:

مکافاتِ عمل (جیسا کروگے ویسا بھروگے) پر آپ کتنا یقین رکھتے ہیں۔ گروپ میں اپنے موقف پر دو دلائل دیں۔ گروپ کا کام جماعت میں پیش کروائیں۔

نوٹ لکھنا:

شعرا پر نوٹ لکھوانے سے پہلے طلبا کو شاعر کے کام اس کے ہم عصروں اور ناقدین کے حوالے تلاش کرنے اور موزوں جگہ پر استعمال کرنے کی مشق کروائیں۔ نمونے کے طور پر سائلؔ دہلوی پر نوٹ دیا جا رہا ہے۔ اسے گروپ کے کام میں شامل کریں اور اسے جماعت میں پیش کروائیں۔ نصاب میں شامل شعرا پر وقتاً فوقتاً نوٹ لکھوائیں۔

سائلؔ دہلوی

سائلؔ دہلوی انیسویں صدی کے شاعر ہیں۔ نواب سراج الدین احمد خان سائلؔ تخلص کرتے تھے۔ دہلی میں ۱۲۸۱ ھ میں ولادت ہوئی۔ ابھی بمشکل چار برس کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ ابتدائی تعلیم اپنے دادا نواب ضیاء الدین احمد خان نیرخشاں سے پائی جو مرزا غالبؔ کے شاگرد تھے۔ شروع ہی سے شعرو ادب کا ذوق تھا۔ ابتدا میں شہزادہ عبدالرحمٰن ارشد گورگانی کے شاگرد ہوئے بعد میں نواب مرزا داغؔ سے اصلاح لینی شروع کی۔ عربی، فارسی اور سنسکرت کے علاوہ فنِ طب سے بھی کافی واقفیت تھی۔ طب کی تعلیم حکیم اجمل خاں سے حاصل کی۔ خاندانی ماحول ادبی تھا محافل، مشاعرے عام ہوا کرتے۔ وہ ان میں شریک رہتے۔ یہ غزل کا دور تھا۔ اُردو ادب میں غزل قدیم ترین اور مقبول ترین صنفِ سخن

ہے۔ اس دور کے شعرا دو مختلف دبستانوں میں بٹ گئے تھے ایک 'دبستانِ لکھنؤ' کہلایا اور دوسرا 'دبستانِ دلّی'۔ دبستانِ لکھنؤ محض اندازِ بیان ، صفائی زبان اور روزمرہ کے استعمال پر زور دیتا جبکہ دبستانِ دلّی کی بنیاد سچّے و پُرخلوص انداز میں جذبات انسانی اور وارداتِ قلب کا بیان تھا۔ میرؔ کہتے ہیں :

مصرعہ کبھو کبھو کوئی موزوں کروں ہوں میں
کس خوش سلیقگی سے جگر خوں کروں ہوں میں

آتشؔ اس انداز کو یوں کہتے ہیں :

بندشِ الفاظ جڑنے میں نگوں سے کم نہیں
شاعری بھی کام ہے آتش مرصع ساز کا

یہ اشعار دونوں دبستانوں کا فرق بیان کر دیتے ہیں انیسویں صدی میں دلّی میں ذوقؔ، مومنؔ ، غالبؔ جیسے اساتذہ کی وجہ سے غزل کو شہرت و مقام حاصل ہوا۔ سائلؔ ، داغؔ کے شاگرد تھے اور داغؔ ، ذوقؔ کے شاگرد تھے۔ اس لیے سائلؔ کے اشعار میں داغؔ اور ذوقؔ نمایاں نظر آتے ہیں۔ دلّی کے اجڑنے اور لکھنؤ کی بربادی نے شعرا کو بکھیر دیا۔ اس وقت حیدرآباد دکن میں امن و امان تھا۔ بیشتر شعرا یہاں منتقل ہوگئے نوابانِ رام پور اور نظام دکن کے درباروں میں دونوں دبستانوں کے شعرا کا میل ہوا اور یہ دونوں خصوصیات آپس میں مل گئیں۔ معاملہ بندی کے علاوہ زبان و بیان کی خوبیوں پر بھی توجہ دی جانے لگی۔ لکھنوی شعرا جذبے کو کلام میں جگہ دینے لگے۔

سائلؔ ، داغؔ دہلوی کے شاگرد تھے اور اسی قدیم روش پر کاربند تھے جو داغؔ کی تھی۔ سائلؔ، ذوقؔ کی نسبت داغؔ سے زیادہ متاثر تھے۔ ٹھیٹھ اُردو میں فارسی کے پیوند بڑی ہنرمندی سے لگاتے۔ سلیس اور آسان روزمرہ زبان کا استعمال کرتے۔ سائل کو جو ادبی ماحول ملا اس کا اثر ان پر نمایاں تھا۔ غالبؔ سے متاثر بھی نظر آتے ہیں۔ فارسی تراکیب کا استعمال بھی بہت زیادہ کرتے ہیں۔ اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

ظہیرؔ و ارشدؔ و غالبؔ کا ہوں جگر گوشہ
جناب داغؔ کا تلمیذ یادگار ہوں میں

سائلؔ جتنے دبستانِ دلّی کے قائل ہیں اتنے ہی دبستانِ لکھنؤ سے متاثر ہیں۔ انھوں نے اپنے انداز میں اُردو غزل کی تعریف و توصیف کی اور دونوں دبستانوں کی ادبی خدمات کا اعتراف کیا۔

اس کا اور دلّی کا رُتبہ ہے ادب میں یکساں
لکھنؤ مخزنِ اُردو ہے یہ کانِ اُردو

اس وجہ سے خیال ، زبان کی طرف توجہ ، الفاظ کی تکرار اور مختلف صنفوں کے استعمال سے وہ دبستانِ لکھنؤ کی طرف زیادہ جھکاؤ رکھتے ہیں اور وہ قدیم شعری روایات کو اپنانے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں تاہم جذبات کی گہرائی اور احساسات

کی سچائی کے معاملے میں غالبؔ یا میرؔ تک نہیں پہنچ پاتے۔ سائلؔ مضامین میں اخلاقی اور صوفیانہ مضامین کے ساتھ عشقیہ مضامین بھی استعمال کرتے ہیں وہ اکثر وہی مضامین اختیار کرتے ہیں جو قدیم شعرا نے استعمال کیے تاہم ان مضامین میں اپنے بیان کی جدت و ندرت سے حسن پیدا کرتے ہیں۔ ان کے اشعار فکر و فلسفہ بھی پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

زمانے والے ہیں آئینِ دہر کے پابند
زمانہ اپنی جگہ قید انقلاب میں ہے

نغمۂ بلبل عجب اِک دل گداز آواز ہے
اب یہ صاحبِ دل سمجھ لیں سوز ہے یا ساز ہے

اسی طرح تصوف کے مضامین بھی ان کے اشعار میں جابجا ملتے ہیں۔

مراد وصل حقیقی سے میرے دل نے لی
فنا جو بحر کے اندر کوئی حباب ہوا

سائلؔ کی غزلوں میں شوخی اور لطافت ساتھ ساتھ شگفتگی بھی ہے۔ اعتدال پسندی ان کا شیوہ ہے۔ سائلؔ کی خصوصیت مکالمہ کا انداز ہے۔ بعض جگہ پوری غزل اسی مہارت سے بیان کر دی جس سے سامع کی دلچسپی اور لطف قائم رہا۔

بلبل کی طرح کون نواگر چمن میں؟ ہم
پروانہ کون دامن شمع لگن میں؟ ہم

سائلؔ غزل کے علاوہ نظم، مثنوی اور قصیدہ گوئی سے بھی خوب واقف ہیں۔ قصیدہ گوئی میں وہ اس کے مزاج کے مطابق پُرشکوہ اور فارسی آمیز زبان استعمال کرتے ہیں۔

سائلؔ، ذوقؔ کی نسبت داغؔ سے زیادہ متاثر تھے۔ داغؔ کی تقلید میں سادہ، سلیس اور آسان روزمرہ زبان کا استعمال کیا ان کے کلام میں فارسی تراکیب بھی کثرت سے ملتی ہیں۔ شاعری میں سائلؔ نے قدیم روایات کو اپنایا جو میرؔ اور غالبؔ کی روایات تھیں۔ ان کے کلام میں جذبات و احساسات کی اتنی گہرائی تو نہیں جو اوّل الذکر شعرا میں پائی جاتی ہے تاہم عشقیہ کلام میں عشقِ مجازی کو عشقِ حقیقی تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ ان کے کلام میں اخلاقی اور صوفیانہ مضامین بھی موجود ہیں۔ وہ روایتی مضامین میں جدت ادا سے نیا پن پیدا کرتے ہیں ان کے موضوعات دبستانِ دلّی اور انداز بیان دبستانِ لکھنؤ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ غزل میں مختلف صنفوں کو بڑی خوبی سے استعمال کرتے ہیں۔ سائلؔ تمام اصناف میں غزل کو پسند کرتے تھے اور غزل میں دلی جذبہ و احساس کے بیان و اظہار کے قائل تھے۔

- غزل اُردو زبان سے سائلؔ دہلوی کے ان جذبات کی عکاسی ہوتی ہے جو وہ اُردو اور غزل کے لیے رکھتے ہیں۔ طلبا سے جوڑی میں ورک شیٹ پر کام کروائیں اور جماعت میں پیش کروائیں۔

جزو دوم : بنیادی صلاحیتیں

تدریسی مقاصد:

- زبان کی بنیادی صلاحیتیں، سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا ہیں۔

ہم نے دوسرے ایڈیشن میں خاص طور پر ان صلاحیتوں کو مشق میں شامل کیا ہے تاکہ طلبا کو موضوع کے ساتھ ہر صلاحیت کی مشق فراہم کی جاتی رہے۔ عموماً اساتذہ کو گفت وشنید کی صلاحیت کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں جھجھک محسوس ہوتی ہے جس کی وجہ بلا سبب خوف ہے۔ اگر ہم گفت وشنید کے دیرپا اثرات کو دیکھیں تو ہمیں اس کے دور رس نتائج حاصل ہوتے ہیں جو ہمارے طلبا کے اذہان سے ابہام دور کرنے، ان کی شخصیت میں اعتماد اور وقار پیدا کرنے کے علاوہ اپنی تعلیم کی خود ذمہ داری لینے کی طرف پیش قدمی کرتے نظر آتے ہیں۔

گفت وشنید : (طاؤس، صفحہ ۱۴۴)

گفت وشنید کے دو اہم مقاصد ہیں:

۱۔ موضوع یا متن کے حوالے سے گزشتہ معلومات کا جائزہ لینا تاکہ جماعت میں سبق کے آغاز کا تعین کر لیا جائے اور غیر ضروری تفصیل سے بچا جا سکے۔

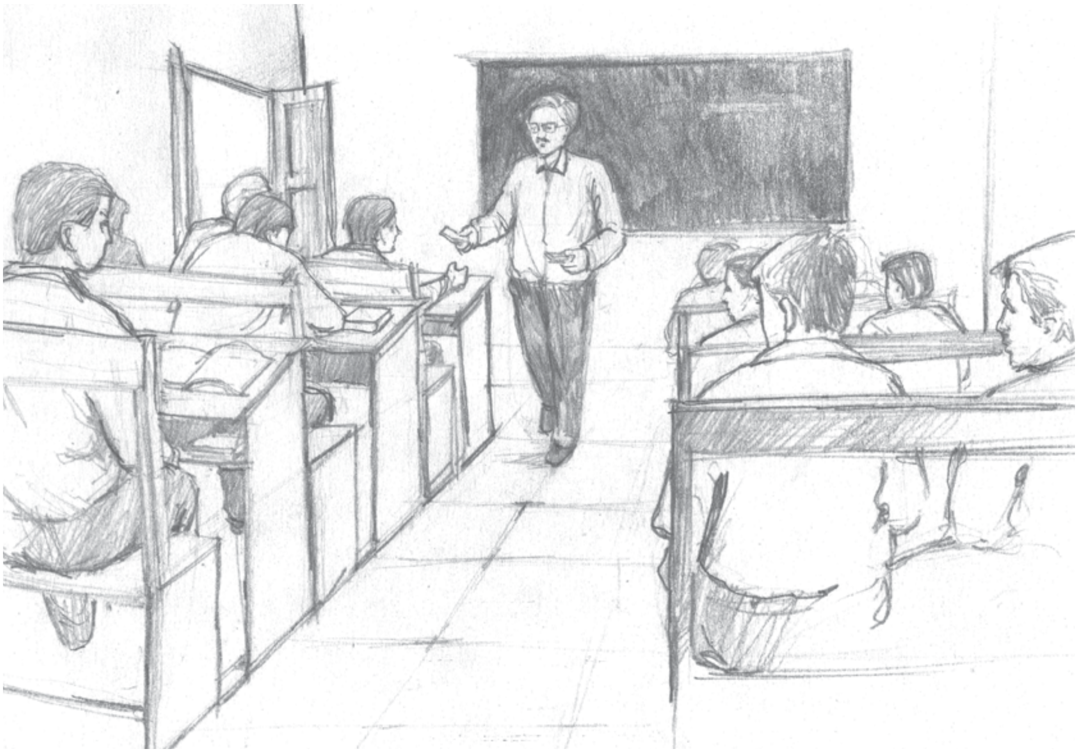

۲۔ ذہن کو موضوع کی طرف راغب کرنے، متعلقہ الفاظ، معلومات، کیفیات اور نکات وغیرہ کو منظّم کرنے ، غیر ضروری حرکات و سکنات سے بچنے ، اعتماد پیدا کرنے ، ذہن کو متحرک کرنے ، بیان کو مرتّب کرنے ، اپنی اور دوسرے کی رائے کا احترام کرنے ، اپنی باری پر بات کرنے ، سننے ، سمجھنے اور عمل پیرا ہونے کی مشق بہم پہنچانا ہے۔

گفت وشنید کے ان فوائد پر نظر رکھ کر ہم طلبا کے تعلیمی کردار میں نمایاں تبدیلی لا سکتے ہیں۔طلبا میں علم کی جستجو بیدار کر سکتے ہیں۔ان کی تقریر اور تحریر میں نکھار پیدا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں طلبا کے لیے جزو دوم میں سرگرمیاں بھی شامل کی گئی ہیں اور رہنمائے اساتذہ میں بھی اضافی کام شامل کیے گئے ہیں۔انھیں سبق سے ہم آہنگ کر کے یا جداگانہ حیثیت میں بھی تدریسی عمل میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

پڑھنا/ مطالعہ : (طاؤس ،صفحہ ۱۵۲)

پڑھائی/مطالعہ کی صلاحیت کو ہم دو درجوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ **الفاظ کا علم :** لفظ کی لغوی اور معنوی حیثیت ، قافیہ اور ردیف کی سمجھ ،تجنیس معنوی کی سمجھ ، سابقے لاحقے اور متشابہہ الفاظ کا استعمال ، مرکب الفاظ ، استعارات ، رموزِ اوقاف ،حروفِ اوقاف اور جملوں کی سمجھ ، سادہ اور پیچیدہ جملوں کی سمجھ اور استعمال ہے۔

۲۔ **پڑھنے کی صلاحیت :** لفظ کا درست تلفظ ، جملے کی درست ادائیگی۔ اٹکے بغیر روانی اور تاثرات شامل کرتے ہوئے متن پڑھنا ، پڑھائی کے دوران مناسب وقفہ رکھنا اور درست لب و لہجہ اختیار کرناعبارت/ متن کا مفہوم سمجھنا ، عبارت سے مطلوبہ معلومات ، نکات ، حوالہ جات وغیرہ اخذ کرنا۔ پڑھے ہوئے متن کو مختلف النوع انداز سے ضرورت کے مطابق ڈھالنا۔ مصنّف کا نکتۂ نظر سمجھنا ، افسانوی اور غیر افسانوی ادب میں تمیز کرنا ، ادبی اصناف ، افسانہ ، ڈراما ، سفر نامہ ،مضمون اور شاعری کا فرق سمجھنا۔ نثر اور نظم کو اس کے تقاضوں کے مطابق سمجھ کر درست استعمال کرنا۔ پڑھے ہوئے ادبی شہہ پاروں اور ان کے طرزِ بیان یا اسلوب سے مصنّفین کو شناخت کرنا۔متن کو پڑھ کر اپنی رائے قائم کرنا۔

لکھنا/تحریر : (طاؤس ،صفحہ ۱۶۰)

زبان کی پہلی تین بنیادی صلاحیتوں پر ہم جتنی توجہ دیں گے اتنے ہی بہتر کام کی توقع ہم تحریری صلاحیت سے رکھ سکتے ہیں۔ ہم متنوع اقسام کے تحریری کام کروا چکے ہیں جن میں متعین اور غیر متعین ہر طرح کی تحریر شامل ہے۔ متعین تحریر سے ہماری مراد ایسی تحریر ہے جو اصول وضوابط کے تحت ایک پابند انداز میں پیش کی جاتی ہے یعنی خط ، درخواست ،مضمون ، خلاصہ ، مرکزی خیال ، اشارات کی مدد سے کہانی اور نظم تحریر کرنا ہے۔ غیر متعین میں تخیلاتی ، تحقیقی ، مدلل تقاریر ، مضامین ، نوٹس ، رپورٹ ، افسانہ ، ڈراما وغیرہ شامل ہیں۔

اس نصاب میں مزاح کو بھی شامل کیا گیا ہے ، ڈراما اور حصہ نظم پر مختلف النوع تحریری کام تجویز کیے گئے ہیں۔

گفت وشنید :

شراکت کا کام :

- تختۂ سیاہ پر مختلف پیشوں کے نام لکھیں۔
- طلبا کو شراکت میں یہ کام دیں کہ ان پیشوں کی فہرست معاشرے میں ان کی مقبولیت کے مطابق بنائیں۔
- اسی فہرست سے ایک اور فہرست بنائیں جو طلبا کے نکتۂ نظر سے اہم ترین ہے۔
- طلبا اپنے ساتھ کے شریک جوڑے سے اپنی دونوں فہرستوں پر گفتگو کریں اور فہرست میں ان پیشوں کے گرد دائرہ بنائیں جن کے بارے میں وہ متفق ہیں۔
- جو پیشے لکھے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹری ، انجینئرنگ ، فوج، ہوا بازی، پولیس، سیاست، صحافت، نرسنگ، وکالت، ڈاک ، بینکاری ، مستری ، مزدوری ، صفائی ستھرائی (خاکروب) ، کاشتکاری ، دکانداری ، نوکر شاہی ، اداکاری ، گلوکاری، ڈرائیونگ ، کھانا پکانا (خانساماں یا باورچی) ، چوکیداری ، سائنس ، تدریس ، حکمت ، مٹھائیاں بنانا (حلوائی) ، گوشت کاٹنا اور بیچنا (قصائی) ، باغبانی ، مردہ دفنانا (گورکن) وغیرہ۔

گفت وشنید : (کھیل)

جملے کی تلاش ، کھیل کے اصول :

- ہر ٹیم ایک موضوع کے دوران دو بار اپنا حق 'روکیے' استعمال کر سکتی ہے۔
- کھلاڑی اپنے جملے اپنی ٹیم کو نہ بتائیں گے نہ دکھائیں گے۔
- جملے کے درست استعمال پر 'ایک' پوائنٹ دیا جائے گا۔
- جملے کا درست استعمال نہ کرنے پر 'ایک' پوائنٹ منہا کیا جائے گا۔
- جو ٹیم اصل جملہ شناخت کرے گی اسے 'ایک' پوائنٹ ملے گا۔
- ہر کھلاڑی تین منٹ کے اندر اپنا جملہ استعمال کرے گا۔
- زیادہ پوائنٹ حاصل کرنے والی ٹیم فاتح قرار پائے گی۔

طریقۂ کار :

- استاد طلبا کو دو ٹیموں میں تقسیم کر دیں۔ اب ہر ٹیم سے ایک ایک طالب علم کو سامنے بلائیں اور انھیں جملے کے کارڈ ٹوکری میں سے نکالنے دیں۔ یہ جملہ دونوں طالب علم دیکھیں گے۔
- اب استاد موضوعات کی ٹوکری سے ایک موضوع منتخب کرے۔

- طلبا اس موضوع کو آپس کی گفتگو کے ذریعے استعمال کریں گے۔

موضوعات یہ ہوسکتے ہیں :

- آلودگی ، فیشن ، وہم ،صحت کے اصول ، سیاحت ، اخبار اور ریڈیو وغیرہ۔

جملے یہ ہوسکتے ہیں:

- میں کبھی پیرس نہیں گئی۔
- سفر کرنا دوبھر ہو رہا ہے۔
- زندگی اتنی مصروف ہے کہ سوچ بھی نہیں سکتی۔
- رات دن ایک کر کے یہ مقام حاصل ہوا۔
- جدید آرٹ دلچسپ لگتا ہے۔

پڑھنا ...... (طاؤس، صفحہ ۱۴۹)

کام کی نوعیت: بارگراف ...... (گروپ کا کام)

- طلبا کو ساتھی طلبا کی فہرستیں دیں جو انھوں نے گفت وشنید کے مرحلے میں تیار کی ہیں اور انھیں مختلف پیشوں کے بارے میں تحقیق کرنے، رائے جمع کرنے اور انھیں بارگراف مقبولیت کے معیار پر تیار کرنے کو کہیں۔

بارگراف کا نمونہ

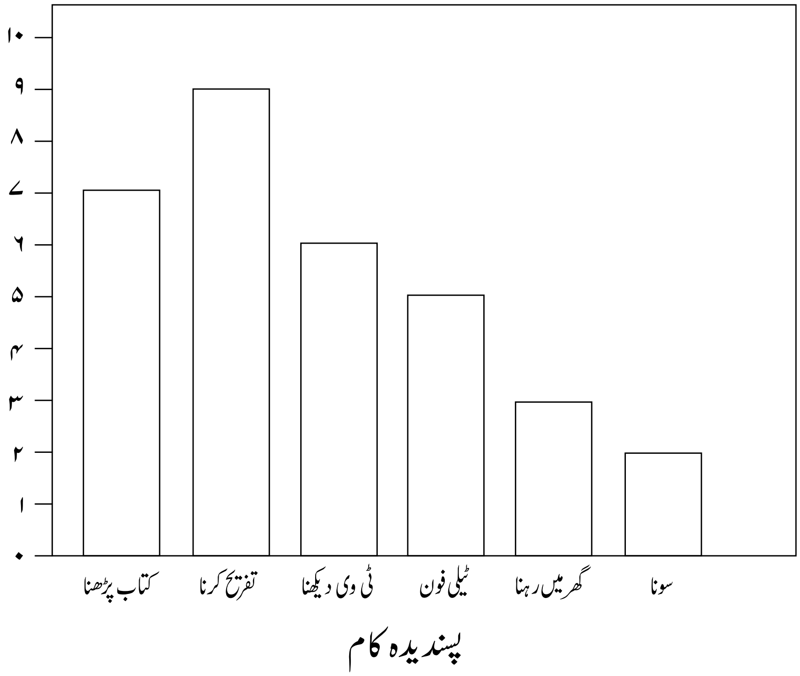

- طلبا اس بارگراف کے ذریعے رپورٹ تیار کریں۔
- تمام گروپ کے بارگراف اور رپورٹ جماعت کے سافٹ بورڈ پر نصب کیے جائیں۔

لکھنا ...... (طاؤس، صفحہ ۱۶۰)

پراجیکٹ کا کام:

کام کی نوعیت: معلومات کا استعمال...... (گروپ کا کام)

- طلبا کو چار سے آٹھ کے گروپ میں تقسیم کریں۔
- اس کام کے لیے طلبا کو دو ہفتے کا وقت دیں۔
- معلومات اکٹھی ہو جائیں تو گروپ حسب ذیل طریقے سے کام کرے۔
- اپنی معلومات کے تحت مسائل کی نشاندہی کرے۔
- مسائل کی نوعیت کا اندازہ لگائیں کہ کون سا مسئلہ فوری توجہ چاہتا ہے۔
- گروپ طے کرے کہ وہ کیا طریقۂ کار اختیار کرے گا۔
- محلّہ کمیٹی کے ساتھ مل کر حل تلاش کرے گا۔
- متعلقہ شعبے سے تعاون مانگے گا۔
- خط کے ذریعے رسائی حاصل کرے گا۔

- اخبار میں ''قارئین کے خطوط'' والے کالم کے ذریعے مسئلہ پیش کرے گا۔
- تمام ثبوت مندرجہ بالا اشخاص کو مہیا کرے گا۔
- مسئلے کے حل تک واقعات اور کارروائی ریکارڈ کرتا رہے گا۔

کام:

- اپنے گروپ میں کام اس طرح تقسیم کریں کہ ایک فرد ہفتہ بھر کے اخبارات سے سب سے اہم مسئلے کے تراشے اکٹھے کرے۔ ایک فرد ٹیلی ویژن کے خبرنامے سے مسئلہ تلاش کرے، ایک فرد رسائل میں بھیجے گئے خطوط سے مسئلہ منتخب کرے، ایک فرد تمام ثبوت کا ریکارڈ رکھے۔ دو افراد متعلقہ شعبہ جات کے پتے حاصل کریں اور متعلقہ شخص سے رابطہ کریں اور ایک فرد گروپ کی کارروائی سے جماعت کو آگاہ رکھے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ کام کی زیادہ سے زیادہ درجہ بندی کریں تاکہ تمام طلبا کسی نہ کسی صورت میں اس پراجیکٹ کے کام میں شامل رہیں اور اسکول کی انتظامیہ یا متعلقہ شعبہ جات کی انتظامیہ سے طلبا کی مدد کی سفارش کریں۔ رپورٹ لکھواتے ہوئے خیال رکھیے کہ:
- طلبا نے تمام ثبوت، خط و کتابت اور شائع شدہ موادمحفوظ کر رکھا ہے۔
- طلبا مسائل کو حقیقی طور پر حل کرنے میں کوشاں رہے ہیں۔
- مسائل کی نشاندہی اور حل کے دوران طلبا آپس میں تعاون کرتے رہے ہیں۔
- اپنے مسائل کے حل کے لیے متعلقہ شعبہ جات سے رابطے کے دوران تحمل، خوش اخلاقی اور خلوص کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔
- طلبا نے اپنی تمام کارروائی کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔
- پراجیکٹ رپورٹ کی تیاری تک تمام گروپ اتفاق رائے سے کام لیتے رہے ہیں۔
- پراجیکٹ رپورٹ عمدہ طریقے سے پیش گئی ہے۔
- تمام گروپوں کی معلومات اور پراجیکٹ رپورٹ جماعت میں پیش کی جائیں۔

قواعد:

اسمِ ذات:

وہ اسم جو اپنی خصوصیت کی وجہ سے دوسروں سے الگ سمجھا جائے لیکن اس کی خصوصیت سے مراد کوئی خوبی نہیں ہے۔ مثلاً: گائے، بھینس، اونٹ، گھوڑا، آگ، مکان، پتّھر، بچّہ، قلم، کرسی وغیرہ۔

اسمِ ذات کی اقسام:

اسمِ مکبّر : اسم جو کسی چیز کے اصل نام کی نسبت بڑا پن ظاہر کرے۔

مثلاً : بات سے بتنگڑ ، توت سے شہتوت ، راہ سے شاہراہ وغیرہ۔

اسمِ تصغیر : وہ اسم جو کسی چیز کے اصل نام کی نسبت چھوٹا پن ظاہر کرے۔
مثلاً : ڈبہ سے ڈبیا ، پہاڑ سے پہاڑی ، پنکھا سے پنکھی وغیرہ۔

اسمِ ظرف : (۱) ظرفِ زمان : وہ اسم جو وقت یا زمانے کو ظاہر کرے۔
مثلاً : پل ، لمحہ ، صدی ، گھڑی وغیرہ۔
(۲) ظرفِ مکان : وہ اسم جو جگہ یا مقام کو ظاہر کرے۔
مثلاً : ڈاک خانہ ، گھر ، اسکول ، مدرسہ وغیرہ۔

اسمِ آلہ : وہ اسم جو آلات یعنی اوزار اور ہتھیار کو ظاہر کرے۔
مثلاً : قینچی ، تلوار ، ہتھوڑا وغیرہ۔

اسمِ صوت : وہ اسم جو کسی جاندار یا بے جان کی آواز ظاہر کرے۔
مثلاً : ٹن ٹن ، ٹپ ٹپ ، میاؤں ، چھک چھک وغیرہ۔

کام نمبر ۱ :

کام کی نوعیت : اسمِ ذات کی شناخت ...... (گروپ کا کام)

- طلبا کی مدد سے چارٹ بنا کر جماعت میں لگایا جائے۔ طلبا کے پانچ گروپ بنا کر ایک ایک حصے پر کام کروائیں۔
- چارٹ کی مدد سے اسمِ ذات کی شناخت کروائیں۔

کام نمبر ۲ :

کام کی نوعیت : درست اسم کی شناخت ...... (شراکت کا کام)

- طلبا کو ملی جلی عبارت سے اسمِ ذات کی اقسام کی شناخت کروائیں۔
- طلبا کے شناخت کردہ اسم سے دوسرے جوڑے کے لیے کام تیار کروائیں۔ طلبا اسمِ ذات کے حصے مختلف حصوں میں غلط سلط لکھیں گے اور دوسرا جوڑا ان کی صحیح جگہ شناخت کرے گا۔

☆ ’’محسن ایک سیٹی لیتا ہے ، محمود گیند ، نوری ربر کی بطخ جو چوں چوں کرتی ہے اور سمیع ایک خنجری ، اسے بجا بجا کر وہ گائے گا۔ ذرا آگے لوہے کی دکان پر دست پناہ اور چھری چاقو بک رہے تھے۔

☆ وہ تیز قدم بڑھاتے گھر کو چلے ، گھڑی بھر میں شام ہونے کو آئی ایک شہہ سوار گھوڑا دوڑاتا گزر گیا۔ ناصر نے بٹو کے لیے جو پنکھی خریدی تھی دُھول سے اَٹ گئی۔‘‘

کام نمبر ۳ : (انفرادی کام)

کام کی نوعیت : گروہ بندی

- طلبا کو اسمِ ذات کی اقسام ملا جلا کر دیں اور ایک کاغذ پر پانچ کالم بنا کر درست اسم چن کر کالم میں لکھوائیں۔

حرف کی اقسام : کام کا آغاز

- **حرف :** یہ اکیلا کچھ معنی نہیں دیتا لیکن اسم اور فعل کو ملا کر جملے کو با معنی بناتا ہے۔
(میں ، سے ، تک ، پر ، اگر ، جب ، جو ، اوپر ، نیچے ، کو ، کا ، کے ، لیکن)
- مندرجہ بالا حروف اپنے مقام پر پورا مفہوم نہیں دے رہے۔ اسی طرح ان کے بغیر بھی جملے پورا مفہوم نہیں دیتے۔ مثال کے طور پر میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کا کام ضرور کروں گا۔ اس جملے میں دو حرف 'سے' اور 'کا' کے بغیر اگر جملہ پڑھا جائے تو آپ اسے یوں پڑھیں گے:
''میں نے آپ وعدہ کیا تھا کہ آپ کام ضرور کروں گا۔''
یہاں جملے میں ربط قائم نہیں ہو رہا اس لیے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ حروف کا استعمال اپنی جگہ کتنا اہم ہے۔

انفرادی کام :

۱۔ عبارت سے حروف شناخت کریں۔
بعض جگہ تو یہ کنال (نہر) اتنی تنگ ہے کہ دو جہاز مشکل سے اس میں سے گزر سکتے ہیں۔ سینکڑوں آدمی ہر وقت کام کرتے ہیں جب ٹھیک رہتی ہے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا پڑتا ہے کہ دونوں جانب سے جو ریت اُڑ اُڑ کر اس میں آتی ہے اس کا انتظام ہوتا رہے۔

۲۔ درج ذیل حروف عبارت میں ایسے استعمال کریں کہ بوجھل محسوس نہ ہوں اور عبارت رواں ہو جائے۔
جیسے : تک ، پر ، میں ، سے ، جب ، لیکن ، کا ، کو ، کے۔

- اپنا کام ساتھی کو دکھائیں اور اس کی رائے لیں۔

نوٹ : کام کے لیے تین منٹ دیں۔ کام تبدیل کروائیں۔ فرداً فرداً طلبا سے حروف کا استعمال سنیں۔

حروف کی اقسام :

۱۔ حرفِ جار :

- وہ حرف جو اسم اور فعل کو ملا کر معنی دیں اور خود کوئی معنی نہ رکھتے ہوں۔

جیسے : میں ، سے ، پر ، تک ، اندر ، باہر ، واسطے ، لیے ، ساتھ ، سامنے ، آگے ، پیچھے۔

۲۔ حرفِ ندا :

- وہ حرف جو پکارنے کے لیے بولے جائیں۔ جیسے : ارے ، او ، اے ، اجی۔

۳۔ حرفِ استفہام :

- یہ سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
  جیسے : کون ، کہاں ، کیا ، کب ، کیسے ، کیوں ، کس طرح ، کس لیے ، کیونکر۔

۴۔ حرفِ اضافت :

- یہ حرف دو اسموں کا باہمی تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے : کا ، کے ، کی ، را ، رے ، ری، نا ، نے ، نی۔

۵۔ حرفِ شرط و جزا :

- وہ حرف جو شرط کے موقع پر بولے جائیں۔ جیسے : اگر ، گر ، جو ، جب ، اگرچہ ، ہرچند ، جونہی ، جبکہ۔

۶۔ حرفِ جزا :

وہ حرف جو جزا کے موقع پر استعمال ہوں۔ جیسے : تو ، تب ، مگر ، پھر ، بھی ، لیکن ، چونکہ ، لہٰذا ، سو۔

۷۔ حرفِ نفی :

- یہ حرف صرف انکار ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے : نہیں ، نہ ، مت۔

۸۔ حرفِ عطف :

- جو حرف دو کلموں کو ملائیں وہ حرفِ عطف کہلاتے ہیں۔ جیسے : اور ، و ، کر ، کے ، بھی ، پھر۔

کام نمبر ۱ :

کام کی نوعیت : حرف کی شناخت ...... (شراکت کا کام)

۱۔ طلبا سے حرف کی اقسام پر کام کروایا جائے۔ سافٹ بورڈ پر کشتی کا نمونہ بنا کر اس پر حروف کے جھنڈے لگا دیے جائیں اور دائیں طرف پاکٹ بنا کر ہر حرف کے نمبر شمار لکھ کر ان میں تمام حروف کے کٹ آؤٹ طلبا سے تیار کروا کر اس میں ڈال دیے جائیں۔

۲۔ درج ذیل اقتباس سے حرف کی شناخت کروا کر الگ لکھوایئے۔

’’کہتے ہیں کہ ایک ظالم اور بے رحم سپاہی نے درویش کے سر پر پتّھر مارا۔ درویش نے اسے صاحبِ اقتدار پا کر خاموشی اختیار کی اور وہ پتّھر اپنے پاس سنبھال کر رکھ لیا۔ کچھ عرصے بعد حاکم اس سپاہی سے ناراض ہو گیا اور اسے سخت سزا سنائی گئی اور کنویں میں قید کر ڈالا۔ وہ درویش وہاں پہنچا اور وہی پتّھر اس شخص کے سر پر

دے مارا۔ سپاہی درد سے بلبلا اُٹھا اور منھ اُٹھا کر بولا، ''اے بندۂ خدا! تُو نے مجھے بلا وجہ کیوں مارا؟'' وہ درویش بولا، ''مجھے پہچان میں وہی شخص ہوں جسے تُو نے بے وجہ پتّھر مارا تھا۔ اس وقت تُو صاحبِ اختیار تھا اور میں مجبور، اب خدا نے تجھے اس حالت میں لا کھڑا کیا تو میں بدلہ اُتار رہا ہوں۔''

کام نمبر ۲:

- ساتھی کے ساتھ شراکت میں کام کرتے ہوئے مکالمہ تیار کریں جو حرفِ استفہام اور حرفِ نفی کے استعمال کو واضح کرے۔
- یہ مکالمہ دکاندار/گاہک، مالک مکان/کرایہ دار، ٹیکسی ڈرائیور/مسافر کے مابین کیا جاسکتا ہے۔
- اپنا تیار کردہ مکالمہ دوسرے شریک جوڑے کو دیں۔
- طلبا کو مندرجہ بالا حرف کے تحت مکالمہ تیار کرنے کو کہیں اس کام کے لیے انھیں ۵ + ۵ منٹ دیں۔
- کام تبدیل کرائیں اور شناخت کے لیے ۵ منٹ دیں۔
- کام واپس لیں اور جائزے کے لیے ۲ منٹ دیں۔
- شریک طلبا کے مکالمے جماعت میں سنوائیں اور قواعد کی شناخت پر جماعت کی رائے لیں۔

باب اوّل: مضامین

اسوۂ کامل

تجنیسِ معنوی:

۱۔ اشارات کی مدد سے معمّے میں دیے گئے الفاظ شناخت کریں۔

۴م	ق	ر	ر	ت	ص	۱ع
گ	۶ن	ک	ت	ہ	ض	ر
۸ن	ل	ج	۷م	گ	ک	ض
۲ب	ظ	ژ	۳ہ	ا	ن	و
ص	پ	ر	ا	غ	ء	ق
ر	ڈ	چ	م	ظ	ب	ع
ی	ش	د	ی	۵ع	ز	م

اوپر سے نیچے:

۱۔ یہ پیمانہ چوڑائی ناپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
۲۔ اسے بہتر بنانے کے لیے بادام کھائے جاتے ہیں۔
۳۔ بھائی نے اگر سیر کرانے کا اقرار کر لیا تو یہ ہماری جیت ہوگی۔

دائیں سے بائیں:

۴۔ اس کا متشابہ لفظ کسی عمدہ شعر کو دوبارہ سننے کے لیے بولا جاتا ہے۔
۵۔ قائد اعظم نے پاکستان بنانے کے لیے ٹھان لی تھی۔
۶۔ ساری تقریر میں ایک ہی بات قابلِ ذکر تھی۔

ترچھا:

۷۔ اس کی پیمائش کے لیے لیٹر استعمال ہوتا ہے۔
۸۔ یہ کمزور ہو تو رات کی تاریکی میں صاف سجھائی نہیں دیتا۔

۲۔ درج ذیل الفاظ میں سے درست متشابہ الفاظ تلاش کریں اور معمّے کے الفاظ کے مقابل لکھیں۔

نذر، آراء، حامی، اصل، مایا، اسرار، مقرر، چارہ، بسر، باز، عرض، بری، عظم، حجر

(i) ....   (ii) ....   (iii)................................

(iv) ....   (v)................................   (vi) ....

(vii) ....   (viii)...............................

اسوۂ کامل

ا۔ درج ذیل احادیث کا بغور مطالعہ کریں اور ان کا مفہوم مختصراً بیان کریں۔

(i) ''جو کوئی علم حاصل کرنے کے لیے رستہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور علم سیکھنے سے ہی آتا ہے۔'' (بخاری، کتاب العلم)

(ii) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ، ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ رکھے (خوش) جس نے مجھ سے کوئی بات سنی اور جس طرح سنی تھی اسی طرح اس کو آگے پہنچا دیا۔'' چنانچہ اکثر وہ لوگ جنھیں پہنچا دیا جاتا ہے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ)

(iii) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کلام فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تھے تاکہ ہم اچھی طرح سمجھ لیں۔ (بخاری)

(iv) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جب ابنِ آدم (انسان) مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے صدقۂ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔'' (مسلم)

(v) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص دنیا میں کسی بندے کے عیب چھپائے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپائے گا۔''

(vi) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تم جنّت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمھارے درمیان محبت پیدا ہو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔''

وضاحت :

(i) .... (ii) ....

(iii) .... (iv) ....

(v) .... (vi) ....

خوشامد

ا۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح کریں۔

’’یہ سب بندوبست کر کے ماما گھر واپس آئی اور مولوی صاحب کے خدمت گار نے پاؤں دبانے میں یہ سب حال مولوی صاحب سے بیان کیا اور محمد کامل کی ماں کے ذریعے اصغری کو بھی معلوم ہوا۔ صبح ہوئی تو بزاز اور ہزاری مل طلب ہوئے حساب میں حجّت ہونے لگی۔ ماما چڑھ چڑھ کر بولتی تھی۔ بزاز نے کہا، ’’تُو بڑھیا ٹرٹر کیوں کرتی ہے اُٹھا اپنی چوڑیاں تُو تو پندرہ روپے کی بتاتی تھی۔ بازار میں نو روپے کی آ نکلتے ہیں۔‘‘ ہزاری مل نے پہنچیاں اور جوشن سامنے رکھ دیے اور عظمت سے کہا، ’’نہیں صاحب یہ مال ہمارے کام کا نہیں۔‘‘

حوالہ متن : ....

....

خاکہ : ....

....

موقع محل : ....

....

تشریح : ....

....

....

....

....

....

جگنو اور ہم

۱۔ درج ذیل اقتباسات میں سے تشبیہات اور استعارات شناخت کریں اور ان کے کالم میں درج کریں۔

نہایت ہی خطرناک وہ شخص ہے جس میں ہمت مفقود ہو اور خود ڈُھل مُل یقین ہو۔ ہر معاملے میں گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا اس کا شعار ہو۔ایسا آدمی زندگی کی دوڑ دھوپ سے علیحدہ دھکیل دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس فولاد جیسی قوتِ ارادی رکھنے والا اپنے استقلال اور ہمت کی بدولت آخر کار ہر مزاحمت پر فتح پاتا ہے۔

ماں کی نظر میں اس کا بیٹا چاند ہوتا ہے جس کا مقابلہ کوئی حسین سے بڑھ کر حسین بھی نہیں کرسکتا۔ باپ کی نظر میں اس کا بیٹا شیر کا جگر لے کر پیدا ہوا ہے وہ تیر کی سی پھرتی سے دشمن پر جھپٹ کر اُسے پَل کے پَل میں زیر کرسکتا ہے۔

چودھری جان محمد اس بستی کے زمیندار تھے۔مزاج کے اچھے نہ تھے۔مغرور اور متکبّر مشہور تھے پر دل شیشے کی طرح شفاف تھا۔کبھی کسی کو ستایا نہیں نہ دکھ دیا پر اپنے غصے کے ہاتھوں عاجز تھے جو آندھی جیسا تھا جب غصے میں بپھرے ہوتے تو راہ کی ہر رکاوٹ کو ٹھوکر سے اُڑا دیتے۔

ان کی ایک ہی اولاد تھی ماہ جبین پھول سی نازک اور سرو قد۔ ایسے میں وہی سب کی ڈھال بن جاتی۔ اس کی نرم مسکراہٹ اور شیریں آواز سے باپ کا دل پگھل جاتا اور سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا۔

تشبیہات	استعارات

۲۔ کوئی سی دو تشبیہات اور دو استعارات اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

....

....

....

....

جگنو اور ہم

ا۔ دیے گئے مناظر کو منظر نگاری کے اصولوں کے مطابق اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

لومڑی اور بھیڑیا

ا۔ درج ذیل ضرب الامثال کے سامنے ان کے معانی لکھیں :

ضرب الامثال	معانی
ایک اکیلا دو کا میلا	
ایک تو چوری دوسرے اس پر سینہ زوری	
پیٹ کے بگاڑ سے سارے بگاڑ	
ایک ترکش کے تیر ہیں	
پیسہ ہاتھ کا میل ہے۔	
چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل	
دید نہ شنید آئے میاں مجید	
ڈرا سو مرا	

معانی :

اعتبار دولت سے بہتر ہے۔قصور کر کے اس پر شرمانے کے بجائے اور شیر ہونا۔ بن بلائے مہمان ۔ایک تھالی کے چٹّے بٹّے ہیں۔ دولت ادنیٰ چیز ہے۔ دو شخص باہم مل کر بہت کام کر سکتے ہیں۔ جو ڈرتا ہے وہ مرتا ہے۔کم درجے کے آدمی کا اچھی چیز استعمال کرنا۔ ساری بیماریاں معدہ سے ہوتی ہیں۔ ظالم کچھ کرے نہ کرے بدنام ضرور ہوتا ہے۔مالدار ہے مگر بے وقوف ہے۔

۲۔ مندرجہ بالاضرب الامثال میں سے کسی ایک ضرب المثل کو منتخب کریں اوراس کے مطابق صورتحال لکھیں :

....

....

مکالمہ نگاری :

مکالمہ نگاری اور علاماتِ اوقاف کا استعمال کریں۔

دو بیل

۱۔ درج ذیل اقتباس کا اسلوب واضح کریں۔

دونوں بھوک سے بے حال ہو رہے تھے۔ کھیت میں مٹر کھڑی تھی ، چرنے لگے۔ رہ رہ کر آہٹ لے رہے تھے کہ کوئی آ تو نہیں رہا جب پیٹ بھر گیا تو دونوں کو آزادی کا احساس ہوا۔ وہ اُچھلنے کودنے لگے ، پہلے ڈکار لی پھر سینگ ملائے اور ایک دوسرے کو دھکیلنے لگے۔ موتی نے ہیرا کو کئی قدم پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ وہ کھائی میں گر گیا۔ تب اسے غصہ آ گیا ، سنبھل کر اُٹھا اور موتی سے لڑنے لگا۔ موتی نے دیکھا کھیل جھگڑا ہوا چاہتا ہے تو ایک طرف ہٹ گیا۔ اتنے میں دو آدمی ڈنڈے لاٹھیاں لیے آ گئے اور دونوں بیلوں کو گھیر لیا۔ ہیرا تو مینڈھ پر تھا نکل گیا ، مگر موتی کھیت میں تھا اس کے کھر کیچڑ میں دھنسنے لگے نہ بھاگ سکا۔ پکڑا گیا۔ ہیرا نے دیکھا دوست تکلیف میں ہے تو لوٹ پڑا ، پھنسیں گے تو اکٹھے۔ رکھوالوں نے اسے بھی پکڑ لیا۔

۲۔ اقتباس کس منظر کی جھلک دکھا رہا ہے؟ یہ جزویات نکات کی صورت میں لکھیں۔

....

....

۳۔ افسانے کے اس موڑ پر مصنّف نے کچھ حقائق بیان کیے ہیں۔ ان جملوں کی نشاندہی کریں۔

....

....

۴۔ انسانی رویّے عمر کے ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اقتباس سے ان حصوں کی نشاندہی کریں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

....

....

۵۔ مصنّف کے اسلوب کی خصوصیات کا جائزہ لیں۔ حوالے سے ثابت کریں۔

....

....

منظور

ا۔ درج ذیل اقتباس کو بغور پڑھیں اور سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

اقتباس :

بہت غور وفکر کے بعد اس نے سوچا کہ لوگوں نے تماشا دیکھنے کی خاطر جس کے اشتہار جہاز والے بانٹ رہے تھے، دکانیں بند کر رکھی ہیں۔ اب اس نے خیال کیا کہ وہ کوئی نہایت دلچسپ تماشا ہوگا جس کے لیے تمام بازار بند ہیں۔ اسی خیال نے خالد کو سخت بے چین کر دیا اور وہ اس وقت کا نہایت بے قراری سے انتظار کرنے لگا جب اس کے ابّا اس کو تماشا دکھانے کو لے چلے۔ وقت گزرتا گیا۔ وہ خونی گھڑی قریب تر آتی گئی۔ سہ پہر کا وقت تھا، خالد، اس کا باپ اور والدہ صحن میں بیٹھے ایک دوسرے کو خاموش نگاہوں سے تک رہے تھے۔ ہوا سسکیاں بھرتی ہوئی چل رہی تھی۔

تڑ......تڑ......تڑ......تڑ............

یہ آواز سنتے ہی خالد کے باپ کے چہرے کا رنگ کاغذ کی طرح سفید ہوگیا۔ زبان سے بمشکل اس قدر کہہ سکا ''گولی''۔ خالد کی ماں فرطِ خوف سے ایک لفظ بھی منھ سے نہ نکال سکی۔ گولی کا نام سنتے ہی اسے ایسا معلوم ہوا، جیسے خود اس کی چھاتی میں گولی اُتر رہی ہے۔

خالد اس آواز کو سنتے ہی اپنے والد کی انگلی پکڑ کر کہنے لگا: ''ابّا جی چلو چلیں! تماشا تو شروع ہوگیا ہے!''

''کون سا تماشا؟'' خالد کے باپ نے اپنے خوف کو چُھپاتے ہوئے کہا۔''وہی تماشا جس کے اشتہار آج صبح جہاز بانٹ رہے تھے۔کھیل شروع ہوگیا ہے،تبھی تو اتنے پٹاخوں کی آواز سنائی دے رہی ہے۔''

''ابھی بہت وقت باقی ہے،تم شور مت کرو...... خدا کے لیے اب جاؤ ماما کے پاس جا کر کھیلو!''

خالد یہ سنتے ہی باورچی خانے کی طرف گیا مگر وہاں ماما کو نہ پا کر اپنے والد کی نشست گاہ میں چلا گیا اور کھڑکی سے بازار کی طرف دیکھنے لگا۔

بازار آمد و رفت بند ہوجانے کی وجہ سے سائیں سائیں کر رہا تھا۔ دور فاصلے سے کتّوں کی دردناک چیخیں سنائی دے رہی تھیں۔ چند لمحات کے بعد ان چیخوں میں انسان کی دردناک آواز بھی شامل ہوگئی۔

سوالات:

۱۔ مصنّف کس کا نکتۂ نظر پیش کر رہا ہے؟

....

....

....

۲۔ 'تماشا دیکھنے کا تجسّس' مصنّف کہانی کو اس موڑ پر کیوں لایا ہے؟

....

....

....

۳۔ سنسان بازار کی منظر کشی کس مقصد کے تحت کی گئی ہے؟

....

....

....

۴۔ مصنّف کا اسلوب بیان کریں۔

....

....

....

زیورخ تک

ا۔ درج ذیل اقتباسات کی تحریر کو ایسے تبدیل کر کے لکھیں کہ مزاح کا عنصر نمایاں ہو جائے۔

اقتباسات

(i) حکایت: کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک قاضی صاحب معزول ہوگئے۔ ان کے دشمن بہت تھے۔ ان میں سے ایک نے اس قاضی کے بعد جو ان کی جگہ مقرّر ہوا یہ دعویٰ کیا کہ میرے دس ہزار دینار قاضی صاحب کے پاس ہیں لیکن میرا گواہ کوئی نہیں ہے۔ اس کا ارادہ تھا کہ قاضی صاحب حلف اٹھالیں۔ قاضی نے ان کو بلایا۔ انھوں نے پوچھا کہ اس شخص کا کیا دعویٰ ہے۔ اس نے کہا کہ دس ہزار دینار کا دعویٰ کرتا ہے۔ قاضی شرف جہاں نے دس ہزار قاضی کے پاس بھیج دیے کہ مدّعی کو دے دو۔ سلطان علاؤالدین کو بھی خبر ہوگئی کہ یہ دعویٰ جھوٹا تھا۔ اس نے قاضی شرف جہاں کو بحال کر دیا اور اس کے پاس دس ہزار دینار بھیج دیے۔

(ii) اصل میں یہ خیال بہت پرانا ہے اور ہر زمانے میں ان دو سمندروں کو باہم ملا دینے کی کوششیں جاری رہیں یہاں تک کہ مصر کے قدیم بادشاہوں نے بھی اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے چھ سو سال قبل نیکو (فرعون مصر) نے ایک لاکھ غلام مزدور اس نہر کے کھودنے پر لگائے جب ایرانیوں نے مصر کو فتح کیا۔ دارا بادشاہ نے اس کام کو مکمل کرنا چاہا۔ لیکن صحرائے اعظم کی ریت ہر بار اس نہر کو بند کر دیتی۔ چنانچہ مصر کی مشہور خوبصورت شہزادی قلوپطرہ جب رومیوں سے شکست کھا کر بھاگی تو اس نے اسی نہر کے ذریعے فرار ہونا چاہا۔ لیکن وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ نہر ریت کے انبار سے پٹی پڑی ہے۔

(iii) انھی لوگوں میں ایک شعبدہ بازی بھی ہے کہ ایک مرغی کا بچّہ ہاتھ میں لیے ہے اور کسی نامعلوم ترکیب سے ایک کے دو بنا کر دکھاتا ہے ایک نوجوان مصری دکان دار سے میں نے سگریٹ خریدنے چاہے اور باتوں باتوں میں میں نے اس سے کہا کہ میں مسلمان ہوں مگر چوں کہ میرے سر پر انگریزی ٹوپی تھی اس نے ماننے سے تامّل کیا۔ اور مجھ سے کہا کہ تم ہیٹ کیوں پہنتے ہو؟ تعجب ہے کہ یہ شخص ٹوٹی پھوٹی اُردو بولتا۔ جب وہ میرے اسلام کا قائل ہوکر یہ جملہ بولا ”تم بھی مسلم ہم بھی مسلم“ تو مجھے بڑی مسرت ہوئی میں نے اسے جواب دیا کہ ہیٹ پہننے سے کیا اسلام تشریف لے جاتا ہے؟

زیورخ تک

۱۔ درج ذیل عبارت میں سے اسم ضمیر کی حالتیں شناخت کر کے ان کے کالم میں درج کریں۔

ایک شخص کی کچھ لوگوں سے تکرار ہوگئی۔ تکرار تہذیب کے دائرے میں رہتی تو کوئی مضائقہ نہیں تھا لیکن وہ شخص اپنی زبان پر قابو نہ رکھ سکا اور انھیں برا بھلا کہنے لگا۔ انھوں نے مشتعل ہو کر اس کا گریبان پھاڑ ڈالا اور خوب پیٹا۔ پٹ پٹا کر وہ درد سے کراہتا ہوا اُٹھا۔ کبھی اپنے زخموں کو دیکھتا کبھی کپڑوں کو۔ ایک جہاندیدہ شخص نے اُسے دیکھا تو پوچھا، ''کیا ہوا؟'' وہ بولا، ''انھوں نے میرے کپڑے پھاڑ ڈالے اور مجھ پر بہت تشدد کیا ہے۔'' اس آدمی نے اس تشدد کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب میں سارا واقعہ بیان کیا۔ وہ شخص بولا، ''اگر تم اپنی زبان پر قابو رکھتے تو وہ تم پر ظلم نہ کرتے۔ پھول کو دیکھو جب تک وہ غنچہ رہتا ہے کوئی اس کو نہیں چھیڑتا۔ جونہی وہ منھ کھول کر پھول بن جاتا ہے۔ اس پر ہر طرف سے کیڑے اور رس چوسنے والے اور توڑنے والے حملہ کر دیتے ہیں۔ میری بات مانو آئندہ کبھی ایسا نہ کرنا ان کی بات پر خاموش رہنا۔ یوں بھی ہم پر فرض ہے کہ زبان درازی نہ کریں کیونکہ اس کی سزا مل کر رہتی ہے۔''

ضمیرِ فاعلی	ضمیرِ مفعولی	ضمیرِ اضافی	ضمیرِ مجروری

۲۔ درج ذیل ضمائر کو جملے میں استعمال کریں۔

ضمیرِ فاعلی: ....

ضمیرِ مفعولی: ....

ضمیرِ اضافی: ....

ضمیرِ مجروری: ....

چھلانگ

ا۔ درج ذیل اقتباسات دو معروف مصنّفین کے ہیں۔ انھیں بغور پڑھیں اور دونوں مصنّفین کے اسلوب پر اپنی رائے دیں۔

کھانا پک رہا ہے...... (اصل عبارت۔ آزاد)

دیکھنا! بیوی آپ بیٹھی پکا رہی ہے۔ ہر چیز کیا قرینے سے رکھی ہے۔ دھوئے دھائے برتن صندوق پر چُنے ہیں۔ ایک طرف نیچے اوپر مٹّی کے برتن دَھرے ہیں۔ کسی میں دال ہے، کسی میں آٹا، کسی میں چاول۔ پُھکنی، دسپنا اور پانی کا لوٹا پاس ہے۔ آٹا گندھا رکھا ہے۔ چاول پک چکے ہیں۔ نیچے اُتار کر رکھے ہیں۔ دال چولھے پر چڑھی ہے۔ نیچے آنچ ہو رہی ہے۔ آپ پاس بیٹھی ہے کہ آگ نہ بجھ جائے یا دال نہ جل جائے۔ اب چپنی اٹھائی ہے۔ دال دیکھ رہی ہے کہ گل گئی ہو تو نیچے اُتار کر رکھے۔ کرچھے میں گھی گرم کرے، کتر کر پیاز ڈالے، جب لال ہوجائے تو دال بگھارے۔ پھر توا چڑھائے، روٹی پکائے۔ میاں جب آتا ہے تو کھانا لاکر سامنے رکھتی ہے۔ کھا چکتا ہے تو برتن اٹھا لیتی ہے۔ کھانے پکانے سے فارغ ہوتی ہے تو کبھی سینا لے بیٹھتی ہے، کبھی چرخا کاتنے لگتی ہے۔ کیوں نہ ہو؟ بڑی سلیقے والی ہے۔ ماں بہنوں کی بدولت یہ ساری باتیں سیکھی ہیں۔ آپ ہاتھ پاؤں نہ ہلائے تو گھر کا کام کیونکر چلے؟

کھانا خود بخود پک رہا ہے: (پطرس بخاری)

دیکھنا، بیوی آپ بیٹھی پکا رہی ہے ورنہ دراصل یہ کام میاں کا ہے۔ ہر چیز کیا قرینے سے رکھی ہے۔ دھوئے دھائے برتن صندوق پر چُنے ہیں تاکہ صندوق کُھل نہ سکے ایک طرف نیچے اوپر مٹّی کے برتن دَھرے ہیں۔ کسی میں دال ہے اور کسی میں آٹا۔ چولھا پھکنی اور پانی کا لوٹا پاس ہے، تاکہ جب چاہے آگ جلالے جب چاہے پانی ڈال کر بجھا دے۔ آٹا گندھا رکھا ہے چاول پک چکے ہیں۔ نیچے اتار کر رکھے ہیں۔ دال چولھے پر چڑھی ہے۔ غرض یہ کہ سب کام ہوچکا ہے لیکن یہ پھر بھی پاس بیٹھی ہے۔ میاں جب آتا ہے تو کھانا لاکر سامنے رکھتی ہے۔ پیچھے کبھی نہیں رکھتی۔ کھا چکتا ہے تو کھانا اٹھا لیتی ہے۔ ہر روز یوں نہ کرے تو میاں کے سامنے ہزاروں رکابیوں کا ڈھیر لگ جائے۔ کھانے پکانے سے فارغ ہوتی ہے تو کبھی سینا لے بیٹھتی ہے، کبھی چرخہ کاتنے لگتی ہے کیوں نہ ہو؟ آپ ہاتھ پاؤں نہ ہلائے تو ڈاکٹر سے علاج کروانا پڑے۔

اقتباس ۱: ....

....

....

....

....

....

....

اقتباس ۲: ....

....

....

....

....

....

....

چھلانگ

ا۔ ساتھی کے ساتھ کام کریں اور درج ذیل صورتحال میں سے کسی ایک پر مکالمہ تیار کریں۔ (کرداروں کے مطابق لب ولہجہ شامل کریں۔)

مکالمہ نگاری/ رول پلے کرنا:

صورتحال ۱:

ایک غریب شخص روزگار کی تلاش میں سرگرداں ایک ہوٹل کے سامنے سے گزرتا ہے۔ ہوٹل سے کوفتوں کی خوشبو سونگھ کر اسے بھوک ستاتی ہے۔ وہ وہیں کھڑا کھڑا روٹی کے نوالے میں خوشبو لپیٹ لپیٹ کر کھاتا ہے۔ ہوٹل کا مالک اس سے خوشبو کھانے کے پیسے مانگتا ہے اور اس کے انکار پر برہم ہو جاتا ہے۔ ایک راہگیر معاملہ دیکھ کر فیصلہ تجویز کرتا ہے۔ جیب سے چند سکے نکال کر ان کی جھنکار سناتا ہے۔ یوں خوشبو کھانے کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔ ہوٹل کا مالک دَم بخود رہ جاتا ہے۔

صورتحال ۲:

ایک شخص پیٹ کے درد میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ حیوانات کے ڈاکٹر کے پاس علاج کے لیے چلا جاتا ہے۔ ڈاکٹر کی دوا سے اس کی بینائی انتہائی کمزور ہو جاتی ہے۔ وہ ڈاکٹر پر مقدمہ کر دیتا ہے۔ جج یہ کہہ کر مقدمہ خارج کر دیتا ہے کہ اس نے ڈاکٹر کی کس اہلیت کی بنا پر اس کو علاج کے لیے منتخب کیا۔

- طلبا کو یہ کام دو گروپوں میں الگ الگ کروایا جائے یعنی ایک صورتحال پر دو گروپ الگ الگ کام کریں۔
- مکالموں کی تیاری ۔عنوان/ نام اور پیشکش کے لیے اگر طلبا چاہیں تو معلّم/معلّمہ مدد کریں۔
- کام مکمل ہو اور پیش کیا جا رہا ہو تو دوسری صورتحال والا گروپ ان کے کام کا جائزہ لے، نکات نوٹ کرے اور اپنا تجزیہ پیش کرے۔ یہی طریقہ دوسرے گروپ کے ساتھ اختیار کیا جائے۔ اب تجزیہ کرنے والے گروپ ان دونوں کی کارکردگی کا جائزہ لیں جہاں فرق محسوس کریں، سوال پوچھیں کہ ایسا کیوں ہے؟ کام کے اختتام پر آپ دیکھیں گے کہ چاروں گروپ پیشکش اور جائزہ لینے کے تجربات حاصل کر چکے ہیں۔

مکالمہ:

....

....

....

مہینے کی پہلی تاریخ

۱۔ درج ذیل عبارت سے مرکّب جملے شناخت کریں اور مرکّب الفاظ کے گرد دائرہ لگائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہتر اور مناسب پیدا کیا ہے۔ اچھائی اور بُرائی پیدا کی ہے۔ نیکی اور بدی تخلیق کی ہے۔ انسان نے جب شعور کی دولت پائی تو کُنبوں کی شکل میں رہنا شروع کیا۔ جُوں جُوں مخلوق بڑھتی گئی آبادیاں بھی بڑھتی گئیں۔ کُنبے چھوٹے چھوٹے گاؤں اور دیہات میں تبدیل ہوتے گئے۔ دیہات سے قصبے بنے اور پھر قصبے شہروں میں تبدیل ہوتے گئے۔ افزائشِ نسل کے ساتھ ضروریات زندگی میں بھی اضافہ ہوتا گیااور انسان دن بدن محفوظ سے محفوظ تر ہو گیا۔ ابتدا میں انسان غاروں میں رہتا تھا۔ پھر کچے مکان بنائے اور جب پکّے مکان بننے لگے تو انسان نے اپنی رہائش کے لیے بڑے بڑے محل تعمیر کرنا شروع کر دیے۔ تاہم دیہاتی اور شہری زندگی میں بھی آج بھی تفاوت ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شہری علاقوں میں زیادہ سہولتیں میسّر ہیں۔ صفائی سُتھرائی کے انتظامات دیہات کی نسبت بہتر ہیں۔ صفائی سُتھرائی کے انتظامات دیہات کی نسبت بہتر ہیں۔

دیہاتی لوگ بہت محنت کرتے ہیں مگر انھیں شہر جیسی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔ دیہات میں علاج کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے جو لڑکے ان کے کوٹے پر ڈاکٹر بنتے ہیں انھیں یہاں خوشی خوشی اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔ چونکہ ان کا بروقت علاج نہیں ہوسکتا اس لیے اکثر لوگ جانبر نہیں ہو سکتے۔ حکومت کو چاہیے کہ دیہاتوں میں شفا خانے بنائے ورنہ لوگوں کی تکلیفیں ختم نہیں ہوں گی۔

مرکّب کی اقسام	مرکّب جملے
مرکّب تابع تمیزی	جُوں جُوں مخلوق بڑھتی گئی آبادیاں بھی بڑھتی گئیں۔

تخم تاثیر صحبت اثر

ا۔ درج ذیل جملوں سے محاورے اور روزمرّہ شناخت کریں اور ان کی تصحیح کریں۔ محاورے کے سامنے 'م' اور روز مرّہ کے سامنے 'ر' لکھیں۔

(i) پانی دیکھو پانی کی دھار دیکھو۔ ....

(ii) میں نے لاہور جانا ہے۔ ....

(iii) شایان دن بدن ترقی کر رہا ہے۔..

(iv) ان دونوں میں بیس اکّیس کا فرق ہے۔ ....

(v) سرفراز راتوں رات گھر پہنچ گیا۔ ....

(vi) برائے مہربانی معاف فرمائیں۔..

(vii) وہ میرے سینے پر مونگ دلتا ہے۔ ....

(viii) آپ ضرور بضرور تشریف لائیں۔..

(ix) آپ کا کہنا سر ماتھے پر..

(x) یہ منھ اور ماش کی دال۔ ....

(xi) پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ ....

(xii) مجھے سخت حیرانگی ہوئی۔ ....

(xiii) اُس کی شہرت کی طوطی بول رہی ہے ۔..

(xiv) ہم سب بخیریت سے ہیں۔..

(xv) بھائیوں میں آئے روز کا جھگڑا اچھا نہیں ہوتا۔ ....

(i).......................... (ii).......................... (iii).......................... (iv)..........................

(v).......................... (vi).......................... (vii).......................... (viii)..........................

(ix).......................... (x).......................... (xi).......................... (xii)..........................

(xiii).......................... (xiv).......................... (xv)..........................

مکاتیب

ا۔ دیے گئے اقتباس کی تشریح سیاق وسباق کے حوالے سے کریں۔

"چناچہ میں آٹھویں رجب ۱۲۱۲ھ میں روبکاری کے واسطے یہاں بھیجا گیا۔ ۱۳ برس حوالات میں رہا۔ ۷ رجب ۱۲۲۵ھ کو میرے واسطے حکم دوامِ حبس صادر ہوا۔ ایک بیڑی میرے پاؤں میں ڈال دی اور دلّی شہر کو میرا زندان خانہ مقرر کیا اور مجھے اس زندان میں ڈال دیا گیا۔ فکرنظم ونثر کو مشقّت ٹھہرایا۔ برسوں بعد میں جیل خانے سے بھاگا۔ تین برس بلادِ شرقیہ میں پھرتا رہا۔ پایاں کار مجھے کلکتہ سے پکڑ لائے۔ پھر اسی محبس میں بٹھا دیا۔"

حوالہ متن : ....

....

خط کا خاکہ : ....

....

....

موقع محل : ....

....

تشریح : ....

....

....

....

چکّر ہے پاؤں میں

۱۔ دیے گئے کلام کو بغور پڑھیں اور شاعر کے اسلوب کی وضاحت کریں۔

فرصت کی تمنّا

افکار معیشت کے
فرصت ہی نہیں دیتے
میں چاہتا ہوں دل سے
کچھ کسب ہنر کر لوں
گلہائے مضامیں سے
دامانِ سخن بھر لوں
ہے بخت مگر واژوں
فرصت ہی نہیں ملتی

فرصت کو کہاں ڈھونڈوں فرصت ہی کا رونا ہے

پر جی میں یہ آتی ہے
کچھ عیش ہی حاصل ہو
دولت ہی ملے مجھ کو
وہ کام کوئی سوچوں
پھر سوچتا یہ بھی ہوں

یہ سوچنے کا دھندا فرصت ہی میں ہونا ہے
فرصت ہی نہیں دیتے افکار معیشت کے

علّامہ اقبال

جوڑی کا کام :

(i) علّامہ اقبال نے ان اشعار میں کیا فلسفۂ حیات پیش کیا ہے؟
(ii) شاعر نے گُل کو شاخ سے کیا نسبت دی ہے؟
(iii) شاعر کے اسلوب پر اپنی رائے دیں۔

فریبِ نظر ہے سکون و ثبات — تڑپتا ہے ہر ذرّۂ کائنات
سمجھتا ہے تو راز ہے زندگی — فقط ذوقِ پرواز ہے زندگی!
اُلجھ کر سلجھنے میں لذّت اسے — تڑپنے پھڑکنے میں راحت اسے
اُتر کر جہانِ مکافات میں ! — رہی زندگی موت کی گھات میں
گُل اس شاخ سے ٹوٹتے بھی رہے — اسی شاخ سے پُھوٹتے بھی رہے
سمجھتے ہیں ناداں اسے بے ثبات — اُبھرتا ہے مٹ مٹ کے نقشِ حیات
بڑی تیز جولاں ، بڑی زود رس ! — ازل سے ابد تک رمِ یک نفس
زمانہ کہ زنجیر ایّام ہے ! !
دَموں کے اُلٹ پھیر کا نام ہے

....

....

....

....

....

....

....

علّامہ اقبال

۱۔ دی گئی نظم میں شاعر کس سے مخاطب ہے اور کیا بتانا چاہ رہا ہے۔ نغمۂ جبرئیل آشوب سے شاعر کی کیا مراد ہے۔ شاعر ان اشعار کے ذریعے کیا نصیحت کر رہا ہے؟ شاعر کے اسلوب کی وضاحت کریں۔

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے، تُو نہیں جہاں کے لیے
یہ عقل و دل ہیں شرر شعلۂ محبت کے!
وہ خار و خس کے لیے ہے، یہ نیستاں کے لیے
مقامِ پرورش آہ و نالہ ہے یہ چمن
نہ سیر گل کے لیے ہے، نہ آشیاں کے لیے
رہے گا راوی و نیل و فرات میں کب تک
ترا سفینہ کہ ہے بحرِ بیکراں کے لیے
نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پرسوز!
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے
ذرا سی بات تھی، اندیشۂ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیبِ داستاں کے لیے
مِرے گلو میں ہے اک نغمہ جبرئیل آشوب
سنبھال کر جسے رکھا ہے لامکاں کے لیے

غزل: مرزا اسد اللہ خان غالبؔ

۱۔ درج ذیل اشعار کے اسلوب سے شاعر کا اندازہ لگائیں اور شعرا کے کلام کا جائزہ لیں۔

(i) یاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے
آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے
جو کرنے ہیں کام ان کو جلدی بھگتاؤ
طلبی کا پیام وہ چلا آتا ہے

(ii) تغافل دوست ہوں، میرا دماغ عجز عالی ہے
اگر پہلو تہی کیجے، تو جا میری بھی خالی ہے
رہا آباد عالم اہل ہمّت کے نہ ہونے سے
بھرے ہیں جس قدر جام وسبو میخانہ خالی ہے

جائزہ نگاری: ....

....

....

....

....

....

غزل : خواجہ الطاف حسین حالؔی

ا۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

غزل

کاٹیے دن زندگی کے ان یگانوں کی طرح
جو سدا رہتے ہیں چوکس پاسبانوں کی طرح

منزلِ دنیا میں ہیں پا در رکاب آٹھوں پہر
رہتے ہیں مہماں سرا میں میہمانوں کی طرح

سعی سے اُکتاتے اور محنت سے کنیاتے نہیں
جھیلتے ہیں سختیوں کو سخت جانوں کی طرح

رسم و عادت پر ہیں کرتے عقل کو فرماں روا
نفس پر رکھتے ہیں کوڑا حکمرانوں کی طرح

شادمانی میں گزرتے اپنے آپے سے نہیں
غم میں رہتے ہیں شگفتہ شادمانوں کی طرح

کیجے کیا حالؔی ، نہ کیجے سادگی گر اختیار
بولنا آئے نہ جب رنگیں بیانوں کی طرح

سوالات:

(i) شاعر کے کلام کی خصوصیت کیا ہے؟

(ii) شاعر کے اسلوب کی شناخت آپ نے نظم کے کس کس شعر سے کی یعنی برجستگی، سادگی ، محاورہ بندی ، لطافت ، روزمرّہ۔

(iii) شاعر نے کن موضوعات پر بھرپور توجہ دی ہے؟

غزل : سائلؔ دہلوی

تفہیمی کام:

ذائقہ مند ہے یوں کام و دہان اُردو
قند سے شہد سے میٹھی ہے زبانِ اُردو
میں کہے دیتا ہوں توصیف زبان اُردو
سحر و اعجاز ہے اندازِ بیان اُردو
ریختہ کیا ہے عرب اور عجم کا پیوند
برج بھاشا تنِ اُردو میں ہے جانِ اُردو
مختلف السنۂ کے لفظ ہیں تجھ پر صدقے
مثل پروانوں کے ، اے شمعِ زُبانِ اُردو
اس کا اور دلّی کا رُتبہ ہے ادب میں یکساں
لکھنؤ مخزنِ اُردو ہے یہ کانِ اُردو
سادگی اس کی دلآویز تر از رنگینی
غالبؔ و داغؔ سے ظاہر ہوئی شانِ اُردو

- غزل ''اُردو زبان'' سے سائلؔ دہلوی کے ان جذبات کی عکاسی ہوتی ہے جو وہ اُردو اور غزل کے لیے رکھتے تھے۔ طلبا سے سوالات کے تحت کام کروائیے۔ شراکت میں غزل پڑھنے کو دیں اور تحریری کام کروائیں۔

سوالات :

(i) شاعر نے اُردو زبان کی چاشنی کے لیے کن الفاظ کا انتخاب کیا؟ آپ ان الفاظ کے لغوی معنی لغت سے دیکھ کر لکھیں۔

(ii) اُردو کے انداز بیان میں کن زبانوں کا دخل ہے؟

(iii) شاعر دلّی اور لکھنؤ کا ذکر کس حوالے سے کر رہا ہے؟

(iv) غالبؔ اور داغؔ کو اُردو کی شان کیوں کہا جا رہا ہے؟

(v) آخری شعر کا پس منظر آپ کے خیال میں کیا ہو سکتا ہے؟

باب اوّل: مضامین

اسوۂ کامل

تجنیسِ معنوی:

ا۔ اشارات کی مدد سے معمّے میں دیے گئے الفاظ شناخت کریں۔

[۱]ع	ص	ت	ر	ر	ق	[۴]م
ر	ض	ہ	ت	ک	[٦]ن	گ
ض	ک	گ	[۷]م	ج	ل	[۸]ن
و	ن	ا	[۳]ہ	ژ	ظ	[۲]ب
ق	ء	غ	ا	ر	پ	ص
ع	ب	ظ	م	چ	ڈ	ر
م	ز	[۵]ع	ی	د	ش	ی

اوپر سے نیچے:

ا۔ یہ پیمانہ چوڑائی ناپنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ اسے بہتر بنانے کے لیے بادام کھائے جاتے ہیں۔

۳۔ بھائی نے اگر سیر کرانے کا اقرار کر لیا تو یہ ہماری جیت ہوگی۔

دائیں سے بائیں:

۴۔ اس کا متشابہہ لفظ کسی عمدہ شعر کو دوبارہ سننے کے لیے بولا جاتا ہے۔

۵۔ قائداعظم نے پاکستان بنانے کے لیے ٹھان لی تھی۔

٦۔ ساری تقریر میں ایک ہی بات قابلِ ذکر تھی۔

ترچھا:

۷۔ اس کی پیمائش کے لیے لیٹر استعمال ہوتا ہے۔

۸۔ یہ کمزور ہو تو رات کی تاریکی میں صاف سجھائی نہیں دیتا۔

۲۔ درج ذیل الفاظ میں سے درست متشابہ الفاظ تلاش کریں اور معمّے کے الفاظ کے مقابل لکھیں۔

نذر، آرا، حامی، اصل، مایا، اسرار، مقرر، چارہ، بسر، باز، عرض، بری، عظم، حجر

(i)	عرض	ارض	(ii)	بصر	بسر	(iii)	ہامی	حامی
(iv)	مقرر	مکرر	(v)	عزم	عظم	(vi)	نکتہ	نقطہ
(vii)	مائع	مایا	(viii)	نظر	نذر			

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

حل شدہ ورک شیٹ نمبر: ۲

اسوۂ کامل

۱ درج ذیل احادیث کا بغور مطالعہ کریں اور ان کا مفہوم مختصراً بیان کریں۔

(i) ''جو کوئی علم حاصل کرنے کے لیے رستہ چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور علم سیکھنے سے ہی آتا ہے۔'' (بخاری، کتاب العلم)

(ii) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ، ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تازہ (خوش) رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی اور جس طرح سنی تھی اسی طرح اس کو آگے پہنچا دیا۔'' چنانچہ اکثر وہ لوگ جنھیں پہنچا دیا جاتا ہے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(iii) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کلام فرماتے تو اسے تین بار دہراتے تھے تاکہ ہم اچھی طرح سمجھ لیں۔ (بخاری)

(iv) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ''جب ابنِ آدم (انسان) مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔'' (مسلم)

(v) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم حضرت محمد ﷺ نے فرمایا، ''جو شخص دنیا میں کسی بندے کے عیب چُھپائے گا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپائے گا۔''

(vi) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم جنّت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمھارے درمیان محبت پیدا ہو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

وضاحت:

(i) مثال: علم حاصل کرنے کا اصل مقصد معلوم ہونا۔

(ii) نبی کریم ﷺ کے فرمان کو جاری و ساری رکھنا۔

(iii) بیان کی وضاحت یقینی بنانا۔

(iv) نیک عمل کی ترغیب دینا۔

(v) اللہ کی نظر میں عیب پوشی کرنے والے کی حیثیت واضح کرنا۔

(vi) سلام کی اہمیت واضح کرنا۔

خوشامد

ا۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح کریں:

اقتباس :

''یہ سب بندوبست کر کے ماما گھر واپس آئی اور مولوی صاحب کے خدمت گار نے پاؤں دبانے میں یہ سب حال مولوی صاحب سے بیان کیا اور محمد کامل کی ماں کے ذریعے اصغری کو بھی معلوم ہوا۔ صبح ہوئی تو بزاز اور ہزاری مل طلب ہوئے حساب میں حجت ہونے لگی۔ ماما چڑھ چڑھ کر بولتی تھی۔ بزاز نے کہا،'' تو بڑھیا ٹرٹر کیوں کرتی ہے اُٹھا اپنی چوڑیاں تو تو پندرہ روپے کی بتاتی تھی۔ بازار میں نو روپے کی آ نکتے ہیں۔'' ہزاری مل نے پہنچیاں اور جوشن سامنے رکھ دیے اور عظمت سے کہا،''نہیں صاحب یہ مال ہمارے کام کا نہیں۔''

حوالہ متن : یہ اقتباس اُردو ناول مراۃ العروس سے لیا گیا ہے اس کے مصنّف ڈپٹی نذیر احمد دہلوی ہیں۔

خاکہ: ناول کے اس حصے میں قدیم دہلی کے ایک گھرانے کی ایک ملازمہ کا قصّہ بیان کیا گیا ہے جو گھر والوں کی بے پروائی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انھیں لوٹ رہی تھی لیکن اس گھر کی پڑھی لکھی بہو نے روک ٹوک کی تو وہ اسے برا بنانے کی کوششیں کرنے لگی۔لیکن اصغری نے عقلمندی سے اپنے گھر کو اس ماما سے نجات دلائی۔

موقع محل : یہ سطور اس موقع کی ہیں جب ماما عظمت کو دوسرے دن دکانداروں کے سامنے حساب کے لیے بلایا گیا تھا۔

تشریح :

اصغری نے اپنی عقلمندی سے اندازہ لگا لیا تھا کہ ماما عظمت کو بے ایمانی کا موقع اس لیے ملتا ہے کہ دکانداروں کو رقم اسی کے ہاتھ بھجوائی جاتی ہے۔ چنانچہ عید کے موقع پر اس کے سُسر محمد فاضل گھر آئے تو اس نے ماما عظمت کی مخالفت کے باوجود یہ طے کرایا کہ سب دکانداروں کو گھر پر ہی بلا کر حساب چُکایا جائے۔ پہلے دن حلوائی، کنجڑے، بنیے اور قصائی کے حساب میں بہت سے فریب نکلے تو آنکھیں کُھلیں۔لیکن شام ہوجانے کے سبب باقی دکاندار یعنی بزاز، ہزاری مل، مہاجن کا حساب دوسرے دن پر موقوف ہوا۔محمد فاضل نے اس ڈر سے کہ ماما عظمت کہیں بھاگ نہ جائے یا غیرت مند ہو تو کچھ کھا پی کر خودکشی نہ کر لے ایک خدمت گار اس کی نگرانی پر مامور کر دیا۔ ماما عظمت کو اس کارروائی کا علم نہ ہوا وہ بے خبری کے عالم میں موقع پا کر سب سے پہلے بزاز کے پاس گئی اور اس کے سامنے اعتراف کیا کہ وہ مولوی صاحب کے نام پر اس کی دکان سے

زیادہ کپڑا لے جاتی رہی ہے اور اس سے پردہ پوشی کی التجا کی۔ زائد کپڑے کے عوض اپنی چار سونے کی چوڑیاں پندرہ روپے میں دینے کی پیشکش کی۔ اسی طرح ہزاری مل کے سامنے تسلیم کیا کہ مولوی صاحب کے بھیجے سو روپے اس کے پاس ہی خرچ ہوگئے۔ اس سے بھی مولوی صاحب کے سامنے خاموش رہنے کی درخواست کی اور روپوں کے بدلے اپنی بیٹی کی پہنچیاں اور جوشن دیے لیکن قیمت پر اتفاق نہ ہوسکا۔ تاہم وہ تمام انتظام کرکے اپنی جانب سے مطمئن ہوکر گھر لوٹی۔ اس کی یہ ساری کارروائی مولوی صاحب کے خدمت گار نے دیکھ لی تھی اس نے ٹانگیں دباتے ہوئے یہ ساری تفصیل مولوی صاحب کے گوش گزار کر دی۔

جگنُو اور ہم

۱۔ درج ذیل اقتباسات میں سے تشبیہات اور استعارات شناخت کریں اور ان کے کالم میں درج کریں۔

نہایت ہی خطرناک وہ شخص ہے جس میں ہمّت مفقود ہو اور خود ڈھل مل یقین ہو۔ ہر معاملے میں گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا اس کا شعار ہو۔ ایسا آدمی زندگی کی دوڑ دھوپ سے علیحدہ دھکیل دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس فولادی طاقت رکھنے والا اپنے استقلال اور ہمت کی بدولت آخر کار ہر مزاحمت پر فتح پاتا ہے۔

ماں کی نظر میں اس کا بیٹا چاند ہوتا ہے جس کا مقابلہ کوئی حسین سے بڑھ کر حسین بھی نہیں کرسکتا۔ باپ کا نظر میں اس کا بیٹا شیر کا جگر لے کر پیدا ہوا ہے وہ تیر کی مانند سے دشمن پر جھپٹ کر اُسے پل کے پل میں زیر کرسکتا ہے۔

چودھری جان محمد اس بستی کے زمیندار تھے۔ مزاج کے اچھے نہ تھے۔ مغرور اور متکبّر مشہور تھے، پَر دل کا صاف تھا۔ کبھی کسی کو ستایا نہیں نہ دکھ دیا پر اپنے غصّے کے ہاتھوں عاجز تھے جو آندھی جیسا تھا جب غصّے میں بپھرے ہوتے تو راہ کی ہر رکاوٹ کو ٹھوکر سے اُڑا دیتے۔

ان کی ایک ہی اولاد تھی ماہ جبین پھول سی نازک اور سرو قد۔ ایسے میں وہی سب کی ڈھال بن جاتی۔ اس کی نرم مسکراہٹ اور شیریں آواز سے باپ کا دل موم کی طرح پگھل جاتا اور سارا غصّہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا۔

تشبیہات	استعارات	تشبیہات	استعارات
گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا	بیٹا چاند ہوتا ہے	موم کی طرح	شیر کا جگر
آندھی جیسا	سرو قد	جھاگ کی طرح	نرم مسکراہٹ
پھول سی نازک	شیریں آواز	تیر کی مانند	فولادی طاقت

۲۔ کوئی سی دو تشبیہات اور دو استعارات اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

طلبا کی کاوش :

....

....

....

حل شدہ ورک شیٹ نمبر: ۵

جگنُو اور ہم

ا۔ دیے گئے مناظر کو منظر نگاری کے اصولوں کے مطابق اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

منظرنگاری کے اُصول:

(i) منظر جاندار ہونا۔

(ii) بیان میں مسئلہ شامل ہونا۔

(iii) منظر پلاٹ کا حصہ ہونا۔

(iv) منظر کی وجوہ حقیقی ہوں جو قاری کو مطمئن کر سکیں۔

(v) موثر ذخیرۂ الفاظ، تشبیہات اوراستعارات کا موزوں استعمال۔

(vi) تصویر میں دی گئی جزویات کو بیان کا حصہ بنانا۔

....

....

....

....

....

....

....

حل شدہ ورک شیٹ نمبر: ۶

لومڑی اور بھیڑیا

ا۔ درج ذیل ضرب الامثال کے سامنے ان کے معانی لکھیں۔

ضرب الامثال	معانی
ایک اکیلا دو کا میلا	دو شخص باہم مل کر بہت کام کر سکتے ہیں۔
ایک تو چوری دوسرے اس پر سینہ زوری	قصور کر کے اس پر شرمانے کے بجائے اور شیر ہونا۔
پیٹ کے بگاڑ سے سارے بگاڑ	ساری بیماریاں معدہ سے ہوتی ہیں۔
ایک ترکش کے تیر ہیں	ایک تھالی کے چٹّے بٹّے ہیں۔
پیسہ ہاتھ کا میل ہے۔	دولت ادنیٰ چیز ہے۔
چھچھوندر کے سر میں چنبیلی کا تیل	کم درجے کے آدمی کا اچھی چیز استعمال کرنا۔
دید نہ شنید آئے میاں مجید	بن بلائے مہمان۔
ڈرا سو مرا	جو ڈرتا ہے وہ مرتا ہے۔

معانی :

اعتبار دولت سے بہتر ہے۔قصور کر کے اس پر شرمانے کے بجائے اور شیر ہونا۔ بن بلائے مہمان ۔ایک تھالی کے چٹّے بٹّے ہیں۔ دولت ادنیٰ چیز ہے۔دو شخص باہم مل کر بہت کام کر سکتے ہیں۔ جو ڈرتا ہے وہ مرتا ہے۔کم درجے کے آدمی کا اچھی چیز استعمال کرنا ۔ساری بیماریاں معدہ سے ہوتی ہیں۔ظالم کچھ کرے نہ کرے بدنام ضرور ہوتا ہے۔مالدار ہے مگر بے وقوف ہے۔

۲۔ مندرجہ بالا ضرب الامثال میں سے کسی ایک ضرب المثل کو منتخب کریں اور اس کے مطابق صورتحال لکھیں۔

ایک اکیلا دو کا میلا :

ایک جنگل میں دو بیل پیار محبت سے رہتے۔ جنگل کے سبھی جانور ان سے ڈرتے۔ شیر نے ان پر حملہ کیا تو دونوں نے مل کر اسے مار بھگایا۔ ان کی دوستی لومڑی کو ناپسند تھی اس نے دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا دیا۔ دونوں میں ناچاقی ہوگئی اور وہ الگ الگ جنگل کے کونوں میں جا کر رہنے لگے۔ بیلوں کی نااتفاقی کی خبر شیر کو ہوگئی اس نے موقع پا کر پہلے ایک کو کھایا اور پھر دوسرے بیل کو شکار کر لیا۔ یوں بیل اپنی نااتفاقی کی وجہ سے مارے گئے۔ اگر ان میں پہلے جیسا اتفاق رہتا تو وہ بچ جاتے۔کسی نے سچ کہا ہے، ایک اکیلا دو کا میلا ......

زیورخ تک

۱۔ درج ذیل عبارت میں سے اسم ضمیر کی حالتیں شناخت کر کے ان کے کالم میں درج کریں۔

ایک شخص کی کچھ لوگوں سے تکرار ہوگئی۔ تکرار تہذیب کے دائرے میں رہتی تو کوئی مضائقہ نہیں تھا لیکن وہ شخص اپنی زبان پر قابو نہ رکھ سکا اور انھیں بُرا بھلا کہنے لگا۔ انھوں نے مشتعل ہو کر اس کا گریبان پھاڑ ڈالا اور خوب پیٹا۔ پٹ پٹا کر وہ درد سے کراہتا ہوا اٹھا۔ کبھی اپنے زخموں کو دیکھتا کبھی کپڑوں کو۔ ایک جہاندیدہ شخص نے اُسے دیکھا تو پوچھا، ''کیا ہوا؟'' وہ بولا، ''انھوں نے میرے کپڑے پھاڑ ڈالے اور مجھ پر بہت تشدد کیا ہے۔'' اس آدمی نے اس تشدّد کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب میں سارا واقعہ بیان کیا۔ وہ شخص بولا، ''اگر تم اپنی زبان پر قابو رکھتے تو وہ تم پر ظلم نہ کرتے۔ پھول کو دیکھو جب تک وہ غنچہ رہتا ہے کوئی اس کو نہیں چھیڑتا۔ جونہی وہ منھ کھول کر پھول بن جاتا ہے۔ اس پر ہر طرف سے کیڑے اور رس چوسنے والے اور توڑنے والے حملہ کر دیتے ہیں۔ میری بات مانو آئندہ کبھی ایسا نہ کرنا ان کی بات پر خاموش رہنا۔ یوں بھی ہم پر فرض ہے کہ زبان درازی نہ کریں کیونکہ اس کی سزا مل کر رہتی ہے۔''

ضمیرِ فاعلی	ضمیرِ مفعولی	ضمیرِ اضافی	ضمیرِ مجروری
وہ	انھیں	میرے	مجھ پر
انھوں نے	اُس کا	میری	اُس پر
اُس نے	اُسے	اُن کی	تم پر
تم	اُس کو	اُس کی	ہم پر

۲۔ درج ذیل ضمائر کو جملے میں استعمال کریں۔ (طلبا کے درست جواب قابلِ قبول ہوں گے)

ضمیرِ فاعلی : ....

ضمیرِ مفعولی : ....

ضمیرِ اضافی : ....

ضمیرِ مجروری : ....

مہینے کی پہلی تاریخ

۱۔ درج ذیل عبارت سے مرکب جملے شناخت کریں اور مرکّب الفاظ کے گرد دائرہ لگائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہتر اور مناسب پیدا کیا ہے۔ اچھائی اور بُرائی پیدا کی ہے۔ نیکی اور بدی تخلیق کی ہے۔ انسان نے جب شعور کی دولت پائی تو کُنبوں کی شکل میں رہنا شروع کیا۔ جُوں جُوں مخلوق بڑھتی گئی آبادیاں بھی بڑھتی گئیں۔ کُنبے چھوٹے چھوٹے گاؤں اور دیہات میں تبدیل ہوتے گئے۔ دیہات سے قصبے بنے اور پھر قصبے شہروں میں تبدیل ہوتے گئے۔ افزائشِ نسل کے ساتھ ضروریاتِ زندگی میں بھی اضافہ ہوتا گیااور انسان دن بدن محفوظ سے محفوظ تر ہوگیا۔ ابتدا میں انسان غاروں میں رہتا تھا۔ پھر کچّے مکان بنائے اور جب پکّے مکان بننے لگے تو انسان نے اپنی رہائش کے لیے بڑے بڑے محل تعمیر کرنا شروع کر دیے۔ تاہم دیہاتی اور شہری زندگی میں بھی آج بھی تفاوت ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شہری علاقوں میں زیادہ سہولتیں میسّر ہیں۔ صفائی سُتھرائی کے انتظامات دیہات کی نسبت بہتر ہیں۔

دیہاتی لوگ بہت محنت کرتے ہیں مگر انھیں شہر جیسی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔ دیہات میں علاج کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے جولڑکے ان کے کوٹے پر ڈاکٹر بنتے ہیں انھیں یہاں خوشی خوشی اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔ چونکہ ان کا بر وقت علاج نہیں ہوسکتا اس لیے اکثر لوگ جانبر نہیں ہو سکتے۔ حکومت کو چاہیے کہ دیہاتوں میں شفا خانے بنائے ورنہ لوگوں کی تکلیفیں ختم نہیں ہوں گی۔

مرکّبِ کی اقسام	مرکب جملے
مرکّبِ تمیزی	جُوں جُوں مخلوق بڑھتی گئی آبادیاں بھی بڑھتی گئیں۔ انسان نے جب شعور کی دولت پائی تو کُنبوں کی شکل میں رہنا شروع کیا۔
مرکّبِ وصلی	اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بہتر اور مناسب پیدا کیا ہے۔ دیہات سے قصبے بنے اور پھر قصبے شہروں میں تبدیل ہوتے گئے۔ تاہم دیہاتی اور شہری زندگی میں بھی آج بھی تفاوت ہے۔
مرکّبِ اسمی	اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شہری علاقوں میں زیادہ سہولتیں میسر ہیں۔
مرکّبِ استدراکی	دیہاتی لوگ بہت محنت کرتے ہیں مگر انھیں شہر جیسی سہولتیں حاصل نہیں ہیں۔
مرکب وصفی	دیہات میں علاج کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے جولڑکے ان کے کوٹے پر ڈاکٹر بنتے ہیں انھیں یہاں خوشی خوشی اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے۔
مرکّبِ سببی	چونکہ ان کا بر وقت علاج نہیں ہوسکتا اس لیے اکثر لوگ جانبر نہیں ہو سکتے۔
مرکّبِ تردیدی	حکومت کو چاہیے کہ دیہاتوں میں شفا خانے بنائے ورنہ لوگوں کی تکلیفیں ختم نہیں ہوں گی۔

تخمِ تاثیر صحبت اثر

۱۔ درج ذیل جملوں سے محاورے اور روز مرہ شناخت کریں اور ان کی تصحیح کریں۔ محاورے کے سامنے 'م' اور روزمرّہ کے سامنے 'ر' لکھیں۔

(i)	پانی دیکھو پانی کی دھار دیکھو۔	تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔
(ii)	میں نے لاہور جانا ہے۔	مجھے لاہور جانا ہے۔
(iii)	شایان دن بدن ترقی کر رہا ہے۔	شایان روز بروز ترقی کر رہا ہے۔
(iv)	ان دونوں میں بیس اکیس کا فرق ہے۔	ان دونوں میں انّیس بیس کا فرق ہے۔
(v)	سرفراز راتوں راتوں گھر پہنچ گیا۔	سرفراز راتوں رات گھر پہنچ گیا۔
(vi)	برائے مہربانی معاف فرمائیں۔	براہِ مہربانی معاف کریں۔
(vii)	وہ میرے سینے پر مونگ دلتا ہے۔	وہ میری چھاتی پر مونگ دلتا ہے۔
(viii)	آپ ضرور بضرور تشریف لائیں۔	آپ ضرور تشریف لائیں۔
(ix)	آپ کا کہنا سر ماتھے پر	آپ کا کہنا سر آنکھوں پر۔
(x)	یہ منھ اور ماش کی دال۔	یہ منھ اور مسور کی دال۔
(xi)	پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔	پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔
(xii)	مجھے سخت حیرانگی ہوئی۔	مجھے سخت حیرانی ہوئی۔
(xiii)	اُس کی شہرت کی طوطی بول رہی ہے۔	اُس کی شہرت کا طوطی بول رہا ہے۔
(xiv)	ہم سب بخیریت سے ہیں۔	ہم سب خیریت سے ہیں۔
(xv)	بھائیوں میں آئے روز کا جھگڑا اچھا نہیں ہوتا۔	بھائیوں میں آئے دن کا جھگڑا اچھا نہیں۔

(i) محاورہ	(ii) روزمرّہ	(iii) روزمرّہ	(iv) محاورہ
(v) روزمرّہ	(vi) روزمرّہ	(vii) محاورہ	(viii) روزمرّہ
(ix) محاورہ	(x) محاورہ	(xi) محاورہ	(xii) روزمرّہ
(xiii) محاورہ	(xiv) روزمرّہ	(xv) روزمرّہ	

مکاتیب

ا۔ دیے گئے اقتباس کی تشریح سیاق وسباق کے حوالے سے کریں۔

"چنانچہ میں آٹھویں رجب ١٢١٢ھ میں روبکاری کے واسطے یہاں بھیجا گیا۔ ١٣ برس حوالات میں رہا۔ ٧ رجب ١٢٢٥ھ کو میرے واسطے حکم دوامِ حبس صادر ہوا۔ ایک بیڑی میرے پاؤں میں ڈال دی اور دلّی شہر کو میرا زندان خانہ مقرّر کیا اور مجھے اس زندان میں ڈال دیا گیا۔ فکرِ نظم ونثر کو مشقّت ٹھہرایا۔ برسوں بعد میں جیل خانے سے بھاگا۔ تین برس بلادِ شرقیہ میں پھرتا رہا۔ پایاں کار مجھے کلکتہ سے پکڑ لائے۔ پھر اسی محبس میں بٹھا دیا۔"

کام نمبر ا :

حوالہ متن:

مندرجہ بالا اقتباس مرزا غالبؔ کے اس خط سے ماخوذ ہے جو انھوں نے علاؤالدین احمد خان علائی کے نام جون ١٨٦١ء میں تحریر کیا۔

خط کا خاکہ: اس خط میں غالبؔ نے اپنی زندگی کے مختصر حالات نہایت دلچسپ تمثیلی انداز میں بیان کیے ہیں۔

موقع محل: یہ سطور اس موقع کی ہیں جہاں غالبؔ اپنی خانگی اور عملی زندگی کا ذکر کر رہے ہیں۔

تشریح: غالب نے اپنی مصائب سے پُر زندگی کو ایک قیدی کی زندگی سے تشبیہہ دی ہے اور قید کے تمام مراحل کو اپنی زندگی کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ ١٢١٢ھ میں پیدا ہوئے انھوں نے پیدائش کو "روبکاری" کہا ہے یعنی اصل مجرم کو جب شناخت کے واسطے عدالت کے کٹہرے میں پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی انھیں سزا کے واسطے عالمِ اَرواح سے اس دنیامیں بھیجا گیا۔ وہ اپنی زندگی کے ابتدائی تیرہ برس تک کی عمر کو حوالات کی قید کہتے ہیں۔ تیرھویں برس ان کی شادی ہوئی۔ شادی کو پاؤں کی بیڑی قرار دیتے ہیں اور دلّی کو زنداں یعنی جیل خانہ جہاں وہ شادی کے بعد مستقلاً آباد ہو گئے تھے۔ قیدی سے مشقّت بھی لی جاتی ہے تو انھوں نے اپنی فکرِ نظم ونثر کو مشقّت قرار دیا اور کہا کہ وہ شاعری بھی کرتے تھے اور بادشاہ کے دربار میں تاریخ نویسی پر بھی مامور تھے۔ برسوں بعد جیل سے بھاگنے کا ذکر دراصل اس واقعے کی طرف اشارہ کرتا ہے جب انھوں نے کلکتہ کا سفر کیا اور مختلف شہروں میں دوست احباب کے ہاں قیام کرتے گئے، اس طرح انھیں دلّی سے باہر تین سال لگ گئے۔ واپس دلّی بلائے گئے، اسے انھوں نے قیدی کو دوبارہ پکڑ کے لانا کہا ہے۔

نئے الفاظ کی مشق کا خاکہ:

ا۔ سبق کے نئے الفاظ کے معنی لغت میں سے تلاش کریں۔ مشق میں دیے گئے خاکے کے مطابق کام کریں۔

لفظ	معنی

متضاد	مترادف	قواعد کی رُو سے

لغت کا مفہوم:

مفہوم اپنے الفاظ میں:

جملہ:

سبق کی منصوبہ بندی کا نمونہ :

مضمون : اُردو　　درجہ : جماعت ہشتم

تاریخ : ۱۵ اپریل ۲۰۱۵ء　　موضوع : جگنو اور ہم

وسائل : درسی کتاب طاؤس ...... معاونات : الفاظ کے فلیش کارڈ

مقاصد :

متن کو بغور پڑھنا اور اس سے موضوع ، تصورات اور کرداروں کو سمجھنا۔

گفت وشنید :

- طلبا سے پوچھا جائے گا کہ کیا انھوں نے کوئی ایسا منظر دیکھا ہے جس کی یاد ان کے ذہن میں اب تک تازہ ہے۔ گروپ میں کام کریں اور اس منظر کو مختصراً بیان کریں۔
- گروپ میں پیش کیے گئے بہترین منظر کو جماعت میں پیش کروایا جائے گا۔

طریقۂ کار :

- پڑھانے سے پہلے طلبا کی گزشتہ معلومات کا جائزہ لینے کے بعد ان معلومات سے سبق کا باقاعدہ آغاز کیا جائے گا۔
- طلبا کو گروپ میں درسی کتاب طاؤس صفحہ ۱۲ تا ۱۷ کی پڑھائی کا کام دیا جائے گا۔ طلبا درج ذیل سوالات مدِّنظر رکھتے ہوئے سبق کا مطالعہ کریں گے :

  (i) انسان کی گفتگو سے اس کی شخصیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

  (ii) پُر اسراریت ، گڑگڑاہٹ ، مبہوت ، ششدر ، رفو چکّر اور تشویش کے مفہوم عبارت میں ان کے استعمال سے اخذ کریں۔
- ہر گروپ سے ان کے جوابات سنے جائیں گے۔ نئے الفاظ کے مفہوم ان کے استعمال سے سمجھنے کی ترغیب دی جائے گی۔
- نئے الفاظ بورڈ پر لکھے جائیں گے اور طلبا کو فلیش کارڈ پر لکھے مفہوم دیے جائیں گے جنھیں وہ لفظ کے سامنے چپکائیں گے۔ جماعت ان پر اپنی رائے دے گی اور درست جواب منتخب کرے گی۔
- طلبا کو سبق کے اہم نکات اخذ کرنے کا کام دیا جائے گا۔

جانچ : طلبا کے اخذ کردہ اہم نکات سے ان کی متن کی سمجھ کی غیر رسمی جانچ لی جائے گی۔

جائزہ کار : معلّمہ آج کے سبق کا اجمالی جائزہ پیش کریں گی تاکہ سبق کا کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

اُردو کی تدریس کے متعین کردہ اہداف

گفت وشنید	قواعد	پڑھنا	لکھنا
۱۔ مختلف النوع متن کو سمجھنا اعتماد سے اپنی رائے دینا۔ ۲۔ بحث و مباحثہ کے دوران مرکزی نکات کو سمجھنا۔ ۳۔ متن کی مکمل سمجھ کا اظہار سوالات کے ذریعے کرنا۔ ۴۔ سامعین کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے اپنے بیان میں تبدیلی لانا موزوں ذخیرۂ الفاظ اور تفصیل شامل کرنا۔ ۵۔ یہ سمجھ ہونا کہ میڈیا معلومات/ تفریح/ واقعات کی ترجمانی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ یہ نشریات ثقافت پیش کرتی ہیں۔ ۶۔ کسی اہم تصوّر/ مسئلہ/ واقعہ کے بارے میں معلومات مہیا کرنا یا ایسے سوالات کرنا جو تلاش و جستجو کی طرف مائل کریں۔	۱۔ الفاظ کا علم رکھنا اور متعلقہ کتب (لغت، انسائیکلو پیڈیا، قاموس مترادفات، لغت ضرب الامثال سے معلومات حاصل کرنا۔ ۲۔ استعارے، تشبیہ کا استعمال جاننا۔ ۳۔ ردیف اور قافیہ کی سمجھ ہونا۔ ۴۔ سابقے اور لاحقے کی مدد سے الفاظ سازی کرنا۔ ۵۔ سادہ، مرکّب اور پیچیدہ جملوں کا استعمال کرنا۔ ۶۔ رموز اوقاف اور درست ہجّوں کا جملوں/ عبارت میں موزوں استعمال کرنا۔	۱۔ متنوع اور وسیع دائرہ کار میں روانی سے پڑھنا۔ ۲۔ انفرادی مطالعہ کرنا اور موزوں حکمت عملیوں کے ذریعے متن/ الفاظ کا مفہوم اخذ کرنا۔ ۳۔ افسانوی اور غیر افسانوی متن/ کتب کی سمجھ کا مظاہرہ مرکزی خیال سے کرنا اور ترجیحات وضع کرنا۔ ۴۔ ذرائع ابلاغ میں بیان کردہ امور پر اپنی فہم کا مظاہرہ کرنا۔ ۵۔ مصنّف یا مقرر کے موضوع کا مقصد سمجھ کر اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔ ۶۔ متنوع متن سے تصوّرات، موضوع، واقعات اور کرداروں کو سمجھنا اور ضروری اضافہ و ترمیم کرنے کا آغاز کرنا۔	۱۔ تحریر کا عمومی طور پر مربوط، منظّم، تخلیقی اور واضح ہونا۔ ۲۔ مختلف النوع عنوانات کے تحت متعین حدود کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف قاری کے لیے لکھنا۔ ۳۔ تحریر میں شگفتگی اور فکر انگیزی کی شروعات کا مظاہرہ کرنا۔ تحریر کو منظّم دلچسپ اور موزوں انداز میں آگے بڑھانا۔ ۴۔ قاری کے پیشِ نظر تصورات کی پیشرفت۔ ۵۔ موضوع کے مطابق بیانیہ/ تخلیقی/ موضوعاتی اندازِ تحریر اختیار کرنا۔ ۶۔ اہم تصوّرات/ مسائل/ واقعات پر تحقیقی رپورٹ تحریر کرنا، ایسے سوالات شامل کرنا جو تحقیق پر مائل کریں۔

گفت وشنید	قواعد	پڑھنا	لکھنا
۷۔ پیشکش کے دوران معلومات فراہم کرتے ہوئے سوالات کے تسلی بخش جواب دینا۔ ۸۔ موضوع کو حقائق/خیالات/تفصیل اور مثالوں کی مدد سے تقویت دینا۔ ۹۔ مباحثوں میں اپنا نقطۂ نظر اعتماد اور مخصوص آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیش کرنا۔ ۱۰۔ موضوع کے تحت پانچ منٹ کی تقریر الفاظ کے زیر وبم کو ذہن میں رکھتے ہوئے پیش کرنا۔	۷۔ معروف جملوں کو مجہول اور مجہول جملوں کو معروف جملوں میں تبدیل کرنا۔ ۸۔ تجنیس معنوی میں امتیاز کرنا۔ ۹۔ محاورات اور ضرب الامثال کا موزوں استعمال کرنا۔ ۱۰۔ روزمرّہ کے لحاظ سے جملوں کی تصحیح کرنا۔	۷۔ اُردو زبان کی ادبی حیثیت کی سمجھ ہونا۔ ۸۔ اخبارات ، رسائل ، جرائد میں خبروں ، فیچروں ، اداریوں ، رپورٹوں ، اشتہاروں اور خطوط برائے مدیر کو سمجھ کر پڑھنا۔ ۹۔ درخواستوں ، فیصلوں ، حکم ناموں ، رپورٹوں کو سمجھ کر پڑھنا۔ ۱۰۔ پیشہ ورانہ تحریروں کو ان کے مفہوم کے حوالے سے پڑھنا۔	۷۔ مضمون نویسی کے قواعد و ضوابط کو ملحوظ رکھتے ہوئے تحریر کو منظّم رکھنا اور منطقی نتیجے تک پہنچانا۔ ۸۔ متن/نظم کی تشریح سیاق وسباق کے حوالے سے کرنا۔ ۹۔ اقتباس کی نکات کی مدد سے تلخیص کرنا۔ ۱۰۔ تحریر/مقالے میں مستند مصنّفین کے حوالوں ، اقوال اور اقتباسات استعمال کرنے کی شروعات کرنا۔

خبردار !

جعلی اور چربہ کتابوں کی فروخت جرم ہے

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی نصابی یا غیر نصابی کتب خریدتے وقت نیا حفاظتی نشان ضرور دیکھیے۔ حفاظتی نشان میں موجود ذیلی خصوصیات اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ یہ اصلی کتاب ہے۔

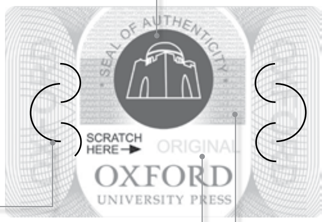

- مزارِ قائد کے گرد ست رنگی دائرے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو اس کا رنگ نارنجی سے ہرے رنگ میں تبدیل ہوگا۔
- حفاظتی نشان کو اگر جِلد (سرورق) سے اُتارا جائے تو یہ بآسانی پھٹ جائے گا۔
- حفاظتی نشان کے دائیں اور بائیں کنارے اس طرح تراشے گئے ہیں کہ کوئی اسے اُتار کر دوبارہ استعمال نہ کرسکے۔
- حفاظتی نشان میں جہاں 'SCRATCH HERE' لکھا ہے اس جگہ کو کسی سکّے سے رگڑنے پر لفظ 'ORIGINAL' نمایاں ہوگا۔
- اس حصے پر 'OXFORD UNIVERSITY PRESS' کے الفاظ نہایت چھوٹے سائز میں چھپے ہیں جو کسی عدسے کی مدد سے دکھائی دیں گے۔

جعلی کتابوں کی چند علامات یہ ہیں:

- غیر معیاری طباعت
- گھٹیا کاغذ
- چھپائی اور رنگ میں فرق
- ناقص چھپائی
- دھندلی عبارت اور تصاویر
- ناقص جِلد بندی اور کاغذ کی کٹائی
- کتب کی غیر معیاری شکل

اگر حفاظتی نشان موجود نہ ہو، پھٹا ہوا ہو یا تبدیل شدہ ہو، حفاظتی نشان پر موجود رنگ تبدیل نہ ہو رہا ہو، یا پھر لفظ 'ORIGINAL' سکّے سے رگڑنے پر نمایاں نہ ہو تو کتاب ہرگز قبول نہ کریں۔

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اگر آپ کو شبہ ہے کہ آپ کو نقلی اور بغیر حفاظتی نشان کی کتاب فراہم کی گئی ہے تو برائے مہربانی فوراً رابطہ کریں:

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، نمبر 38، سیکٹر 15، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔ 74900، پاکستان
ٹیلیفون: 86-35071580 (21-92) • فیکس: 72-35055071 (21-92)
ای میل: central.marketing.pk@oup.com • ویب سائٹ: www.oup.com/pk • آپ ہمیں facebook پر دیکھ سکتے ہیں۔